تذکرہ رؤسائے پنجاب

پنجاب چیف

سر لیپل ایچ گرفین - کرنل میسی

ترجمہ : سیّد نوازش علی

جلد دوم

سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور

فہرست اسمائے رئیسانِ ذیشان جن کے خاندانی حالات

"تذکرۂ رؤسائے پنجاب" جلد دوم میں درج ہیں

نمبر شمار	اسمائے گرامی	صفحہ
	ضلع گورداسپور	
۱	راجہ سنت سنگھ رئیس اخروٹہ	۳
۲	آنریری کپتان سردار گوپال سنگھ او.بی.ای رئیس بھاگووالہ	۷
۳	سردار ہری سنگھ رئیس رنگڑ ننگل	۱۲
۴	رائے بھوانی سنگھ بھنڈاری رئیس بٹالہ	۱۷
۵	سردار گوربخش سنگھ رندھاوا رئیس تلونڈی لال سنگھ	۲۴
۶	سروپ سنگھ کنھیار رئیس فتح گڑھ	۲۸
۷	بھگوان سنگھ پنجھتہ	۵۵
۸	خانبہادر سید نذر محی الدین قادری رئیس بٹالہ	۵۹
۹	ہرنام سنگھ بھاگا	۶۲
۱۰	مرزا عزیز احمد رئیس قادیان	۶۶
۱۱	سردار امریک سنگھ رئیس کھونڈہ	۷۱
	ضلع سیالکوٹ	
۱۲	سردار بلونت سنگھ سندھو رئیس سرانوالی	۷۷
۱۳	سردار حاکم سنگھ سندھو رئیس وڈالہ	۸۳
۱۴	سردار زندھیر سنگھ کلاس باجوا	۹۲
۱۵	سردار اوتار سنگھ باجوا رئیس کلاس والہ	۹۷
	ضلع گوجرانوالہ	
۱۶	سردار مہر سنگھ چھاچھی	۱۰۵
۱۷	سردار جگجیت سنگھ بوتالیہ	۱۱۰
۱۸	سردار نرائن سنگھ نلوہ	۱۲۱
۱۹	دیوان بال کرشن اکال گڑھیہ	۱۳۴
۲۰	سردار راجونت سنگھ رئیس رڑیالہ	۱۵۶
۲۱	لالہ گنڈا مل رئیس سودھرہ	۱۸۳
۲۲	دیوان بدری داس ووگل	۱۸۷
۲۳	دیوان ہربنس سنگھ رئیس حافظ آباد	۱۹۳
۲۴	رائے بہادر سردار امریک سنگھ حسن والہ رئیس رام نگر	۱۹۶

920.0954914 Griffin, Lepel H.
Tazkarah Rausa-e-Punjab / Lepel H. Griffin ; Charles Francis Massy ; Tarjama Syed Nawazash Ali.- Lahore : Sang - e - Meel Publications, 2002.
2v. (889 ; 848p.) : Photographs.
1. Tareekh - Punjab.
2. Swaneh. I. Massy, Charles Francis II. Nawazash Ali, Syed. III. Title.

2002.

نیاز احمد نے
سنگ میل پبلی کیشنز لاہور
سے شائع کی۔

قیمت مکمل سیٹ =/۱۸۰۰ روپے

ISBN 969-35-0278-7

Sang-e-Meel Publications
25 Shahrah-e-Pakistan (Lower Mall), P.O. Box 997 Lahore-54000 PAKISTAN
Phones: 7220100-7228143 Fax: 7245101
http://www.sang-e-meel.com e-mail: smp@sang-e-meel.com
Chowk Urdu Bazar Lahore. Pakistan. Phone 7667970

زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر صفحہ
۲۵	چودھری کرم الٰہی چٹھہ	۲۰۳
۲۶	دیوان برج لال رئیس ایمن آباد	۲۱۰
۲۷	گنگا بشن رئیس ایمن آباد	۲۱۶
۲۸	جے سنگھ چمنی	۲۲۱
۲۹	دھرم سنگھ رئیس گھرجاکھ	۲۲۷

ضلع گجرات

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر صفحہ
۳۰	سردار گیان سنگھ لمبا	۲۳۲
۳۱	راجہ محمد خاں چب رئیس پوٹھی	۲۳۷
۳۲	چودھری راجہ محمد اکبر خاں رئیس بھیہ	۲۴۲
۳۳	سردار ہری سنگھ لمبا	۲۴۶
۳۴	خانبہادر نواب فضل علی او بی ای	۲۴۹

ضلع شیخوپورہ

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر صفحہ
۳۵	مانانوالہ کا خاندان مان	۲۵۲
۳۶	سردار کرتار سنگھ مان رئیس اعظم مان سدھوال	۲۶۳

ضلع شاہ پور

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر صفحہ
۳۷	مٹھا ٹوانہ کے ٹوانے	۲۶۶
۳۸	سردار محمد چراغ خاں رئیس ساہیوال	۲۹۹
۳۹	ملک مبارز خاں ٹوانہ رئیس جہان آباد	۳۰۹
۴۰	نواب ملک خدا بخش خاں ٹوانہ رئیس ہموکا	۳۱۴
۴۱	خان بہادر ملک محمد حاکم خاں نون رئیس مٹھا ٹوانہ	۳۱۷
۴۲	دیوان بہادر دیوان جواہر مل رئیس بھیرہ	۳۲۰

ضلع جہلم

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر صفحہ
۴۳	خان بہادر راجہ محمد اکبر خاں چیف آف چب ٹرائیب رئیس اعظم جہلم	۳۲[illegible]
۴۴	سوڈھی گیان سنگھ رئیس ہرن پور	۳۲۹
۴۵	محمد افضل خاں کھوکھر رئیس احمد آباد	۳۳۵
۴۶	قوم جنجوعہ	۳۴۱
//	(۱) لفٹیننٹ دیوان صاحب خاں او بی آئی بہادر علاقہ دار پنڈی سید پور یا گرجاگھ	۳۴۱
//	(۲) آنریری لفٹیننٹ سلطان	

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر صفحہ
۴۶	اصغر علی خاں علاقہ دار لکھیالہ	۳۴۴
//	(۳) سردار بہادر کپتان حاجی گلنواز خاں او بی آئی علاقہ دار سلوئی	۳۴۵
//	(۴) سلطان نادر علیخاں علاقہ دار وٹلی	۳۴۸
//	(۵) صوبیدار چودھری راجہ محمد افضل خاں علاقہ دار دلوال	۳۴۹
۴۷	ڈومیلی کا گکھڑ خاندان	۳۵۱
۴۸	سردار ہری سنگھ رئیس نالی	۳۵۴
۴۹	مصر دمودر داس	۳۵۸
۵۰	سردار بلبیر سنگھ رئیس چوٹالہ	۳۶۳

ضلع راولپنڈی

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر صفحہ
۵۱	بابا گوربخش سنگھ بیدی	۳۶۷
۵۲	راجہ کرمداد خاں گکھڑ رئیس پھڑوالہ	۳۷۳
۵۳	سردار گوردت سنگھ چھاچھی	۳۸۹
۵۴	سردار سوہن سنگھ	۳۹۵
۵۵	بابا نروتم سنگھ	۴۰۰
۵۶	خانبہادر آنریری کپتان صوبیدار میجر ماناں خاں رئیس کالابند	۴۰۴
۵۷	میجر بخشی اوتار سنگھ رئیس کنتریلا	۴۰۸

ضلع اٹک

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر صفحہ
۵۸	خان شیر محمد خاں ساگری رئیس مکھڈ	۴۱۴
۵۹	ملک غلام محمد خاں جودھرا رئیس پنڈی گھیب	۴۱۹
۶۰	ملک دوست محمد خاں کھٹڑ	۴۲۴
۶۱	ملک محمد امین اعوان رئیس شمس آباد	۴۳۳
۶۲	لفٹیننٹ چودھری فتح خاں رئیس چاکری	۴۳۹
۶۳	ملک نواب خاں رئیس ملل تحصیل فتح جنگ	۴۴۲
۶۴	خان محمد اسلم حیات خاں رئیس واہ	۴۴۵
۶۵	میجر سردار سر محمد نواز خاں رئیس کوٹ فتح خاں	۴۵۰
۶۶	قاضی علی قادر رئیس گونڈال	۴۵۶

ضلع میانوالی

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر صفحہ
۶۷	خانبہادر نواب محمد عبدالکریم خاں مرحوم و مغفور رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۶۸	ملک عطا محمد خاں رئیس کالاباغ	

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر صفحہ
۶۹	رسالدار مردان علی رئیس میانوالی	۴۷۹
	ضلع لائل پور	
۷۰	خانبہادر خان محمد سعادت علی خاں کھرل رئیس اعظم کمالیہ	۴۸۳
	ضلع ملتان	
۷۱	خانبہادر نواب مخدوم شیخ مرید حسین قریشی	۴۹۱
۷۲	خان غلام محمد خاں خوگانی	۵۰۳
۷۳	ملتان کے گردیزی سید	۵۰۸
۷۴	خان عبدالقادر خاں بادوزئی	۵۱۵
۷۵	مخدوم شیخ محمد غوث المعروف	۵۲۷
//	بہ مخدوم سید صدرالدین شاہ گیلانی	
۷۶	خانبہادر خان فرید خاں ڈاہا رئیس خانیوال	۵۳۰
	ضلع مظفر گڑھ	
۷۷	خانبہادر نواب محمد سیف اللہ خاں بابر رئیس خانگڑھ	۵۳۶
۷۸	میاں غلام جیلانی گورمانی	۵۳۸
	ضلع ڈیرہ غازیخاں	

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر صفحہ
۷۹	نواب بہرام خاں مزاری سی آئی ای	۵۴۱
۸۰	سردار جمال جان الیانی لغاری	۵۶۰
۸۱	لطف حسین خاں المعروف میاں شاہنواز خاں سرائی رئیس حاجی پور	۵۶۹
۸۲	سردار مبارک خاں کھوسہ	۵۷۹
۸۳	سردار دربہین خاں درشک	۵۹۱
۸۴	سردار جلب خاں گرچانی سی آئی ای	۵۹۹
۸۵	خانبہادر سردار غلام حسین خاں تمندار سوری لُنڈ	۶۱۱
۸۶	سردار فضل علی خاں قیصرانی	۶۱۸
۸۷	سردار مستو خاں بُٹی لُنڈ	۶۲۴
۸۸	خانصاحب الٰہ بخش خاں مدوزئی	۶۳۰
۸۹	محمد عظیم خاں نتکانی	۶۳۳
۹۰	میاں حامد رئیس تونسہ شریف	۶۳۹
۹۱	غلام حیدر میرانی	۶۴۲
	پنجاب کی دیسی ریاستیں	
۹۲	ریاست پٹیالہ	۶۴۶
۹۳	ریاست بہاولپور	۶۵۶
۹۴	ریاست جیند	۶۶۷

نمبر شمار	ان رؤسا کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ
۹۵	ریاست نابھہ	۶۷۹
۹۶	ریاست کپورتھلہ	۶۸۷
۹۷	ریاست منڈی	۷۰۵
۹۸	ریاست سرمور (ناہن)	۷۱۸
۹۹	ریاست بلاسپور	۷۲۶
۱۰۰	ریاست بشہر	۷۳۳
	ریاست بشہر کی باجگذار ریاستیں	
۱۰۱	// (۱) کینٹھی	۷۴۰
۱۰۲	// (۲) ڈیلاتھ	۷۴۲
۱۰۳	ریاست مالیرکوٹلہ	۷۴۴
۱۰۴	ریاست ہنڈور (نالہ گڑھ)	۷۵۷
۱۰۵	ریاست کیونتھل	۷۶۳
	ریاست کیونتھل کی باجگذار ریاستیں	
۱۰۶	// // (۱) کوٹی	۷۶۶
۱۰۷	// // (۲) تھیوگ	۷۶۸
۱۰۸	// // (۳) مدھان	۷۷۰
۱۰۹	// // (۴) گھنڈ	۷۷۱
۱۱۰	// // (۵) راتیش	۷۷۲
۱۱۱	ریاست فریدکوٹ	۷۷۴
۱۱۲	ریاست چمبہ	۷۸۰
۱۱۳	ریاست سکیت	۷۸۵
۱۱۴	ریاست کلسیہ	۷۸۹

نمبر شمار	ان رؤسا کے اسمائے گرامی جن کی تصاویر درج ہیں	صفحہ
۱۱۵	ریاست پٹودی	۷۹۴
۱۱۶	ریاست لوہارو	۷۹۹
۱۱۷	ریاست دوجانہ	۸۰۵
۱۱۸	ریاست بھاگل	۸۱۰
۱۱۹	ریاست جبل	۸۱۳
۰۰۰	ریاست جبل کی باجگذار ریاستیں	
۱۲۰	// (۱) راوین (رائین گڑھ)	۸۱۷
۱۲۱	// (۲) ڈھاڈھی	۸۱۹
۱۲۲	ریاست بھگاٹ	۸۲۱
۱۲۳	ریاست کمہارسین	۸۲۴
۱۲۴	ریاست بھجی	۸۲۷
۱۲۵	ریاست میلوگ	۸۲۹
۱۲۶	ریاست بلسان	۸۳۲
۱۲۷	ریاست دھامی	۸۳۵
۱۲۸	ریاست کوٹھار	۸۳۷
۱۲۹	ریاست کنہیار	۸۳۸
۱۳۰	ریاست منگل	۸۴۰
۱۳۱	ریاست بیجا	۸۴۱
۱۳۲	ریاست درکوٹی	۸۴۲
۱۳۳	ریاست ٹروچ	۸۴۳
۱۳۴	ریاست سانگڑی	۸۴۶

فہرست تصاویر مندرجہ تذکرۂ رؤسائے پنجاب جلد دوم

نمبر شمار	ان رؤساکے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	[illegible]	نمبر شمار	ان روسائے کے اسمائے گرامی جن کی تصاویر درج ہیں	[illegible]
۱	سردار میہاں سنگھ بھاگووالیہ	۷	۱۸	سردار سکھ چندر سنگھ پلیڈر	۲۴
۲	جنرل سردار گلاب سنگھ بھاگووالیہ	۷	۱۹	راجندر سنگھ	۲۴
۳	سردار رچھپال سنگھ بھاگووالیہ	۷	۲۰	سکھدیپ سنگھ	۲۴
۴	کپتان سردار گوپال سنگھ بھاگووالیہ	۷	۲۱	خانبہادر میاں سید محی الدین قادری	۵۹
″	او بی ای رئیس اعظم گورداسپور		″	رئیس اعظم بٹالہ	
۵	کپتان سردار گوربچن سنگھ بھاگووالیہ	۷	۲۲	مرزا غلام احمد رئیس قادیان	۶۶
۶	امرجیت سنگھ بھاگووالیہ	۷	۲۳	مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح	۶۶
۷	پرمجیت سنگھ بھاگووالیہ	۷	″	رئیس اعظم قادیان	
۸	سردار بکرماجیت سنگھ بھاگووالیہ	۷	۲۴	سردار امریک سنگھ رئیس کھونڈہ	۷۱
۹	سرجیت سنگھ بھاگووالیہ	۷	۲۵	دھرم سنگھ	۷۱
۱۰	سردار ہرنام سنگھ رئیس اعظم رنگڑ ننگل	۱۲	۲۶	منگل سنگھ	۷۱
۱۱	سردار جگبندن سنگھ رئیس رنگڑ ننگل	۱۲	۲۷	سوہن سنگھ	۷۱
۱۲	رائے کشن چند بھنڈاری سرگباشی وکیل	۱۷	۲۸	سورن سنگھ	۷۱
″	دربار لاہور رئیس اعظم بٹالہ		۲۹	جودھبیر سنگھ	۷۱
۱۳	رائے بھاگ سنگھ بھنڈاری سرگباشی	۱۷	۳۰	سردار شیودیو سنگھ سرگباشی رئیس اعظم سرانوالی	۷۷
″	رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ بٹالہ		۳۱	سردار گوردیال سنگھ سندھو رئیس وڈالہ	۸۳
۱۴	رائے کانشی رام سرگباشی بھنڈاری رئیس اعظم بٹالہ	۱۷	۳۲	سردار ہری سنگھ سندھو رئیس اعظم وڈالہ	۸۳
۱۵	رائے بھوانی سنگھ بھنڈاری ایم اے رئیس اعظم بٹالہ	۱۷	۳۳	سردار بہادر سردار جگت سنگھ سی آئی ای	۹۷
۱۶	رائے نریندر سنگھ بھنڈاری بی اے پلیڈر بٹالہ	۱۷	″	مرحوم کلاں باجوا رئیس کلاس والہ	
۱۷	سردار پنجاب سنگھ رئیس تلونڈی لال سنگھ	۲۴	۳۴	سردار نریندر پال سنگھ باجوا رئیس کلاس والہ	۹۷

نمبر شمار	ان رؤسا کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ	نمبر شمار	ان رؤسا کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ
۳۵	سردار اقبال سنگھ تحصیلدار انسپکٹر رئیس اعظم بوتالہ	۱۱۱	۵۶	دیوان منوہر لال دوگل سرگباشی	۱۸۷
۳۶	سردار مہندر سنگھ بوتالیہ بی اے	۱۱۱	″	رئیس اعظم وزیرآباد	
۳۷	لفٹیننٹ سردار اندرجیت سنگھ بوتالیہ	۱۱۱	۵۷	دیوان آتما رام دوگل بی اے رئیس وزیرآباد	۱۸۷
۳۸	سردار شوناتھ سنگھ رئیس بوتالہ	۱۱۱	۵۸	برج موہن رائے دوگل	۱۸۷
۳۹	گورشرن سنگھ بوتالیہ	۱۱۱	۵۹	دیوان سنت رام دوگل کونسلٹ رئیس وزیرآباد	۱۸۷
۴۰	منموہن سنگھ بوتالیہ	۱۱۱	۶۰	جگ موہن سروپ دوگل	۱۸۷
۴۱	دیوان ساون مل اکال گڑھیہ	۱۳۴	۶۱	شانتی سروپ دوگل	۱۸۷
۴۲	دیوان مولراج اکال گڑھیہ	۱۳۴	۶۲	آنند سروپ دوگل	۱۸۷
۴۳	دیوان ہری سنگھ اکال گڑھیہ	۱۳۴	۶۳	ست سروپ دوگل	۱۸۷
۴۴	دیوان بنسی لال اکال گڑھیہ	۱۳۴	۶۴	دیوان بدری داس دوگل آنریری مجسٹریٹ و	۱۸۷
۴۵	دیوان بال کرشن اکال گڑھیہ	۱۳۴	″	رئیس اعظم وزیرآباد	
۴۶	دیوان دریائی مل رئیس اکال گڑھ	۱۳۴	۶۵	لفٹننٹ کرنل دیوان حکومت رائے	۱۸۷
۴۷	چندر شرومنی	۱۳۴	″	دوگل ایم ڈی آئی ایم ایس	
۴۸	ہنسراج	۱۳۴	۶۶	مسٹر لابھ چند دوگل ایم اے	۱۸۷
۴۹	دیوان منوہر لال رئیس اکال گڑھ	۱۳۴	″	بی ایس سی بیرسٹرایٹ لاء	
۵۰	دیوان مہر چند ایڈووکیٹ رئیس اعظم اکال گڑھ	۱۳۴	۶۷	کیشب چند دوگل بی اے	۱۸۷
۵۱	دیوان دینا ناتھ انڈین ریلوے سروس آف انجنیئرز	۱۳۴	۶۸	نتائی گوپال دوگل بی اے	۱۸۷
۵۲	روشن لال	۱۳۴	۶۹	جرنیل ہرسکھ رائے آف حافظ آباد	۱۹۳
۵۳	لالہ گنڈا مل رئیس سودھرا	۱۸۳	۷۰	لالہ رام دیال کپور رئیس حافظ آباد	۱۹۳
۵۴	دیوان ہربنس راج رئیس اعظم سودھرا	۱۸۳	۷۱	لالہ سائیں داس کپور رئیس حافظ آباد	۱۹۳
۵۵	دیوان رتن چند دوگل سرگباشی	۱۸۷	۷۲	دیوان ہری سنگھ کپور رئیس اعظم حافظ آباد	۱۹۳
″	رئیس اعظم وزیرآباد		۷۳	دیوان ہربنس سنگھ کپور رئیس اعظم حافظ آباد	۱۹۳

نمبر شمار	ان روساء کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ	نمبر شمار	ان روساء کے اسمائے گرامی جن کی تصاویر درج ہیں	صفحہ
۷۴	دیوان نرسنگھ داس کپور	۱۹۳	۹۱	غلام حسین خاں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	۲۴۲
۷۵	سردار جیون سنگھ رئیس حافظ آباد	۱۹۳	//	ویٹنری کالج رئیس بسیہ	
۷۶	دیوان ہری کشن کپور آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم حافظ آباد	۱۹۳	۹۲	پہلوان خاں رسالدار رئیس بسیہ	۲۴۲
۷۷	دیوان جوالا سہائے سی آئی ای وزیر اعظم ریاست	۲۱۰	۹۳	رسالدار میجر راجہ پہلوان خاں بہادر	۲۴۲
//	جموں و کشمیر		//	او بی آئی رئیس اعظم بسیہ	
۷۸	دیوان کرپا رام مدار المہام ریاست جموں و کشمیر	۲۱۰	۹۴	لفٹیننٹ سردار بہادر راجہ شمشیر علی خاں	۲۴۲
۷۹	دیوان اننت رام مدار المہام ریاست جموں و کشمیر	۲۱۰	//	او بی آئی رئیس اعظم بسیہ	
۸۰	رائے صاحب دیوان بہادر دیوان امر ناتھ سرگباشی	۲۱۰	۹۵	چودھری راجہ محمد اکبر خاں نمبردار سرکردہ خاندان بسیہ	۲۴۲
//	سی آئی ای چیف منسٹر ریاست جموں و کشمیر رئیس اعظم ایمن آباد		۹۶	راجہ اصغر علی خاں نائب تحصیلدار	۲۴۲
۸۱	ڈاکٹر دیوان بدری ناتھ سرگباشی ایم اے ایل ایل ڈی	۲۱۰	۹۷	غلام احمد خاں	۲۴۲
//	بیرسٹر ایٹ لا رئیس ایمن آباد		۹۸	خانبہادر چودھری محمد خاں مرحوم و مغفور	۲۴۹
۸۲	دیوان لچھمن داس سرگباشی وزیر اعظم	۲۱۰	//	رئیس اجنالہ و آنریری مجسٹریٹ گجرات	
//	ریاست جموں و کشمیر رئیس اعظم ایمن آباد		۹۹	چودھری عطا الٰہی	۲۴۹
۸۳	دیوان وشن پت رائے سابق گورنر صوبہ	۲۱۰	۱۰۰	چودھری احمد خاں مرحوم و مغفور رئیس اجنالہ گجرات	۲۴۹
//	جموں علاقہ ریاست جموں و کشمیر		۱۰۱	خانبہادر نواب فضل علی خاں ایم بی ای او بی ای	۲۴۹
۸۴	اقبال ناتھ بی اے	۲۱۰	//	ایم ایل اے رئیس اعظم جاگیردار و آنریری مجسٹریٹ گجرات	
۸۵	سورج پرکاش	۲۱۰	۱۰۲	چودھری اصغر علی ذیلدار و آنریری مجسٹریٹ	۲۴۹
۸۶	پرتھوی راج	۲۱۰	۱۰۳	چودھری مہدی علی بی اے علیگ پی سی ایس	۲۴۹
۸۷	جسونت رائے	۲۱۰	۱۰۴	سردار کرپال سنگھ مان رئیس مانانوالہ	۲۵۲
۸۸	بلونت رائے	۲۱۰	۱۰۵	کپتان سردار نونہال سنگھ مان	۲۵۲
۸۹	عزت رائے	۲۱۰	//	ایم ایل اے رئیس مانانوالہ	
۹۰	عظیم اللہ خاں رئیس اعظم بسیہ	۲۴۲	۱۰۶	سردار جگجیت سنگھ مان ایم ایل اے رئیس مانانوالہ	۲۵۲

نمبر شمار	ان روساء کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ	نمبر شمار	ان روساء کے اسمائے گرامی جن کی تصاویر درج ہیں	صفحہ
۱۰۷	سردار جسونت سنگھ مان	۲۵۲	۱۲۹	سردار اندر سنگھ مان رئیس مانانوالہ	۲۵۲
۱۰۸	سردار کرتار سنگھ مان	۲۵۲	۱۳۰	سردار چرنجیت سنگھ مان	۲۵۲
۱۰۹	سردار پرتھی پال سنگھ مان رئیس مانانوالہ	۲۵۲	۱۳۱	سردار بخشیش سنگھ مان رئیس مانانوالہ	۲۵۲
۱۱۰	سردار ہرپال سنگھ مان	۲۵۲	۱۳۲	سردار گیان اندر پال سنگھ مان رئیس مانانوالہ	۲۵۲
۱۱۱	سردار جان پال سنگھ مان رئیس مانانوالہ	۲۵۲	۱۳۳	سردار سربجیت سنگھ مان رئیس مانانوالہ	۲۵۲
۱۱۲	سردار صاحب سردار صاحب سنگھ مان رئیس مانانوالہ	۲۵۲	۱۳۴	سردار گیان اندر پال سنگھ مان رئیس مانانوالہ	۲۵۲
۱۱۳	سردار صاحب سردار صاحب سنگھ مان رئیس مانانوالہ	۲۵۲	۱۳۵	سردار امرجیت سنگھ مان	۲۵۲
۱۱۴	سردار گوردیال سنگھ مان ای اے سی	۲۵۲	۱۳۶	سردار سلطان سنگھ مان	۲۵۲
۱۱۵	سردار دھرم پال سنگھ مان	۲۵۲	۱۳۷	سردار ہرچرن سنگھ مان رئیس مانانوالہ	۲۵۲
۱۱۶	سردار رام پال سنگھ مان	۲۵۲	۱۳۸	سردار کلونت سنگھ مان	۲۵۲
۱۱۷	سردار مہندر پال سنگھ مان	۲۵۲	۱۳۹	سردار جونت سنگھ مان	۲۵۲
۱۱۸	سردار رنجودھ سنگھ مان	۲۵۲	۱۴۰	سردار رگھونت سنگھ مان رئیس مانانوالہ	۲۵۲
۱۱۹	سردار بلونت سنگھ مان	۲۵۲	۱۴۱	سردار بلونت سنگھ مان رئیس مانانوالہ	۲۵۲
۱۲۰	سردار سرنیدر سنگھ مان رئیس مانانوالہ	۲۵۲	۱۴۲	سردار دلجیت سنگھ مان	۲۵۲
۱۲۱	سردار دلجیت سنگھ مان	۲۵۲	۱۴۳	سردار ایشر سنگھ مان	۲۵۲
۱۲۲	سردار منموہن سنگھ مان	۲۵۲	۱۴۴	سردار جگندر سنگھ مان	۲۵۲
۱۲۳	سردار ہرنام سنگھ آنریری مجسٹریٹ و رئیس مانانوالہ	۲۵۲	۱۴۵	سردار اوتار سنگھ مان	۲۵۲
۱۲۴	سردار جگبندر سنگھ مان ایم ایل اے رئیس مانانوالہ	۲۵۲	۱۴۶	سردار اربیل سنگھ مان	۲۵۲
۱۲۵	سردار اوجاگر سنگھ مان رئیس مانانوالہ	۲۵۲	۱۴۷	سردار بہادر سردار دیال سنگھ مان سرگباشی	۲۶۳
۱۲۶	سردار راجہ سنگھ مان رئیس مانانوالہ	۲۵۲	۱۴۸	سردار کرتار سنگھ مان رئیس اعظم مان سدھوال ضلع گورداسپور	۲۶۳
۱۲۷	سردار لال سنگھ مان رئیس مانانوالہ	۲۵۲	۱۴۹	خانبہادر راجہ محمد اکبر خاں چیف آف دی	۲۶۵
۱۲۸	کپتان سردار گوردیال سنگھ مان آئی او ڈی ایم رئیس مانانوالہ	۲۵۲	//	چب ٹرائب رئیس اعظم جہلم	

نمبر شمار	ان رؤسا کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ	نمبر شمار	ان رؤسا کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ
۱۵۰	راجہ گوہر علی خاں رئیس گجرات	۳۲۸	۱۷۲	سوڈھی واسدیو سنگھ	۳۲۹
۱۵۱	محمد اقبال خاں	۳۲۸	۱۷۳	سوڈھی نرنجن سنگھ رئیس ہرن پور	۳۲۹
۱۵۲	نسیم اختر خاں	۳۲۸	۱۷۴	سوڈھی سجان سنگھ رئیس ہرن پور	۳۲۹
۱۵۳	راجہ امین الملک خاں رئیس راجپورہ	۳۲۸	۱۷۵	راجہ محمد حیات خاں رئیس احمد آباد	۳۳۵
۱۵۴	امتیاز الملک خاں	۳۲۸	۱۷۶	راجہ محمد افضل خاں کھوکھر رئیس احمد آباد	۳۳۵
۱۵۵	افضل الملک خاں	۳۲۸	۱۷۷	راجہ محمد اکبر خاں کھوکھر	۳۳۵
۱۵۶	اصغر امین خاں	۳۲۸	۱۷۸	راجہ محمد سجاول خاں مرحوم و مغفور رئیس اعظم پنڈ دادنخاں	۳۳۵
۱۵۷	سوڈھی شیر سنگھ رئیس ہرن پور	۳۲۹	۱۷۹	لفٹیننٹ دیوان صاحب خاں او بی آئی	۳۴۱
۱۵۸	سوڈھی ہری سنگھ رئیس ہرن پور	۳۲۹	〃	بہادر علاقہ دار پنڈی سید پور یا گر جاکھ	
۱۵۹	سوڈھی گیان سنگھ رئیس اعظم ہرن پور	۳۲۹	۱۸۰	لفٹیننٹ سلطان اصغر علیخاں علاقہ دار کھیالہ	۳۴۴
۱۶۰	سوڈھی نونہال سنگھ	۳۲۹	۱۸۱	راجہ ممتاز علی خاں	۳۴۴
۱۶۱	سوڈھی ملندر سنگھ رئیس ہرن پور	۳۲۹	۱۸۲	راجہ اختر علی خاں	۳۴۴
۱۶۲	رسالدار سوڈھی کاہن سنگھ سر گیانشی رئیس ہرن پور	۳۲۹	۱۸۳	سردار بہادر رسالدار میجر راجہ ناصر علیخاں او بی ای۔	۳۴۶
۱۶۳	سوڈھی کرم سنگھ جاگیر دار ہرن پور	۳۲۹	〃	آئی او ایم مرحوم و مغفور علاقہ دار سلوئی	
۱۶۴	سوڈھی کرم سنگھ رئیس ہرن پور	۳۲۹	۱۸۴	سردار بہادر کپتان حاجی گلنواز خاں او بی آئی	۳۴۶
۱۶۵	سوڈھی ہمت سنگھ	۳۲۹	〃	اے ڈی سی علاقہ دار سلوئی	
۱۶۶	سوڈھی پرکاش سنگھ	۳۲۹	۱۸۵	رسالدار میجر راجہ جلال خاں او بی آئی۔	۳۴۶
۱۶۷	سوڈھی پریتم سنگھ	۳۲۹	〃	بہادر مرحوم و مغفور رئیس اعظم سلوئی	
۱۶۸	سوڈھی گوربخش سنگھ	۳۲۹	۱۸۶	جمعدار راجہ غلام مرتضیٰ خاں بد الحکماء رئیس چک جلال خاں	۳۴۶
۱۶۹	سوڈھی اجیت سنگھ	۳۲۹	۱۸۷	رسالدار حاجی شبیر بہادر خاں رئیس سلوئی	۳۴۶
۱۷۰	سوڈھی نانک سنگھ رئیس ہرن پور	۳۲۹	۱۸۸	راجہ شمشیر جہدی خاں مالک اعلیٰ سلوئی	۳۴۶
۱۷۱	سوڈھی ست پال سنگھ	۳۲۹	۱۸۹	راجہ خضر حیات خاں جانشین ممبر ڈسٹرکٹ راجہ مہدی خاں [illegible]	۳۴۶

نمبر شمار	ان رؤسا کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ	نمبر شمار	ان رؤسا کے اسمائے گرامی جن کی تصاویر درج ہیں	صفحہ
۱۹۰	لفٹیننٹ راجہ شیر باز خاں علاقہ دار ومکی	۳۴۸	۲۱۰	سردار سروندر سنگھ آف وہالی	۳۵۴
۱۹۱	لفٹیننٹ راجہ نوشیرواں خاں رئیس ومکی	۳۴۸	۲۱۱	سردار دیویندر سنگھ آف وہالی پی سی ایس	۳۵۴
۱۹۲	چوہدری فیض اللہ خاں رئیس لوال	۳۵۰	۲۱۲	سردار ہتیندر سنگھ آف وہالی	۳۵۴
۱۹۳	صوبیدار راجہ محمد افضل خاں علاقہ دار دلوال	۳۵۰	۲۱۳	سردار سریندر سنگھ آف وہالی	۳۵۴
۱۹۴	راجہ محمد منور خاں رئیس دلوال	۳۵۰	۲۱۴	سردار ہر اندر سنگھ آف وہالی	۳۵۴
۱۹۵	راجہ محمد سرور خاں انسپکٹر پولیس	۳۵۰	۲۱۵	سردار رویندر ہری درشن سنگھ آئی اے ایف آف وہالی	۳۵۴
۱۹۶	راجہ محمد ایوب خاں	۳۵۰	۲۱۶	سردار امندر ہری درشن سنگھ آف وہالی	۳۵۴
۱۹۷	کپتان سردار سر شیر محمد خاں سی آئی ای ایم بی ای	۳۵۱	۲۱۷	مصر دمودر داس رئیس سنگوئی	۳۵۸
〃	ایم ایل اے منسٹر چیف آف گکھڑاں ڈومیلی		۲۱۸	سردار ہیرا سنگھ رئیس چوٹالہ	۳۶۳
۱۹۸	سردار ہارا سنگھ چیف آف وہالی	۳۵۴	۲۱۹	سردار بھگت سنگھ رئیس چوٹالہ	۳۶۳
۱۹۹	سردار ہری سنگھ چیف آف دی وہالی اسٹیٹ	۳۵۴	۲۲۰	سردار بلبیر سنگھ رئیس اعظم چوٹالہ	۳۶۳
۲۰۰	ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر والئی ریاست جیند	۳۵۴	۲۲۱	سردار ہربنس سنگھ رئیس چوٹالہ	۳۶۳
۲۰۱	سردار ہری سنگھ چیف آف دی وہالی اسٹیٹ	۳۵۴	۲۲۲	سردار سوہن سنگھ رئیس چوٹالہ	۳۶۳
۲۰۲	سردار درشن سنگھ آف وہالی بیرسٹر ایٹ لا وغیرہ	۳۵۴	۲۲۳	شمشیر سنگھ	۳۶۳
۲۰۳	سردار رویندر ہری درشن سنگھ آئی اے ایف آف وہالی	۳۵۴	۲۲۴	سردار اوتار سنگھ رئیس چوٹالہ	۳۶۳
۲۰۴	سردار امندر ہری درشن سنگھ آف وہالی	۳۵۴	۲۲۵	منموہن سنگھ	۳۶۳
۲۰۵	سردار درشن سنگھ آف وہالی بیرسٹر ایٹ لا وغیرہ	۳۵۴	۲۲۶	ہرموہن سنگھ	۳۶۳
۲۰۶	سردار رویندر ہری درشن سنگھ آئی اے ایف آف وہالی	۳۵۴	۲۲۷	سردار پرتاپ سنگھ رئیس چوٹالہ	۳۶۳
۲۰۷	سردار امندر ہری درشن سنگھ آف وہالی	۳۵۴	۲۲۸	جسونت سنگھ	۳۶۳
۲۰۸	سردار امر سنگھ سر گیانشی آف وہالی	۳۵۴	۲۲۹	گورچرن سنگھ	۳۶۳
۲۰۹	سردار درشن سنگھ بیرسٹر ایٹ لا ایم آر اے سی۔	۳۵۴	۲۳۰	اجیت سنگھ	۳۶۳
〃	ایف ایچ ایس ایم آر اے ایس آف وہالی		۲۳۱	ہر مہندر سنگھ	۳۶۳

نمبر شمار	ان رؤسائے کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ
۲۳۲	رسالدار سردار دھرم سنگھ سرگیاشی رئیس چوٹالہ	۳۶۳
۲۳۳	سردار اجیت سنگھ رئیس چوٹالہ	۳۶۳
۲۳۴	سردار سردار سنگھ رئیس چوٹالہ	۳۶۳
۲۳۵	مرزا علی اکبر خاں گکھڑ سرنگال رئیس سعید پور	۳۷۳
۲۳۶	سردار نند سنگھ رئیس راولپنڈی	۳۹۵
۲۳۷	رائے بہادر سردار کرپال سنگھ رئیس راولپنڈی	۳۹۵
۲۳۸	رائے بہادر سردار سجان سنگھ رئیس راولپنڈی	۳۹۵
۲۳۹	سردار سروت سنگھ رئیس راولپنڈی	۳۹۵
۲۴۰	دی آنریبل سردار بہادر سردار موہن سنگھ چیف	
//	آف دی موہن سنگھ اسٹیٹس راولپنڈی	۳۹۵
۲۴۱	ٹکا گوربچن سنگھ	۳۹۵
۲۴۲	کنور جیت اندر سنگھ	۳۹۵
۲۴۳	کنور تیج اندر سنگھ	۳۹۵
۲۴۴	خانبہادر کپتان نانک خاں سردار بہادر او بی آئی آئی	
//	او ایم آنریری ای اے سی جاگیردار ڈیلدار	۴۰۴
//	چیف آف دھنیال ٹرائیب	
۲۴۵	آنریری کپتان سردار بہادر رسالدار میجر بخشی جگت سنگھ	
//	سرگیاشی رئیس کنتریلا	۴۰۸
۲۴۶	آنریری کپتان سردار بہادر رسالدار میجر بخشی	
//	جسونت سنگھ سرگیاشی رئیس کنتریلا	۴۰۸
۲۴۷	میجر بخشی اوتار سنگھ رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ کنتریلا	۴۰۸
۲۴۸	بخشی پرہلاد سنگھ اگریکلچرل آفیسر	۴۰۸

نمبر شمار	ان رؤسائے کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ
۲۴۹	سردار محمد اولیا خاں چودھوئی رئیس بگھی گھیب	۴۱۹
۲۵۰	لفٹیننٹ چودھری فتح خاں رئیس اعظم چکری	۴۳۹
۲۵۱	آنریری لفٹیننٹ ملک محمد باز خاں رئیس اعظم ملال	۴۴۲
۲۵۲	سردار محمد علی خاں گھیبہ رئیس کوٹ	۴۵۰
۲۵۳	میجر سردار سر محمد نواز خاں ایم ایل اے	
//	چیف آف کوٹ فتح خاں اسٹیٹس	۴۵۰
۲۵۴	قاضی علی قدر رئیس گونڈال	۴۵۶
۲۵۵	خانبہادر محمد عبدالکریم خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۵۶	نوابزادہ خان محمد عبدالمجید خاں مرحوم و مغفور رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۵۷	خانبہادر نواب محمد عبدالکریم خاں مرحوم سرگروہ خاندان عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۵۸	نوابزادہ خان محمد عبدالغفور خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۵۹	نوابزادہ خان محمد عبدالغفور خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۶۰	محمد کریمداد خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۶۱	خان محمد ولیداد خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۶۲	محمد عبدالرحمن خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۶۳	خان بہادر سردار غلام قادر خاں	
//	ایم ایل اے رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۶۴	خانبہادر سردار غلام قادر خاں ایم ایل اے رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۶۵	خان محمد حیات اللہ خاں	۴۶۰
۲۶۶	خان محمد فضل الرحمن خاں	۴۶۰
۲۶۷	خانبہادر خان محمد عبداللہ خاں سی آئی ای	
//	مرحوم و مغفور رئیس اعظم عیسیٰ خیل	۴۶۰

نمبر شمار	ان رؤسائے کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ
۲۶۸	خانصاحب خان محمد عطاء اللہ خاں پی سی ایس رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۶۹	خان محمد فیض اللہ خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۷۰	خان محمد حمید اللہ خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۷۱	آنریری لفٹیننٹ خانبہادر خان محمد سیف اللہ	
//	خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۰۰
۲۷۲	رسالدار خان محمد غلام رسول خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۰۰
۲۷۳	خان محمد عبید اللہ خاں انسپکٹر پولیس	۴۰۰
۲۷۴	خان محمد خلیل اللہ خاں	۴۶۰
۲۷۵	خان غلام محمد خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۷۶	مہاں محمد اکبر میانہ رئیس اعظم آنریری مجسٹریٹ و	
//	وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی میانوالی	۴۷۹
۲۷۷	مہاں محمد افضل میانہ	۴۷۹
۲۷۸	خانبہادر سردار محمد سعادت علی خاں ایم ایل اے	
//	چیف آف دی ٹھل ٹرائیب رئیس اعظم کمالیہ	۴۸۳
۲۷۹	سردار غلام محمد خاں ولیداد میونسپل کمشنر کمالیہ	۴۸۳
۲۸۰	سردار غلام علی خاں میونسپل کمشنر کمالیہ	۴۸۳
۲۸۱	خانبہادر مخدوم شیخ حسین بخش قریشی رئیس ملتان	۴۹۱
۲۸۲	خانبہادر نواب مخدوم شیخ مرید حسین سجادہ نشین	
//	درگاہ شریف حضرت [illegible] ایم ایل اے [illegible] رئیس اعظم ملتان	۴۹۱
۲۸۳	خانبہادر مخدوم شیخ ریاض حسین قریشی رئیس ملتان	۴۹۱
۲۸۴	نوابزادہ میجر عاشق حسین قریشی ایم ایل اے رئیس اعظم ملتان	۴۹۱
۲۸۵	مخدوم نور [illegible] شاہ قریشی ہاشمی رئیس اعظم غوث پور قریشیاں	۵۰۲
۲۸۶	سید دوست محمد شاہ قریشی ہاشمی رئیس غوث پور قریشیاں	۵۰۲
۲۸۷	شیخ مشتاق احمد قریشی ہاشمی	۵۰۲
۲۸۸	خانبہادر خان احمد یار خاں خاکوانی رئیس ملتان	۵۰۳
۲۸۹	حاجی خان فیض محمد خاں خاکوانی آنریری مجسٹریٹ رئیس ملتان	۵۰۳
۲۹۰	خان محمد عبدالکریم خاں خاکوانی رئیس ملتان	۵۰۳
۲۹۱	خان غلام قادر خاں خاکوانی رئیس ملتان	۵۰۳
۲۹۲	خان غلام سرور خاں خاکوانی	۵۰۳
۲۹۳	خان غلام حیدر خاں خاکوانی	۵۰۳
۲۹۴	خان در محمد خاں خاکوانی	۵۰۳
۲۹۵	خان نور محمد خاں خاکوانی	۵۰۳
۲۹۶	خان ممتاز محمد خاں خاکوانی	۵۰۳
۲۹۷	سید مراد شاہ مرحوم سابق اسسٹنٹ پولیٹیکل	
//	ایجنٹ و چیف جج ریاست بہاولپور	۵۰۸
۲۹۸	خانبہادر سید حسن بخش گردیزی رئیس ملتان	۵۰۸
۲۹۹	خانبہادر مخدوم سید حسن بخش گردیزی مرحوم و مغفور رئیس ملتان	۵۰۸

نمبر شمار	ان رؤسائے کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ
۳۰۰	مخدوم زادہ سید محمد عبدالجلیل شاہ گردیزی رئیس ملتان	۵۰۸
۳۰۱	سید محمد ناصر الدین شاہ گردیزی مخدوم و مغفور رئیس ملتان	۵۰۸
۳۰۲	سید محمد رمضان شاہ گردیزی رئیس ملتان	۵۰۸
۳۰۳	سید خورشید عباس شاہ گردیزی	۵۰۸
۳۰۴	سید رضا عباس شاہ گردیزی	۵۰۸
۳۰۵	عاشق محمد خاں بادوزئی رئیس ملتان	۵۱۵
۳۰۶	خان محمد عبدالقادر خاں بادوزئی رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ ملتان	۵۱۵
۳۰۷	خان محمد خاں بادوزئی	۵۱۵
۳۰۸	الحاج حضرت مخدوم شیخ محمد غوث ثانی المعروف	
//	خان بہادر مخدوم پیر سید محمد صدرالدین شاہ	۵۲۷
//	گیلانی رئیس اعظم ملتان	
۳۰۹	مخدوم زادہ خانصاحب سید غلام مصطفیٰ شاہ گیلانی پی سی ایس	۵۲۷
۳۱۰	مخدوم زادہ حاجی سید محمد رضا شاہ گیلانی ایم ایل اے	۵۲۷
//	چیئرمین ڈسٹرکٹ بورڈ	
۳۱۱	سید شوکت حسین شاہ گیلانی	۵۲۷
۳۱۲	حاجی سید محمد ولایت حسین شاہ گیلانی ایم ایل اے	۵۲۷
۳۱۳	سید علمدار حسین شاہ	۵۲۷
۳۱۴	سید رحمت حسین شاہ	۵۲۷
۳۱۵	سید فیض العسکری شاہ	۵۲۷
۳۱۶	سید طفیل احمد شاہ	۵۲۷
۳۱۷	خان بہادر مخدوم سید راجن شاہ گیلانی	۵۲۷
//	مرحوم و مغفور رئیس ملتان	
۳۱۸	خان محمد کرم خاں ڈاہا مرحوم و مغفور رئیس اعظم خانیوال	۵۳۰
۳۱۹	خان گل محمد خاں ڈاہا	۵۳۰
۳۲۰	خان مراد خاں ڈاہا مرحوم مغفور رئیس خانیوال	۵۳۰
۳۲۱	خانبہادر خان حاجی محمد فرید خاں ڈاہا	۵۳۰
//	رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ خانیوال	
۳۲۲	خان محمد ہیبت خاں ڈاہا ایم ایل اے رئیس خانیوال	۵۳۰
۳۲۳	خان گل محمد خاں ڈاہا رئیس خانیوال	۵۳۰
۳۲۴	خان حق نواز خاں ڈاہا	۵۳۰
۳۲۵	کپتان خان عطا محمد خاں ڈاہا	۵۳۰
۳۲۶	خان محمد نواز خاں ڈاہا	۵۳۰
۳۲۷	خان آفتاب احمد خاں ڈاہا	۵۳۰
۳۲۸	خانبہادر میاں مشتاق احمد گورمانی ایم ایل اے	۵۳۸
//	پارلیمنٹری سیکرٹری رئیس مظفرگڑھ گورمانی	
۳۲۹	سردار غلام حسین خاں حیدرانی چیف آف	۶۱۱
//	سوری لُنڈ بلوچ ٹرائیب	

نمبر شمار	ان رؤسائے کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ	نمبر شمار	ان رؤسائے کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ
۲۳۲	رسالدار سردار دھرم سنگھ سرگیاشتی رئیس چوٹالہ	۳۶۳	۲۴۹	سردار محمد اولیا خاں جودھ رئیس پنڈی گھیب	۴۱۹
۲۳۳	سردار اجیت سنگھ رئیس چوٹالہ	۳۶۳	۲۵۰	لفٹیننٹ چودھری فتح خاں رئیس اعظم چکری	۴۳۹
۲۳۴	سردار سردار سنگھ رئیس چوٹالہ	۳۶۳	۲۵۱	آنریری لفٹیننٹ ملک محمد باز خاں رئیس اعظم ملال	۴۴۲
۲۳۵	مرزا علی اکبر خاں گکھڑ سرنگال رئیس سعید پور	۳۷۳	۲۵۲	سردار محمد علی خاں گھیبہ رئیس کوٹ	۴۵۰
۲۳۶	سردار نند سنگھ رئیس راولپنڈی	۳۹۵	۲۵۳	میجر سردار سر محمد نواز خاں ایم ایل اے	
۲۳۷	رائے بہادر سردار کرپال سنگھ رئیس راولپنڈی	۳۹۵	"	چیف آف کوٹ فتح خاں اسٹیٹس	۴۵۰
۲۳۸	رائے بہادر سردار سجان سنگھ رئیس راولپنڈی	۳۹۵	۲۵۴	قاضی علی قدر رئیس گونڈال	۴۵۶
۲۳۹	سردار سروت سنگھ رئیس راولپنڈی	۳۹۵	۲۵۵	خانبہادر محمد عبد الکریم خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۴۰	دی آنریبل سردار بہادر سردار موہن سنگھ چیف		۲۵۶	نوابزادہ خان محمد عبد المجید خاں مرحوم و مغفور رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
"	آف دی موہن سنگھ اسٹیٹس راولپنڈی	۳۹۵	۲۵۷	خانبہادر نواب محمد عبد الکریم خاں مرحوم سرکردہ خاندان عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۴۱	ٹکا گورسجن سنگھ	۳۹۵	۲۵۸	نوابزادہ خان محمد عبد الغفور خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۴۲	کنور جیت اندر سنگھ	۳۹۵	۲۵۹	نوابزادہ خان محمد عبد الغفور خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۴۳	کنور تیج اندر سنگھ	۳۹۵	۲۶۰	محمد کرمداد خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۴۴	خانبہادر کپتان نانخاں سردار بہادر او بی آئی ای		۲۶۱	خان محمد ولیداد خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
"	او ایم آنریری ای اے سی جاگیردار ڈیلدار	۴۰۴	۲۶۲	محمد عبد الرحمن خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
"	چیف آف دھنیال ٹرائیب		۲۶۳	خان بہادر سردار غلام قادر خاں	
۲۴۵	آنریری کپتان سردار بہادر رسالدار میجر بخشی جگت سنگھ		"	ایم ایل اے رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
"	سرگیاشتی رئیس کنتریلا	۴۰۸	۲۶۴	خانبہادر سردار غلام قادر خاں ایم ایل اے رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰
۲۴۶	آنریری کپتان سردار بہادر رسالدار میجر بخشی		۲۶۵	خان محمد حیات اللہ خاں	۴۶۰
"	جسونت سنگھ سرگیاشتی رئیس کنتریلا	۴۰۸	۲۶۶	خان محمد فضل الرحمن خاں	۴۶۰
۲۴۷	میجر بخشی ٹھاکر سنگھ رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ کنتریلا	۴۰۸	۲۶۷	خانبہادر خان محمد عبد اللہ خاں سی آئی ای	
۲۴۸	بخشی پرہلاد سنگھ اگزیکٹو آفیسر	۴۰۸	"	مرحوم و مغفور رئیس اعظم عیسیٰ خیل	۴۶۰

نمبر شمار	ان رؤسائے کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ	نمبر شمار	ان رؤسائے کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ
[illegible]	[illegible] خان محمد عطاء اللہ خاں پی سی ایس رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰	۳۰۰	مخدوم زادہ سید محمد عبد الجلیل شاہ گردیزی رئیس ملتان	۵۰۸
[illegible]	[illegible] اللہ خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰	۳۰۱	سید محمد ناصر الدین شاہ گردیزی مخدوم و مغفور رئیس ملتان	۵۰۸
[illegible]	[illegible] اللہ خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰	۳۰۲	سید محمد رمضان شاہ گردیزی رئیس ملتان	۵۰۸
[illegible]	[illegible] خانبہادر خان محمد سیف اللہ		۳۰۳	سید خورشید عباس شاہ گردیزی	۵۰۸
	[illegible] رئیس عیسیٰ خیل	۴۰۰	۳۰۴	سید رضا عباس شاہ گردیزی	۵۰۸
[illegible]	[illegible] محمد غلام رسول خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۰۰	۳۰۵	عاشق محمد خاں بادوزئی رئیس ملتان	۵۱۵
[illegible]	[illegible] اللہ خاں انسپکٹر پولیس	۴۰۰	۳۰۶	خان محمد عبد القادر خاں بادوزئی رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ ملتان	۵۱۵
		۴۶۰	۳۰۷	خان محمد خاں بادوزئی	۵۱۵
[illegible]	[illegible] خلیل اللہ خاں				
[illegible]	[illegible] محمد خاں رئیس عیسیٰ خیل	۴۶۰	۳۰۸	الحاج حضرت مخدوم شیخ محمد غوث المعروف	
[illegible]	[illegible] رئیس اعظم آنریری مجسٹریٹ و		"	خان بہادر مخدوم پیر سید محمد صدر الدین شاہ	۵۲۷
	[illegible] میونسپل کمیٹی میانوالی	۴۷۹	"	گیلانی رئیس اعظم ملتان	
[illegible]	[illegible] میانہ	۴۷۹	۳۰۹	مخدوم زادہ خانصاحب سید غلام مصطفےٰ شاہ گیلانی پی سی ایس	۵۲۷
[illegible]	[illegible] محمد سعادت علی خاں ایم ایل اے		۳۱۰	مخدوم زادہ حاجی سید محمد رضا شاہ گیلانی ایم ایل اے	۵۲۷
	[illegible] رئیس اعظم کمالیہ	۴۸۲	"	چیئرمین ڈسٹرکٹ بورڈ	
[illegible]	[illegible] میونسپل کمشنر کمالیہ	۴۸۳	۳۱۱	سید شوکت حسین شاہ گیلانی	۵۲۷
[illegible]	[illegible] میونسپل کمشنر کمالیہ	۴۸۳	۳۱۲	حاجی سید محمد ولایت حسین شاہ گیلانی ایم ایل اے	۵۲۷
[illegible]	[illegible] قریشی رئیس ملتان	۴۹۱	۳۱۳	سید علمدار حسین شاہ	۵۲۷
[illegible]	[illegible] مخدوم شیخ مرید حسین سجادہ نشین		۳۱۴	سید رحمت حسین شاہ	۵۲۷
	[illegible] ایل اے سیکرٹری رئیس اعظم ملتان	۴۹۱	۳۱۵	سید فیض العسکری شاہ	۵۲۷
[illegible]	[illegible] حسین قریشی رئیس ملتان	۴۹۱	۳۱۶	سید طفیل احمد شاہ	۵۲۷
[illegible]	[illegible] حسین قریشی ایم ایل اے رئیس اعظم ملتان	۴۹۱	۳۱۷	خان بہادر مخدوم سید راجن شاہ گیلانی	۵۲۷
[illegible]	[illegible] ہاشمی رئیس اعظم غوث پور قریشیاں	۵۰۲	"	مرحوم و مغفور رئیس ملتان	
[illegible]	[illegible] ہاشمی رئیس غوث پور قریشیاں	۵۰۲	۳۱۸	خان محمد کرم خاں ڈاہا مرحوم و مغفور رئیس اعظم خانیوال	۵۳۰
[illegible]	[illegible] احمد قریشی ہاشمی	۵۰۲	۳۱۹	خان گل محمد خاں ڈاہا	۵۳۰
[illegible]	[illegible] خاں خاکوانی رئیس ملتان	۵۰۳	۳۲۰	خان مرادت خاں ڈاہا مرحوم مغفور رئیس خانیوال	۵۳۰
[illegible]	[illegible] خاکوانی آنریری مجسٹریٹ رئیس ملتان	۵۰۳	۳۲۱	خانبہادر خان حاجی محمد فرید خاں ڈاہا	۵۳۰
[illegible]	[illegible] خاکوانی رئیس ملتان	۵۰۳	"	رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ خانیوال	
[illegible]	[illegible] خاکوانی رئیس ملتان	۵۰۳	۳۲۲	خان محمد ہیبت خاں ڈاہا ایم ایل اے رئیس خانیوال	۵۳۰
[illegible]	[illegible] خاکوانی	۵۰۳	۳۲۳	خان گل محمد خاں ڈاہا رئیس خانیوال	۵۳۰
[illegible]	[illegible] خاکوانی	۵۰۳	۳۲۴	خان حق نواز خاں ڈاہا	۵۳۰
[illegible]	[illegible] خاکوانی	۵۰۳	۳۲۵	کپتان خان عطا محمد خاں ڈاہا	۵۳۰
[illegible]	[illegible] خاکوانی	۵۰۳	۳۲۶	خان محمد نواز خاں ڈاہا	۵۳۰
[illegible]	[illegible] خاکوانی	۵۰۳	۳۲۷	خان آفتاب احمد خاں ڈاہا	۵۳۰
[illegible]	[illegible] سابق اسسٹنٹ پولیٹیکل		۳۲۸	خانبہادر میاں مشتاق احمد گورمانی ایم ایل اے	۵۴۸
	[illegible] ریاست بہاولپور	۵۰۸	"	پارلیمنٹری سیکرٹری رئیس مظفرگڑھ گورمانی	
[illegible]	[illegible] گردیزی رئیس ملتان	۵۰۸	۳۲۹	سردار غلام حسین خاں حیدرانی چیف آف	۶۱۱
[illegible]	[illegible] گردیزی مرحوم و مغفور رئیس ملتان	۵۰۸		سوری لُنڈ بلوچ ٹرائیب	

نمبر شمار	ان رؤسا کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ
۳۳۰	سردار محمد عظیم خاں چیف آف ٹیکنیکل ٹرانسپورٹ	۶۳۳
۳۳۱	شری راجہ آلا سنگھ جی مہاراج والیان ریاست پٹیالہ کے مورث اعلیٰ	۶۴۶
۳۳۲	راجۂ راجگان بہادر شری راجہ امر سنگھ جی مہاراج سرگباشی والئ ریاست پٹیالہ	۶۴۶
۳۳۳	راجۂ راجگان بہادر شری مہاراجہ صاحب سنگھ جی مہاراج مہندر بہادر سرگباشی والی ریاست پٹیالہ	۶۴۶
۳۳۴	مہاراجہ دھیراج راجیشور مہاراجۂ راجگان شری مہاراجہ کرم سنگھ جی مہاراج مہندر بہادر سرگباشی والی ریاست پٹیالہ	۶۴۶
۳۳۵	مہاراجہ دھیراج راجیشور مہاراجۂ راجگان شری مہاراجہ سر نریندر سنگھ جی مہاراج مہندر بہادر کے سی ایس آئی سرگباشی والئے ریاست پٹیالہ	۶۴۶
۳۳۶	مہاراجہ دھیراج راجیشور مہاراجۂ راجگان شری مہاراجہ سر مہندر سنگھ جی مہاراج مہندر بہادر جی سی ایس آئی سرگباشی والئ ریاست پٹیالہ	۶۴۶
۳۳۷	مہاراجہ دھیراج راجیشور مہاراجۂ راجگان شری مہاراجہ سر راجندر سنگھ جی مہاراج مہندر بہادر جی سی ایس آئی سرگباشی والئ ریاست پٹیالہ	۶۴۶
۳۳۸	لفٹیننٹ جنرل مہاراجہ دھیراج راجیشور مہاراجۂ راجگان شری مہاراجہ سر بھوپندر سنگھ جی مہاراج مہندر بہادر جی سی ایس آئی وغیرہ وغیرہ سرگباشی والئ ریاست پٹیالہ	۶۴۶
۳۳۹	ہز ہائی نس فرزندِ خاص دولتِ انگلشیہ منصور زماں امیر الامراء مہاراجہ دھیراج راجیشور مہاراجہ راجگان شری ۱۰۸ مہاراجہ یادوندر سنگھ جی مہاراج مہندر بہادر فرمانروائے گورنمنٹ پٹیالہ	۶۴۶
۳۴۰	شری راجہ جسونت سنگھ جی مہاراج ملوندر بہادر سرگباشی والئ ریاست نابھہ	۶۷۹
۳۴۱	شری راجہ دیوندر سنگھ جی مہاراج ملوندر بہادر سرگباشی والی ریاست نابھہ	۶۷۹
۳۴۲	شری راجہ بھرپور سنگھ جی مہاراج ملوندر بہادر سرگباشی والئ ریاست نابھہ	۶۷۹
۳۴۳	شری راجہ بھگوان سنگھ جی مہاراج ملوندر بہادر سرگباشی والی ریاست نابھہ	۶۷۹
۳۴۴	کرنل شری مہاراجہ سر ہیرا سنگھ جی مہاراج ملوندر بہادر جی سی ایس آئی جی سی آئی ای سرگباشی والئ ریاست نابھہ	۶۷۹
۳۴۵	ہز ہائی نس شری مہاراجہ ریپودمن سنگھ جی مہاراج ملوندر بہادر والئے ریاست نابھہ	۶۷۹
۳۴۶	ہز ہائی نس شری مہاراجہ پرتاپ سنگھ جی مہاراج ملوندر بہادر فرمانروائے ریاست نابھہ	۶۷۹
۳۴۷	شری نواب جسا سنگھ جی مہاراج سرگباشی والیانِ ریاستِ کپورتھلہ کے مورثِ اعلیٰ	۶۸۷
۳۴۸	راجۂ راجگان شری راجہ فتح سنگھ جی مہاراج سرگباشی والئے ریاستِ کپورتھلہ	۶۸۷
۳۴۹	راجۂ راجگان شری راجہ رندھیر سنگھ جی مہاراج جی سی ایس آئی سرگباشی والئے ریاستِ کپورتھلہ	۶۸۷
۳۵۰	راجۂ راجگان شری راجہ کھڑک سنگھ جی مہاراج سرگباشی والئے ریاست کپورتھلہ	۶۸۷

نمبر شمار	ان رؤسا کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ
۳۵۱	کرنل ہز ہائی نس فرزندِ دلبند راسخ الاعتقاد دولتِ انگلشیہ راجۂ راجگان شری مہاراجہ سر جگت جیت سنگھ صاحب بہادر جی سی ایس آئی جی سی آئی ای جی بی ای فرمانروائے ریاست کپورتھلہ	۶۸۷
۳۵۲	ٹکا راجہ شری پرمجیت سنگھ صاحب بہادر آف کپورتھلہ	۶۸۷
۳۵۳	میجر مہاراجکمار امرجیت سنگھ صاحب بہادر ایم اے (آکسن) سی آئی ای آئی اے آر جی و ہاؤس ہولڈ منسٹر ٹو ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر	۶۸۷
۳۵۴	میجر مہاراجکمار جیت سنگھ صاحب بہادر بی اے (کیمبرج) کمپنڈنٹ پرمجیت انفنٹری کپورتھلہ	۶۸۷
۳۵۵	راجکمار سکھجیت سنگھ صاحب بہادر آف کپورتھلہ	۶۸۷
۳۵۶	شری راجہ کیشب سین صاحب بہادر سرگباشی والئ ریاست منڈی	۷۰۵
۳۵۷	شری راجہ چتر سین صاحب بہادر سرگباشی والئ ریاست منڈی	۷۰۵
۳۵۸	شری راجہ ہری سین صاحب بہادر سرگباشی والی ریاست منڈی	۷۰۵
۳۵۹	شری راجہ سورج سین صاحب بہادر سرگباشی والی ریاست منڈی	۷۰۵
۳۶۰	شری راجہ شیام سین صاحب بہادر سرگباشی والی ریاست منڈی	۷۰۵
۳۶۱	شری راجہ گور سین صاحب بہادر سرگباشی والی ریاست منڈی	۷۰۵
۳۶۲	شری راجہ سدھ سین صاحب بہادر سرگباشی والئ ریاست منڈی	۷۰۵
۳۶۳	شری راجہ شب جوالا سین صاحب بہادر سرگباشی والئ ریاست منڈی	۷۰۵
۳۶۴	شری راجہ شمشیر سین صاحب بہادر سرگباشی والئ ریاست منڈی	۷۰۵
۳۶۵	شری راجہ سربا سین صاحب بہادر سرگباشی والی ریاست منڈی	۷۰۵
۳۶۶	شری راجہ ایشری سین صاحب بہادر سرگباشی والئ ریاست منڈی	۷۰۵
۳۶۷	شری راجہ ظالم سین صاحب بہادر سرگباشی والی ریاست منڈی	۷۰۵
۳۶۸	شری راجہ بلبیر سین صاحب بہادر سرگباشی والی ریاست منڈی	۷۰۵
۳۶۹	شری راجہ بجے سین صاحب بہادر سرگباشی والی ریاست منڈی	۷۰۵

نمبر شمار	ان رؤسا کے اسمائے گرامی جنکی تصاویر درج ہیں	صفحہ
۳۷۰	ہز ہائی نس راجہ بھوانی سین صاحب بہادر سرگباشی جنیدربنسی والی ریاست منڈی	۷۰۵
۳۷۱	میجر ہز ہائی نس شری راجہ سر جگیندر سین صاحب بہادر جنیدربنسی کے سی ایس آئی فرمانروائے ریاست منڈی	۷۰۵
۳۷۲	ہز ہائی نس راجہ شمشیر پرکاش صاحب بہادر سرگباشی والئے ریاست سرمور (ناہن)	۷۱۸
۳۷۳	ہز ہائی نس راجہ سر سریندر بکرام پرکاش صاحب بہادر سرگباشی کے سی ایس آئی والی ریاست سرمور (ناہن)	۷۱۸
۳۷۴	لفٹیننٹ کرنل ہز ہائینس شری مہاراجہ سر امر پرکاش صاحب بہادر کے سی ایس آئی - کے سی آئی ای سرگباشی والی ریاست سرمور ناہن	۷۱۸
۳۷۵	ہز ہائینس شری مہاراجہ راجندر پرکاش صاحب بہادر فرمانروائے ریاست سرمور ناہن	۷۱۸
۳۷۶	شری راجہ جگیندر سنگھ صاحب بہادر فرمانروائے ریاست ہندور (نالہ گڑھ)	۷۵۷
۳۷۷	شری راجہ ہمیندر سین صاحب بہادر سی آئی ای فرمانروائے ریاست کیونتھل	۷۶۳
۳۷۸	ہز ہائینس راجہ وزیر سنگھ صاحب بہادر سرگباشی والی ریاست فرید کوٹ	۷۷۴
۳۷۹	ہز ہائینس راجہ بکرام سنگھ صاحب بہادر سرگباشی والی ریاست فرید کوٹ	۷۷۴
۳۸۰	ہز ہائینس راجہ بلبیر سنگھ صاحب بہادر سرگباشی والی ریاست فرید کوٹ	۷۷۴
۳۸۱	میجر شری مہاراجہ برجندر سنگھ صاحب بہادر سرگباشی والی ریاست فرید کوٹ	۷۷۴

نمبر شمار	ان رؤسا کے اسمائے گرامی جن کی تصاویر درج ہیں	صفحہ
۳۸۲	لفٹننٹ ہز ہائینس فرزند سعادت نشان حضرت قیصر ہند شری راجہ سر اندر سنگھ صاحب برار بنس بہادر فرمانروائے ریاست فرید کوٹ	۷۷۴
۳۸۳	شری کنور منجیت اندر سنگھ صاحب بہادر آف فرید کوٹ	۷۷۴
۳۸۴	شری کنور گجیندر سنگھ صاحب بہادر سرگباشی آف فرید کوٹ	۷۷۴
۳۸۵	شری کنور رشب اندر سنگھ صاحب بہادر سرگباشی	۷۷۴
۳۸۶	ہز ہائینس راجہ سر بھوری سنگھ صاحب بہادر کے سی ایس آئی سی آئی ای سرگباشی والی ریاست چمبہ	۷۸۰
۳۸۷	شری راجہ رام سنگھ صاحب بہادر سرگباشی والی ریاست چمبہ	۷۸۰
۳۸۸	ہز ہائی نس شری راجہ لکشمن سین صاحب بہادر فرمانروائے ریاست سکیت	۷۸۵
۳۸۹	شری راجہ دی شیر سنگھ صاحب بہادر فرمانروائے ریاست کلسیہ	۷۸۹
۳۹۰	شری راجہ دھیان سنگھ صاحب بہادر سرگباشی والی ریاست بھاگل (آرکی)	۸۱۰
۳۹۱	شری راجہ بکرام سنگھ صاحب بہادر والی ریاست بھاگل (ارکی)	۸۱۰
۳۹۲	شری راجہ رانا سر بھگت چندر صاحب بہادر کے سی ایس آئی فرمانروائے ریاست جبل	۸۱۳
۳۹۳	شری ٹھاکر دھرم سنگھ صاحب بہادر فرمانروائے ریاست دھادی کلا	۸۱۹
۳۹۴	شری رانا ودھیا دھر سنگھ صاحب بہادر فرمانروائے ریاست کمہار سین	۸۲۴
۳۹۵	شری ٹھاکر دلیپ چند صاحب بہادر سرگباشی والی ریاست میلوگ	۸۲۹
۳۹۶	شری رانا رگھوناتھ چند صاحب بہادر سرگباشی والی ریاست میلوگ	۸۲۹
۳۹۷	شری ٹھاکر نرندر چند صاحب بہادر فرمانروائے ریاست میلوگ	۸۲۹
۳۹۸	شری رانا دلیپ سنگھ صاحب بہادر فرمانروائے ریاست دھامی	۸۳۵
۳۹۹	شری ٹھاکر ہردیو سنگھ صاحب بہادر فرمانروائے ریاست کنیہار	۸۳۸

ضلع گورداسپور

راجہ سنت سنگھ رئیس اخروٹہ

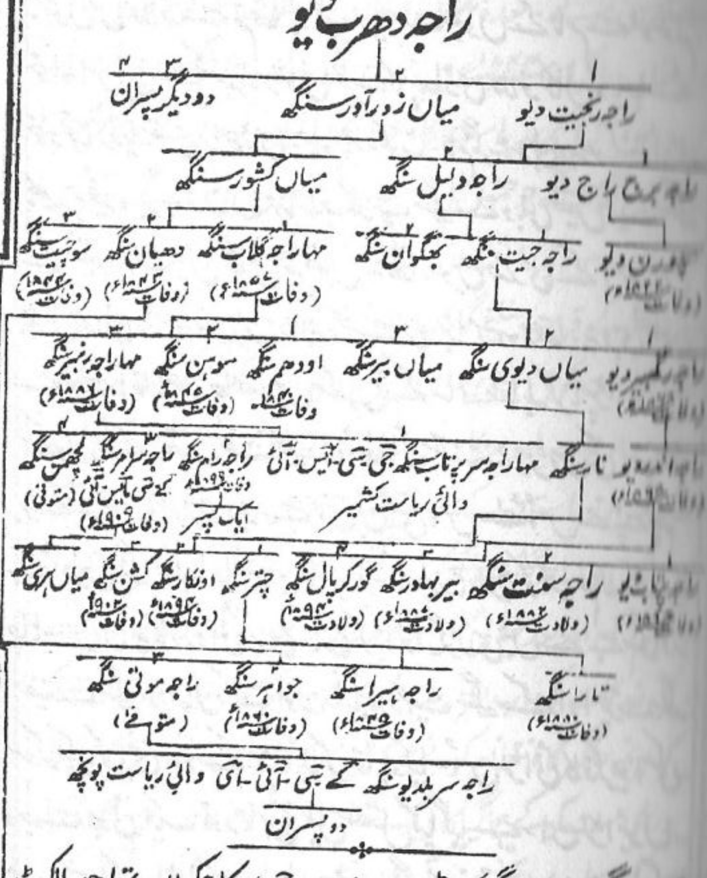

جیت سنگھ سنت سنگھ کا پڑدادا ریاست جموں کا حکمران تھا جو سیالکوٹ

کے شمال میں ہے اور جو موجودہ مہاراجہ پرتاب سنگھ والیٔ کشمیر کی جو راجہ سنت سنگھ کے ہی خاندان کی چھوٹی شاخ سے ہیں ریاست کی ایک جزو تھی جموں وال راجپوت دریائے راوی کے مغربی پہاڑی علاقوں میں کئی صدی سے آباد ہیں اور اُن کا دعوے ہے کہ سنِ عیسوی کے شروع ہونے سے پہلے یہاں آکر آباد ہوئے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مہاراجہ مان والیٔ چتوڑ کے بیٹے برج دھر نے اصل میں یہ بستی بسائی تھی۔ سابق علاقہ جموں اس علاقہ سے کم تھا جو اب ریاست جموں کے نام سے موسوم ہے خواہ اس میں سے کشمیر اور شمال مغرب کا پہاڑی علاقہ نکال دیا جائے خودمختار ریاستیں راجوڑی۔ جسوٹہ۔ مانکوٹ۔ رام نگر۔ بسوہلی۔ بدھو۔ کشتوار۔ نارہ بھمبر وغیرہ جو بعد ازاں مہاراجہ گلاب سنگھ نے دبالی تھیں جیت سنگھ کے مقبوضات میں شامل نہ تھیں۔ اٹھارھویں صدی کے اخیر میں جموں وال راجپوتوں میں راجہ رنجیت دیو بڑا مشہور تھا۔ یہ وہی شخص ہے جسے آغاز عہد خالصہ میں سکھوں کے ساتھ مقابلہ کرنا پڑا۔ اور جس نے سکھوں کے ہاتھوں سخت تکلیف اُٹھائی۔ سنہ ۱۷۷۴ء میں اس کی اپنے بڑے بیٹے برج راج دیو سے اَن بَن تھی اس لئے اُس نے اپنے چھوٹے بیٹے دلیل سنگھ کو اپنا جانشین نامزد کر کے برج راج کو محروم الارث کرنا چاہا۔ اس کی یہ کارروائی برج راج کو ناگوار گزری جس نے جے سنگھ اور حقیقت سنگھ سرداران کنھیا اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دادا چڑت سنگھ سوکرچکیہ کو اپنی مدد کے لئے بُلا کر مقابلہ کیا۔ اُس لڑائی کا ذکر جو اسکی وجہ سے ہوئی ایک اور تاریخ* میں مفصّل کیا گیا ہے۔ ان لڑائیوں میں سے ایک لڑائی میں سردار چڑت سنگھ اپنی توڑے دار بندوق کے

* تاریخ خاندان کنہیا

پھٹ جانے سے ہلاک ہوا۔ حقیقت سنگھ نے جموں وال راجپوتوں کو آخرکار دبا کر کے اُن سے ۲۰۰۰۰ روپیہ سالانہ خراج لیا۔ راجہ برج راج سیالکوٹ کے قریب سنہ ۱۷۹۸ء کی لڑائی میں جو سرداران بھنگی اور کنھیا کے درمیان ہوئی مارا گیا۔ اور اس کی جگہ اس کے چھوٹے بھائی دلیل سنگھ کا لڑکا جیت سنگھ جانشین ہوا۔ اور جس کو سنہ ۱۸۱۶ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے معزول کر دیا۔ وہ اور اس کے بچے سرکار انگریزی کے علاقے میں پناہ گزین ہوئے۔ بعدہٗ جموں کا علاقہ راجہ گلاب سنگھ کو جو چھوٹی شاخ میں تھا دیدیا گیا۔ سنہ ۱۸۴۴ء میں جیت سنگھ کے بیٹے رگھبیر دیو نے پنجاب میں واپس آکر اپنی ریاست کا دعوے کیا لیکن یہ دعوے بے موقع تھا۔ کیونکہ راجہ گلاب سنگھ جو جموں وال راجپوتوں کی چھوٹی شاخ کا بزرگ تھا اُس وقت لاہور میں پورا اقتدار رکھتا تھا۔ اور رگھبیر دیو کو مجبوراً اخروٹہ کی جو دینا نگر کے قریب ضلع گورداسپور میں ہے ۱۲۰۰۰ کی مالیت کی جاگیر پر ہی قناعت کرنی پڑی جہاں اس کی اولاد اب تک سکونت پذیر ہے۔ یہ جاگیر سوار اور پیادہ سرکار میں دینے کی شرط پر دی گئی تھی۔ کشمیر اور اُسکی تمام باجگزار ریاستوں کے حقوق سنہ ۱۸۴۶ء میں سرکار انگریزی کے عہدنامے کے مطابق مہاراجہ گلاب سنگھ کو مل گئے۔ راجہ رگھبیر دیو کی جاگیر سرکار انگریزی نے تسلیم کر لی اور بعد منہائی اُن مشروط فوجی آدمیوں کے اخراجات کے جن کی خدمات کی اب ضرورت نہ رہی تھی واگزار کر دی۔ بعد ازاں چونکہ اس کو اپنی جاگیر کا انتظام کرنے میں مشکل پیش آئی اس لئے اس نے سنہ ۱۸۵۲ء میں درخواست کر کے جاگیر کا ایک حصہ مالیتی ۳،۴۲ روپیہ چھوڑ دیا اور اس کی بجائے اتنی ہی رقم بطور پنشن لے لی۔ باقی ماندہ جاگیر کی

مالیت ۷۶۹ روپیہ سالانہ رہ گئی - یہ پنشن اور جاگیر بروے احکام ۱۸۶۷ء اُس کے ورثائے نرینہ کے لئے علے الدوام کردی گئی - اگلے ہی سال یعنی ۱۸۶۸ء میں وہ فوت ہوگیا اور اس کی جگہ اس کا اکلوتا بیٹا اندر دیو جانشین ہوا +

راجہ اندر دیو ضلع گورداسپور کے درباریوں میں سب سے پہلا درباری تھا - ایک زمانہ میں یہ بہت زیر بار ہوگیا - جس پر گورنمنٹ کو قرضہ دینا پڑا - یہ دینانگر کی میونسپل کمیٹی کا پریزیڈنٹ تھا اور اس کی خدمات کے صلے میں گورنمنٹ عالیہ نے ایک سند اور خلعت عطا فرمایا - اس کا انتقال ۱۸۹۵ء میں ہوا اور اس کی جگہ اس کا بیٹا ٹکا پرتاب دیو جانشین ہوا جو اُس وقت ایچیسن کالج میں پڑھتا تھا - پرتاب دیو ۱۸۹۸ء میں جبکہ اُس کی شادی بھی نہ ہوئی تھی فوت ہوگیا اور اُس کا بھائی سنت سنگھ موجودہ راجہ جس نے ایچیسن کالج ہی میں تعلیم پائی ہے خاندان کا بزرگ ہوا اور ۱۹۰۴ء میں گورنمنٹ عالیہ نے اس کا آبائی خطاب راجہ اس کو عطا فرمایا اور ۱۹۰۵ء میں اسے ضلع ہذا میں آنریری مجسٹریٹ اور سول جج مقرر کیا - یہ پراونشل درباری ہے اور عہدۂ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کا منظور شدہ امیدوار ہے - اس کا چھوٹا بھائی گورکرپال سنگھ گورنمنٹ سکول گورداسپور میں تعلیم پاتا ہے +

سردار میہاں سنگھ بھاگووالیہ

The Late Sardar Mihan Singh Bhagowalia.

سردار رچھپال سنگھ بھاگو والیہ

The late Sardar Richhpal Singh Bhagowalia

جنرل سردار گلاب سنگھ بھاگو والیہ

The Late General Sardar Gulab Singh Bhagowalia.

کپتان سردار گوربچن سنگھ بھاگووالیہ

Captain Sardar Gurbachan Singh Bhagowalia.

کپتان سردار گوپال سنگھ بھاگووالیہ او.بی.ای رئیس اعظم گورداسپور

Captain Sardar Gopal Singh Bhagowalia O.B.E., of Gurdaspur.

ایسا تھا کہ اس کے سب سے زیادہ جاں نثار متوسلوں کو بھی بعض وقت شبہ ہو جاتا تھا کہ یہ درحقیقت کس کی طرفداری کرتا ہے۔ لیکن اگرچہ راجہ ہر ایک آفتِ ناگہانی کے لئے بھی تیار تھا تو بھی اُس کی پالیسی مستحکم تھی۔ یہ لاہور سے جموں اس غرض سے چلا گیا تھا کہ اس کی عدم موجودگی میں شہزادہ شیر سنگھ تخت کے حاصل کرنے کی کوشش کرے اس کی یہ خواہش تھی کہ شہزادہ کامیاب ہو جائے اور لاہور سے اس لئے چلا گیا تھا کہ اگر شہزادہ ناکامیاب رہا تو یہ واپس آکر صُلح کرا دے گا اور اگر یہاں رہ کر علانیہ شہزادہ کے ساتھ جا ملا تو چاند کور کا وزیر ہونے کی حیثیت سے یہ بھی نازیبا ہوگا اور اگر بالفرض شیر سنگھ تخت کے حاصل کرنے کی کوشش میں بُزدلی اور کم حوصلگی ظاہر کرتا تو بھی دھیان سنگھ کی لاہور سے عدم موجودگی اُس کے حق میں نہایت فایدہ مند تھی کیونکہ رانی چاند کور کے کمزور ارکانِ سلطنت کو قطعی طور پر ثابت ہو جاتا کہ اس کی امداد ان کے قیام کے لئے نہایت ضروری ہے اور اسی وجہ سے اُسکو پورے اختیارات دیکر واپس بُلایا جاتا اور یہ شیر سنگھ کو اس لئے کہ اب اس سے اِسکے ذاتی اغراض پُورے نہیں ہوتے اُکھاڑ پھینکتا۔ فوج بھی راجہ دھیان سنگھ پر بھروسہ کرتی تھی اور جانتی تھی کہ بغیر اس کی مدد کے شیر سنگھ کو کبھی حکومت کرنے کی اُمید نہیں ہو سکتی مگر شیر سنگھ کی ہر معاملے میں جلدی کرنے کی وجہ سے یہ خیال تقریباً غلط ثابت ہوا۔ شہزادہ دھیان سنگھ سے خوب واقف تھا اور خایف رہتا تھا اور اس پر بھروسہ بھی نہ کرتا تھا اور اسے یہ اُمید تھی کہ بغیر راجہ کی مدد کے یہ سلطنت حاصل کر لیگا۔ یہی وجہ تھی کہ اُس نے جونہی فوج اُس کی طرف آکر ملی فوراً قلعہ پر حملہ کر دیا جس کا راجہ دھیان سنگھ کو جموں میں اور راجہ گلاب سنگھ کو قلعے میں وہم و گمان تک بھی نہ تھا۔ دونو

(دھیان سنگھ و گلاب سنگھ) جانتے تھے کہ اگر شہزادہ ان کی مدد کے بغیر فتحیاب ہو گیا تو ان کا اثر جاتا رہے گا اور اسی وجہ سے گلاب سنگھ اپنے بھائی کے اسلئے تک چند روز کے لئے لڑائی بند رہنے کی کوشش کرتا تھا اور جب اسے معلوم ہوا کہ یہ کوشش بھی رائگاں گئی تو اس نے ارادہ کر لیا کہ اخیر تک قلعہ کو بچائے۔ وہ (راجہ گلاب سنگھ) خطرے کے وقت شیر کی مانند بہادر بن جاتا تھا اگرچہ یہ ہمیشہ جنگ پر سازش کو ترجیح دیتا تھا لیکن جب اس قسم کی سازش کارگر نہ ہوتی تھی تو پھر اس سے زیادہ فنِ سپاہ گری کا ماہر بہادر اور جنگجو کوئی بھی نہ ہوتا تھا اور اس لئے اُس نے یہ سوچ لیا تھا کہ بغیر لڑائی کے قلعہ کو چھوڑ دینا سخت بدنامی ہے۔ ایک وجہ اَور بھی تھی جس نے اسے قلعہ کے بچانے پر آمادہ کیا اور وہ یہ تھی کہ قلعے میں اُس وقت بے شمار دولت موجود تھی جس کا بہت بڑا حصّہ یعنی زرِ نقد اور جواہرات[1] یہ اپنے ساتھ جموں لے گیا مگر برخلاف اس کے گلاب سنگھ کی پالیسی اُس کی بہادری اور اُس کا لالچ کچھ رانی چاند کور کے واسطے نہ تھا بلکہ قلعہ راجہ دھیان سنگھ

[1] یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب شیر سنگھ قلعے میں داخل ہوا تو گلاب سنگھ نے اس کی خدمت میں کوہ نور ہیرا یہ کہہ کر پیش کیا کہ یہ اس نے بچا رکھا ہے مگر یہ بیان درست نہیں ہے اور یوں ہے کہ جب مہاراجہ شیر سنگھ قلعے میں پہنچ گیا اور اُس مشہور ہیرے کو نہ پا کر بہت ناراض ہوا اور اسے اور اسکے وزرا دونو کو یقین کامل ہو گیا کہ یہ ہیرا گلاب سنگھ لے گیا ہے اور اس میں شک بھی نہیں کہ اگر اُسے (گلاب سنگھ) کو موقع ملتا تو وہ اُسے ضرور لے جاتا مگر تقریباً ۱۴ دن کے بعد مصر بیلی رام نے یہ سُراغ لگایا کہ ہیرا مذکور رانی چاند کور نے اپنے آبائی گاؤں فتح گڑھ میں جہاں اُس نے اَور بہت سے بیش بہا جواہرات بھیجے تھے بھیج دیا ہے ۔

کے واسطے بچایا جاتا تھا۔ اس امر سے بھی بخوبی ظاہر ہے کہ راجہ ہیرا سنگھ قلعے میں موجود تھا اور قلعے کے بچانے والوں میں سے سب سے زیادہ قابل آدمی سلطان محمد خاں بارک زئی تھا جو راجہ دھیان سنگھ کا جاں نثار نوکر تھا ؛

رانی چاند کور کے متعلق کچھ تھوڑا سا ذکر کرنا اور باقی ہے اور وہ یہ کہ راجہ گلاب سنگھ نے اسے اور رانی صاحب کور دونو کو اپنے ساتھ جموں لے جانے کا قصد کیا مگر شیر سنگھ نے اس بات کی اجازت نہ دی کیونکہ وہ بنائے مخاصمت کو اپنے دشمن کے ہاتھوں میں دینا پسند نہ کرتا تھا اور چاند کور کو یہ حکم ہوا کہ وہ ثمن برج چھوڑ کر اپنے شہر والے مکان میں چلی جائے۔ یہاں آکر اس نے سرداروں اور فوج کے ساتھ سازش شروع کی۔ سردار اجیت سنگھ سندھانوالیہ کو اس نے گورنر جنرل بالقابہ کی خدمت میں اس غرض سے کلکتہ بھیجا کہ وہ اسکی طرف سے عرض معروض کرے اور اس کے کارندے تمام علاقہ میں جا بجا بڑی سرگرمی سے اپنے فرایض انجام دے رہے تھے۔ ماہ اکتوبر ۱۸۴۱ء میں سردار عطر سنگھ اس کے بلانے پر تھانیسر سے چل کر فیروزپور آیا اور یہاں اس انتظار میں رہا کہ جب کوئی حسب منشاء موقع ہاتھ آئے تو پنجاب میں داخل ہو جائے اس وقت تقریباً ۱۲۰۰۰ فوج اور کچھ زبردست سردار مائی کے طرفدار ہو گئے تھے اور وہ اس لئے کہ شیر سنگھ کچھ تو فوج کی طرف سے لاپرواہ ہو گیا تھا اور کچھ بوجہ اپنی ناقابلیتی کے فوج کی ضروریات مہیا نہ کر سکا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مائی کا رسوخ بڑھتا گیا اور اپریل ۱۸۴۲ء میں تمام فوج عام طور پر اس (مائی) کا دم بھرنے لگی ؛

مہاراجہ شیر سنگھ کو اب معلوم ہوا کہ جب تک یہ اولوالعزم اور چالباز عورت زندہ ہے اس کو اطمینان نہ ملے گا اس لئے اس نے اس کے نیست و نابود کرنے کا ارادہ کیا۔ راجہ دھیان سنگھ بھی ویسا ہی رانی کی موت کا خواہشمند

[illegible] اس میں شک نہیں کہ یہ (رانی) اس گروہ کی سرغنہ تھی جو راجہ دھیان سنگھ کی حمایت میں تھا اور جو یہ چاہتا تھا کہ اگر شیر سنگھ اس سے علیحدگی اختیار کرے [illegible] سے سخت مصیبت کا سامنا کرنے کو تیار ہیں مگر شیر سنگھ کو یہ ناممکن الوقوع [illegible] تھا اور اس لئے اس نے مصمم ارادہ کر لیا کہ خواہ وہ اپنے اس وزیر [illegible] اتنا ہی متنفر کیوں نہ ہو مگر بغیر اس کے وہ سلطنت کے کاروبار چلانے کے ناقابل ہے۔ اور اس لئے وہ رانی کی موت پر متفق ہو گیا کہ جس (کی [illegible]) کے بعد اس کو یقین تھا کہ وہ سندھانوالیوں کے خطرے سے جن سے اس کو نفرت تھی محفوظ ہو جائے گا ؛

شروع ماہ جون ۱۸۴۲ء میں شیر سنگھ نے بہت سے سرداروں اور ایک بڑی فوج کے ساتھ وزیرآباد کی جانب کوچ کیا اور راجہ دھیان سنگھ کو [illegible] ہی چھوڑ گیا۔ چاند کور کو پھر قلعہ میں واپس جا کر اپنے محلات میں [illegible] کا حکم ہوا جس کا منتظم میہاں سنگھ تھا۔ ۱۲ جون کو اسکی خواصوں نے [illegible] راجہ دھیان سنگھ اور میہاں سنگھ سے ملی ہوئی تھیں اس کو اس طرح مار [illegible] کا ارادہ کیا کہ شربت میں زہر ملا کر اس کو دیا۔ رانی نے اس کو چکھ کر [illegible] دیا۔ اس پر خواصوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ان کا بھید ہی نہ کھل جائے اس لئے پتھر لیکر اس پر پل پڑیں اور اس کا سر کچل دیا اور یہ سمجھ کر کہ مر گئی [illegible] اسکو چھوڑ گئیں۔ راجہ دھیان سنگھ اپنے اس شکار کے پاس فوراً پہنچ گیا اور اسکے زخموں کی مرہم پٹی کرائی۔ فقیر نورالدین نے پہلے یہ خیال کیا تھا کہ اسکے [illegible] کی کچھ امید ہے مگر چونکہ وہ ہوش میں نہ آسکی اس لئے دو دن کے اندر مر گئی [illegible] کو پابہ زنجیر کر دیا گیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ جب ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دینے کی دھمکی دی گئی تو انہوں نے علانیہ طور پر دھیان سنگھ پر الزام لگایا

کہ اسکی سازش سے یہ قتل ہوا ہے کیونکہ اس نے اس قتل پر بہت سے انعامات دینے کا وعدہ کیا تھا۔ یہ معلوم نہیں کہ اُن کا کیا انجام ہوا لیکن خیال ہے کہ وہ راجہ کے حُکم سے قتل کر دی گئیں +

رانی چاند کور کے بھائی چنداسنگھ کے قبضے میں جاگیراتِ کنھیا شیر سنگھ کی تخت نشینی تک رہیں۔ اس علاقے کو نونہال سنگھ نے بڑی ترقی دی اور اپنا بہت سا خزانہ فتح گڑھ میں بھیج دیا جس پر مع اُس خزانہ کے جو چاند کور نے وہاں جمع کیا تھا فروری ۱۸۴۱ء میں شیر سنگھ نے قبضہ کر لیا۔ کیسر سنگھ اور اُس کی والدہ کو لاہور میں پکڑ لائے تھے اور صرف چاند کور کی سفارش پر جس کے ساتھ اُس زمانے میں شیر سنگھ کو شادی کرنے کی اُمید تھی رہا کئے گئے۔ ۶۰۰۰ روپیہ کی مالیت کی جاگیر چنداسنگھ کے نام کی گئی جن میں سے ۴۵۰۰ کی جاگیر رانی کے قتل کے بعد ضبط کی گئی جس کا بڑا حصہ جموں کے قریب راجہ گلاب سنگھ کے قبضہ میں آگیا +

مگر اس خاندان کی بدنصیبی کا ابھی خاتمہ نہ ہوا تھا جب کہ ہیرا سنگھ کو اقتدار حاصل ہوا تو اُس نے چنداسنگھ کی باقی ماندہ جاگیر بھی ضبط کر لی اور وجہ یہ بیان کی گئی کہ چنداسنگھ نے راجہ دھیان سنگھ کی موت کی خبر سُنکر اپنے گھر میں روشنی کی تھی۔ یہ وجہ ٹھیک ہو یا غلط۔ اس میں کلام نہیں کہ راجہ (دھیان سنگھ) کے مرنے پر چنداسنگھ کو بڑی خوشی ہوئی تھی +

جب سردار جواہر سنگھ وزیر ہوا تو اُس نے ۳۰۶۰ روپیہ کی مالیت کی جاگیر تلونڈی اور کوٹلی میں جس کو کیسر سنگھ اپنی وفات یعنے ۱۸۷۰ء تک لیتا رہا خاندان کے نام بحال کر دی۔ کیسر سنگھ کا بھتیجا سروپ سنگھ اب خاندان کا بزرگ ہے۔ سروپ سنگھ کا بیٹا گلاب سنگھ پلٹن (پنجاب انفنٹری)

[illegible] میں جمعدار ہو گیا تھا مگر بوجہ خرابیٔ صحت اس نے مجبوراً استعفا [illegible] اب خاندانی جایداد گھٹ کر بہت تھوڑی رہ گئی ہے۔ سروپ سنگھ کو [illegible] روپیہ تحصیل بٹالہ میں تھوڑی سی زمین ملی ہوئی ہے جہاں اُس قلعے کے کھنڈرات جو اس کے بزرگوں نے بنایا تھا ابھی تک موجود ہیں۔ اسکے [illegible] تحصیل اجنالہ کے چند مواضعات کی معافی بھی ہے اور بقدر ۶۲۲ روپیہ [illegible] کی مالیت کی نقد جاگیر ہے اور موضع سنگل پور تحصیل اجنالہ میں جہاں یہ خود رہتا ہے تقریباً ۳۰۰ بیگھے اراضی اسکے قبضے میں ہے +

بھگوان سنگھ پنجھتہ

دُلچا سنگھ

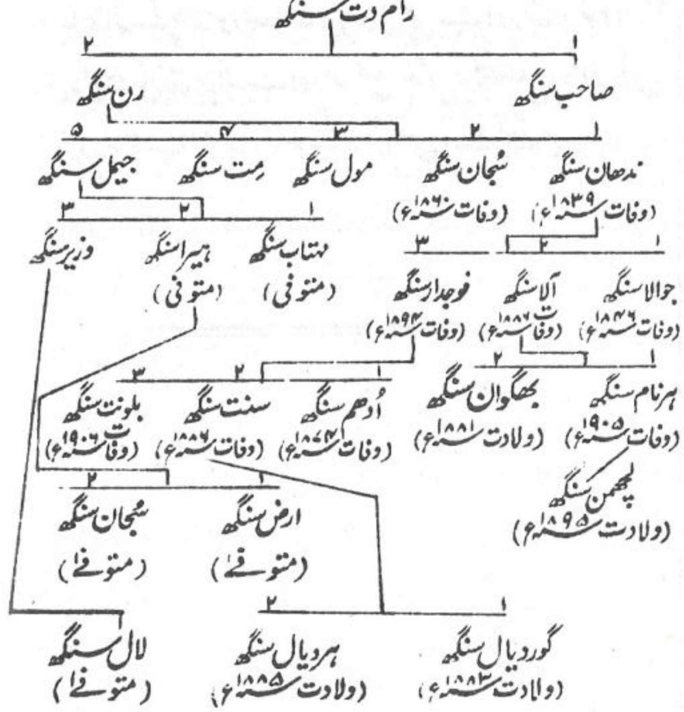

خاندان پنجھتہ جس کی ابتدا توار راجپوت سے ہے راجہ دلیپ یا دہلو کی اولاد سے بتاتے ہیں جو دانا اور انصاف پسند تھا۔ اس راجہ نے سکندر اعظم سے پہلے ہندوستان پرورش کی یا بکرماجیت کے مالوہ کے تخت پر بیٹھنے سے پہلے شہر دہلی بسایا اور اُس پر حکمرانی کی[1]۔ اورنگ زیب کے عہد حکومت میں رلے

[1] اندرپرست جس کی بابت خیال کیا جاتا ہے کہ موجودہ شہر دہلی کی جگہ تھا پانڈو (دیکھو صفحہ ۵۶)

بھگوان سنگھ کا ایک مورث اعلےٰ نقل مکان کر کے پنجاب میں آگیا اور پاما پہڑا ضلع جہلم میں آباد ہو گیا جہاں تقریباً ۱۵ سال تک سکونت پذیر رہا اور پھر امرتسر چلا گیا جہاں اس کے بیٹے رائے تھن وڈّا نے ایک موضع آباد کیا جو اب تک اُس کے نام سے مشہور ہے ؂

اس خاندان میں سب سے پہلے دُلچا سنگھ سکھ ہوا اور راجہ رنجیت دیو والئے جموں کی ملازمت میں داخل ہوا جس نے اُسے ایک جاگیر دی اور کچھ فوج کے ساتھ سرحد کی حفاظت کے لئے تعینات کیا جہاں یہ سکھوں کے ساتھ ایک لڑائی میں مارا گیا۔ اس کا بیٹا رام دت سنگھ سردار میہاں سنگھ کے ماتحت سوکر چکیہ رسالہ میں شامل ہوا جس نے اس کے ماتحت ۲۰۰ سوار مقرر کر دئے۔ یہ رامنگر کے قریب منچر کی لڑائی میں اُس وقت مارا گیا جبکہ میہاں سنگھ کو چٹھوں کے ماتحتی غلام محمد خاں شکست دی۔ رام دت سنگھ کا بڑا بیٹا صاحب سنگھ چند سال بعد اسی قوم چٹھہ کے ساتھ لڑتا ہوا مارا گیا۔ (اس کا بھائی) رام سنگھ ۱۷۹۸ء میں رنجیت سنگھ کے ساتھ شامل ہوا جس نے اس کو ضلع سیالکوٹ میں جاگیر چٹروال عطا کی۔ ۱۸۰۷ء میں جب نراین گڑھ لڑائی ہوئی تو رام سنگھ ان میں سے تھا جو سب سے آگے تھے اور یہ چار جگہ سے زخمی ہوا تھا۔ تھوڑے ہی عرصے بعد اس پر عتاب نازل ہوا اور سوائے تھن وڈّے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کا دارالخلافہ تھا۔ مہابھارت میں لکھا ہے کہ یہ (شہر) یودھشٹر کو کورو اور یودھن کا چچازاد بھائی تھا دیدیا تھا۔ دہلو کو جس نے کہتے ہیں کہ جدید شہر دہلی کو آباد کیا تھا اور جس نے چار سال یعنے ۴۴۳ قبل مسیح سے ۴۴۰ قبل مسیح تک حکومت کی تھی پھر راجہ کماؤں نے جس کو ہندو پورس کہتے ہیں اور جو سکندر کا حریف تھا شکست دی اور قید کر لیا ؂

مقبوضۂ موروثی کے باقی ساری جاگیریں ضبط ہو گئیں +

رن سنگھ کا بڑا بیٹا سردار ندھان سنگھ گھوڑ چڑھوں میں چار روپیہ روزانہ پر نوکر ہوا اور کئی لڑائیوں میں شریک رہا۔ سنہ ۱۸۲۳ء میں ٹیری کی مہم پر اس نے بڑی بڑی نمایاں خدمات کیں۔ کئی دفعہ خود زخمی ہوا اور اس کا گھوڑا اس کی ران کے نیچے مارا گیا جس کے صلے میں مہاراجہ نے ضلع گورداسپور میں ۱۴ مواضعات مالیتی ۱۴۰۰ روپیہ عطا فرمائے۔ اس کے بھائی سبحان سنگھ اور مول سنگھ بھی جرنیل کورٹ کے بریگیڈ میں ملازم رکھ لئے گئے۔ سنہ ۱۸۳۱ء میں ندھان سنگھ کو اُس سفارت کے ہمراہ روانہ کیا گیا جو سرکار لاہور نے لارڈ ولیم بن ٹنک صاحب بہادر بالقابہ کی خدمت میں شملہ بھیجی تھی اور تین سال بعد یہ سردار ہری سنگھ نلوہ اور شہزادہ نونہال سنگھ کے ہمراہ پشاور کی لڑائی میں شریک ہوا یہ سنہ ۱۸۳۷ء تک دوران لڑائی میں خدمات انجام دیتا رہا جبکہ بوجہ ہری سنگھ کی وفات اور افغانوں کے پیچھے ہٹ جانے کے یہ لڑائی بند ہو گئی اور اس کے دو ہی سال بعد بوجہ کمزوری قبل از وقت اس کا انتقال ہو گیا۔ ندھان سنگھ پنج ہتہ یعنی پانچ ہاتھ والا بوجہ اپنی دلیری کے مشہور ہو گیا۔ ہر ایک لڑائی میں یہ سب سے آگے رہتا اور سب سے پیچھے آتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس کے جسم پر بوجہ اس کی دلیری کے اتنے زخموں کے نشان تھے کہ اگر اسکے جسم پر کہیں ہاتھ رکھا جائے تو یہ ناممکن تھا کہ اس کے نیچے زخم کے نشان نہ ہوں +

مہاراجہ رنجیت سنگھ بھی اُسی سال فوت ہوا جس سال کہ ندھان سنگھ کا انتقال ہوا (رنجیت سنگھ) کے جانشین مہاراجہ کھڑک سنگھ نے اسکے بیٹے جوالا سنگھ کے نام اسکی جاگیر واگزار رکھی اور آلا سنگھ کو توپخانے میں کمیدان بنادیا۔ جوالا سنگھ سنہ ۱۸۴۶ء میں سبراؤں کے مقام پر مارا گیا اور اسکی جاگیر پر اسکی جگہ فوجدار سنگھ قابض ہوا

[illegible] ایک سال بعد راجہ لال سنگھ نے سوائے ضلع گورداسپور کے تین مواضعات [illegible] ۲۰۰۰ کے باقی تمام جاگیر ضبط کرلی۔ سنہ ۱۸۴۸ء میں فوجدار سنگھ اور اُس کا بھائی [illegible] باغیوں کے ساتھ مل گئے جس کی وجہ سے باقیماندہ جاگیریں بھی ضبط ہو گئیں + سنہ ۱۸۵۵ء میں فوجدار سنگھ کاہنووان کا تھانہ دار مقرر ہو گیا مگر محکمہ پولیس کی [illegible] ہو جانے کی وجہ سے یہ بھی ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا اور مابعد ضلع گورداسپور [illegible] ۱۸ مواضعات کا ذیلدار ہو گیا۔ سنہ ۱۸۵۹ء میں اس نے کمشنر امرتسر کو اطلاع [illegible] مہارانی جنداں (جو اُس وقت نیپال میں رہتی تھی) اور لاہور اور امرتسر کے [illegible] شدہ آدمیوں کے درمیان مجرمانہ خط و کتابت ہے اور اس وفاداری [illegible] کے عوض اس کو گورنمنٹ سے ۵۰۰ روپیہ عطا ہوئے۔ بعد ازاں اسے ضلع [illegible] میں ڈپٹی انسپکٹر پولیس دوبارہ مقرر کر دیا گیا۔ اس کے نام موضع ڈھناڈا تحصیل [illegible] ضلع سیالکوٹ میں ۵ گھماؤں کی معافی تھی اور موضع پنجاچوہان تحصیل [illegible] ضلع گورداسپور میں بھی جہاں اس کا گھر تھا ایک اراضی جمعی ۱۰۰ روپیہ سالانہ کی تھی۔ یہ سنہ ۱۸۹۸ء میں فوت ہوا اور اس کا بھتیجا بھگوان سنگھ اب خاندان کا بزرگ ہے +

سبحان سنگھ سنہ ۱۸۶۰ء میں فوت ہوا۔ سنہ ۱۸۴۹ء میں جب میجر جارج لارنس صاحب بہادر اور اُن کے کنبے کو سردار چتر سنگھ نے روک رکھا تو اُس نے صاحب موصوف کی بہت کچھ امداد کی اور صلح ہو جانے پر ان خدمات کے صلے میں ۱۴۴ روپیہ کی ایک قلیل پنشن اسکو عطا ہوئی۔ جوالا سنگھ کی بیوہ اپنی وفات یعنے سنہ ۱۸۷۲ء تک سرکار انگریزی سے ۱۲۰ روپیہ پنشن پاتی رہی +

اس خاندان کی حالت اب کسی قدر ابتر ہو گئی ہے اور اسکا کوئی رُکن درباری نہیں +

خان بہادر سیّد نذر محی الدّین قادری رئیس بٹالہ

سیّد ابوالفرح محمد فضل الدّین

سیّد غلام قادر

سیّد غلام غوث

سیّد محمد

سیّد احمد سجادہ نشین

سیّد حسین سجادہ نشین

۱ سیّد ظہور الحسین — ۲ سیّد فیض محی الدین

۱ خان بہادر سیّد نذر محی الدین — ۲ سیّد خورشید محی الدین

سیّد بدر محی الدین

۱ سیّد محمد (متوفی) — ۲ سیّد احمد — ۳ سیّد محمود — ۴ سیّد حامد

اس خاندان کا جو عام طور پر بٹالے کے میاں خاندان کے نام سے

خان بہادر میاں سیّد نذر محی الدین قادری رئیس اعظم بٹالہ

Khan Bahâdur Mian Sayad Nazar Mohi-ud-Din of Batala

مشہور ہے مورث اعلیٰ خان بہادر سید عنایت اللہ شاہ شاہجہان کے عہدِ حکومت میں شمال مغربی علاقہ کا قاضی القضاۃ تھا۔ اس کے بیٹے سید محمد فضل الدین نے بٹالہ میں اپنی درگاہ قائم کی اور اپنے زمانے کا بڑا بارسوخ پیر ہوُا۔ اس نے شہنشاہ اورنگ زیب کے عہد حکومت میں بٹالہ میں ایک لنگر اور ایک مدرسۂ فاضلیہ بھی قائم کیا اور جب بعد میں اس خاندان کے اثر ورسوخ میں بہت کچھ اضافہ ہو گیا تو دھلی کے شہنشاہ فرخ سیر نے اس درگاہ کے لئے ایک جاگیر منظور فرمائی اور سید غلام قادر کو اس کا متولی بنایا۔

انیسویں صدی کے شروع میں سید احمد شاہ نے جو اس وقت سجادہ نشین تھا لفٹیننٹ مرّے اور کیپٹن وِیڈ کی بہت کچھ خدمات سرانجام دیں جو یکے بعد دیگرے لدھیانہ کے سرکاری ایجنٹ ہوئے کیونکہ یہ (سید احمد شاہ) اپنی علمی لیاقت اور ذہانت کی وجہ سے اول الذکر لفٹننٹ مرّے کا گہرا دوست ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اس نے لفٹیننٹ مذکور کے لئے نہ صرف تواریخِ ہند لکھی بلکہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار کے متعلق بہت سی مفید معلومات بھی بہم پہنچائیں۔

سید احمد شاہ کے بیٹے سید حسین شاہ نے غدر ۱۸۵۷ء کے دوران میں اپنے رسوخ کی وجہ سے انگریزوں کی بہت کچھ امداد کی جس کی وجہ سے اس کی حینِ حیات کے لئے اس کی جاگیر قائم رکھی گئی اور اسے پراونشل درباری بھی بنا دیا گیا۔ بٹالہ کا ضلع سکول اسی کا قائم کیا ہوُا ہے۔

خاندان کا موجودہ سرکردہ خان بہادر سید نذر محی الدین اسی سیّد حسین شاہ کا پوتا ہے۔ یہ نہ صرف بٹالہ کے گرد و نواح میں بلکہ پنجاب کے اور مقامات میں بھی بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ۱۹۲۲ء میں جبکہ پراونشل کانگرس

[illegible] بٹالہ میں منعقد ہوئے تو یہ حکامِ ضلع کے لئے بہت مفید ثابت ہوُا اور جب [illegible] میں فرقہ دارانہ شورش ہوئی تو اس نے امن قائم رکھنے کیلئے [illegible] کو بڑی اچھی طرح استعمال کیا۔ اس نے اپنی انجمن اصلاح کے ذریعہ سے [illegible] سیالکوٹ۔ لائلپور۔ ہوشیارپور اور دوسری جگہ کے مریدوں میں تحریک [illegible] سے علیحدہ رہنے کا بڑے وسیع پیمانہ پر پراپیگنڈا کیا ہے۔ خان بہادر [illegible] الدین کی پراونشل درباروں میں نشست نسلاً بعد نسل ہے اور یہ وہ لنگر [illegible] ہے جو اس کے بزرگوں نے قائم کیا تھا۔

خان بہادر نذر محی الدین کا لڑکا سید بدر محی الدین پنجاب لیجسلیٹو [illegible] کا ممبر۔ آنریری مجسٹریٹ اور بٹالہ کا جائنٹ رجسٹرار ہے۔

ہرنام سنگھ بھاگا

اکال

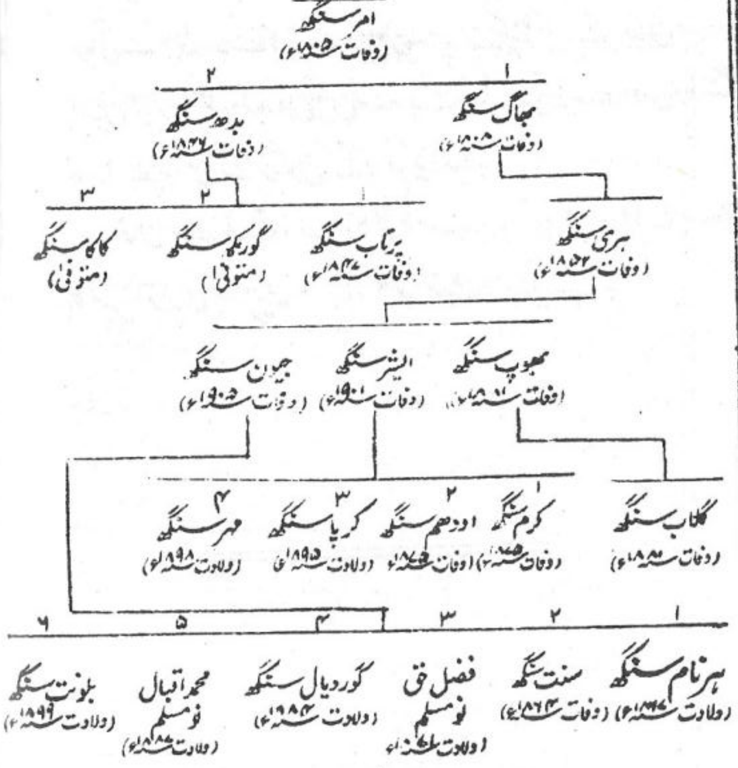

خاندان بھاگا گو اب معمولی حیثیت میں ہے مگر پہلے اس میں دولت اور طاقت دونو باتیں تھیں۔ اس کا بانی مبانی امر سنگھ مان جاٹ زمیندار سکنہ موضع بھاگا ضلع امرتسر کا لڑکا تھا جو تقریباً ۱۷۵۹ء میں اپنی قسمت آزمائی کے لئے اپنے گاؤں کو چھوڑ گیا۔ اس نے سکھ مذہب اختیار کرلیا اور کنھیا مسل میں شامل ہوگیا اور لوٹ مار شروع کی۔ اس کو اس نئے پیشہ میں ایسی کامیابی

اول کہ اس کے بہت سے ہمراہی ہو گئے جن میں سب کا سرغنہ مسمی کرم سنگھ تھا اس لئے گورداسپور کے ایک بہت بڑے حصہ کوتہ و بالا کرڈالا اور موضع سُجانپور سوکل گڑھ۔ دھرم کوٹ اور بہرام پور پر قابض ہوگیا۔ اس نے سوکل گڑھ میں ایک قلعہ بنایا جو خاص اسکی بودو باش کی جگہ تھی اور جہاں اُس نے اپنی عمر کو لوٹ مار میں گزارنے کے بعد سنہ ۱۸۰۵ء میں اپنے بستر پر نہایت اطمینان سے جان دے دی اور وہ مقبوضات جن کو اپنی حین حیات میں بدستور قایم رکھا تھا اپنے بڑے بیٹے بھاگ سنگھ کے لئے چھوڑے۔ یہ رئیس (بھاگ سنگھ) اپنے باپ کی طرح لوٹ مار کرنے والا شخص نہ تھا۔ اور نہ اُس نے اپنے مقبوضات کے بڑھانے میں کوشش کی مگر پھر بھی یہ کچھ کم مشہور آدمی نہ تھا سکھ رئیسوں میں بہت کم ایسے ہیں جو گرنتھ صاحب کا ایک صفحہ درست پڑھ سکیں یا کسی تمسک پر اپنے دستخط کرسکیں۔ مگر بھاگ سنگھ خاصا پڑھا لکھا تھا۔ وہ فارسی اور سنسکرت دونو زبانیں خوب جانتا تھا۔ مصوّری میں ماہر تھا اور توپ ڈھالنے کے کام کو سمجھتا تھا۔ یہ اپنے باپ کے بعد صرف تین سال زندہ رہا اور اس کی وفات پر جانشینی کی بابت جھگڑا شروع ہوا۔ دیسا سنگھ مجیٹھیہ امر سنگھ کی بہن کا لڑکا ہمیشہ بھاگ سنگھ کے ساتھ رہتا تھا۔ اُس نے اُس کے بیٹے ہری سنگھ کی جانشینی پر زور دیا مگر کثرت رائے بھاگ سنگھ کے بھائی بُدھ سنگھ کی طرف تھی جس نے ہری سنگھ کو ناجائز بیٹا قرار دیا اور بُدھ سنگھ نے تمام علاقہ پر قبضہ کرلیا۔ مگر یہ کچھ تھوڑے ہی دن قابض رہا کہ سنہ ۱۸۰۹ء میں رنجیت سنگھ نے کانگڑے کی لڑائی کے لئے سامان رسد طلب کیا۔ مگر سردار بھاگا نے اپنے آپ کو بزعم خود سردار لاہور کی طاقت اور بہبودی میں برابر سمجھ کر ایک آدمی یا روپیہ تک دینے سے انکار کردیا۔ چنانچہ رنجیت سنگھ نے

اس پر چڑھائی کردی اور ایک سخت معرکہ کے بعد اس کو شکست دیکر بھاگا کا سارا علاقہ چھین لیا۔ یہ نتیجہ بہت کچھ دیسا سنگھ مجیٹھیہ کے علیحدہ ہو جانے سے ہوا۔ یہ اس رنجش کو جو بدھ سنگھ کو ہری سنگھ پر غلبہ پانے کی وجہ سے ہوئی تھی کبھی نہ بھولا چنانچہ یہ دشمن (رنجیت سنگھ) سے جا ملا اور بھاگا سردار کے تمام ذرائع وحالت کی واقفیت جو دیسا سنگھ کو تھی رنجیت سنگھ کے بڑے کام آئی اور لڑائی ختم ہو جانے کے بعد رنجیت سنگھ نے دیسا سنگھ کو جاگیر بھاگا واقع بھوال اور سکل گڑھ دیدی اور یہ مؤخر الذکر (سکل گڑھ) جاگیر خاندان مجیٹھیہ میں ۱۸۵۹ء تک رہی جبکہ سردار لہنا سنگھ کی وفات پر سرکار نے اسے ضبط کر لیا +

رنجیت سنگھ نے بدھ سنگھ کے لئے دھرم کوٹ بھاگا کی جاگیر مالیتی ۲۲۰۰۰ روپیہ چھوڑ دی جو اُس کی وفات واقع ۱۸۴۶ء تک اُس کے قبضے میں رہی۔ پھر یہ جاگیر راجہ لال سنگھ نے ضبط کر لی مگر سردار لہنا سنگھ کی سفارش پر ۵۰۰۰ روپیہ کی ایک جاگیر بدھ سنگھ کے اکلوتے بیٹے پرتاب سنگھ اور اُس کی تین بیوگان کے گُزارے کے لئے واگزار کر دی گئی۔ لیکن پیشتر اس کے کہ اس عطیہ کا حکم نافذ ہو پرتاب سنگھ لاولد فوت ہو گیا اور دربار نے ۳۸۰۰ روپیہ کی جاگیر ہری سنگھ اور خاندانی مستورات کے گزارہ کے لئے عطا کر دی +

ہری سنگھ ۱۸۵۲ء میں فوت ہوا۔ اس کے بیٹوں میں سے ایشر سنگھ [1] ۱۹۰۱ء میں اور جیون سنگھ ۱۹۰۵ء میں فوت ہوئے۔ اول الذکر نے دو [1] اور آخر الذکر نے پانچ [2] لڑکے چھوڑے۔ ان میں سب سے بڑا یعنی ہرنام سنگھ خاندان کی ساری جاگیر پر جو موضع بُرج ارائیاں نزد بٹالہ میں واقع ہے اور ۶۱۹ روپیہ کی مالیت کی ہے قابض ہوا۔ اس کے دو بھائی مسلمان ہو گئے۔ اب اُن کے

[1] و [2] انگریزی کتاب میں یہ غلطی ہے شجرہ ملاحظہ ہو +

[illegible] اور فضل حق ہیں۔ دونو کی زمین دھرم کوٹ میں ہے۔ اور علاوہ [illegible] الذکر کو لائل پور میں ۶ مربعے بھی عطا ہوئے ہیں۔ ایک اور بھائی [illegible] چھبیسویں رسالے میں جمعدار ہے اور سب سے چھوٹا بھائی [illegible] خاندانی جاگیر میں سے دس روپیہ ماہوار بطور حصۂ خود اپنی ماں [illegible] سے لیتا ہے +

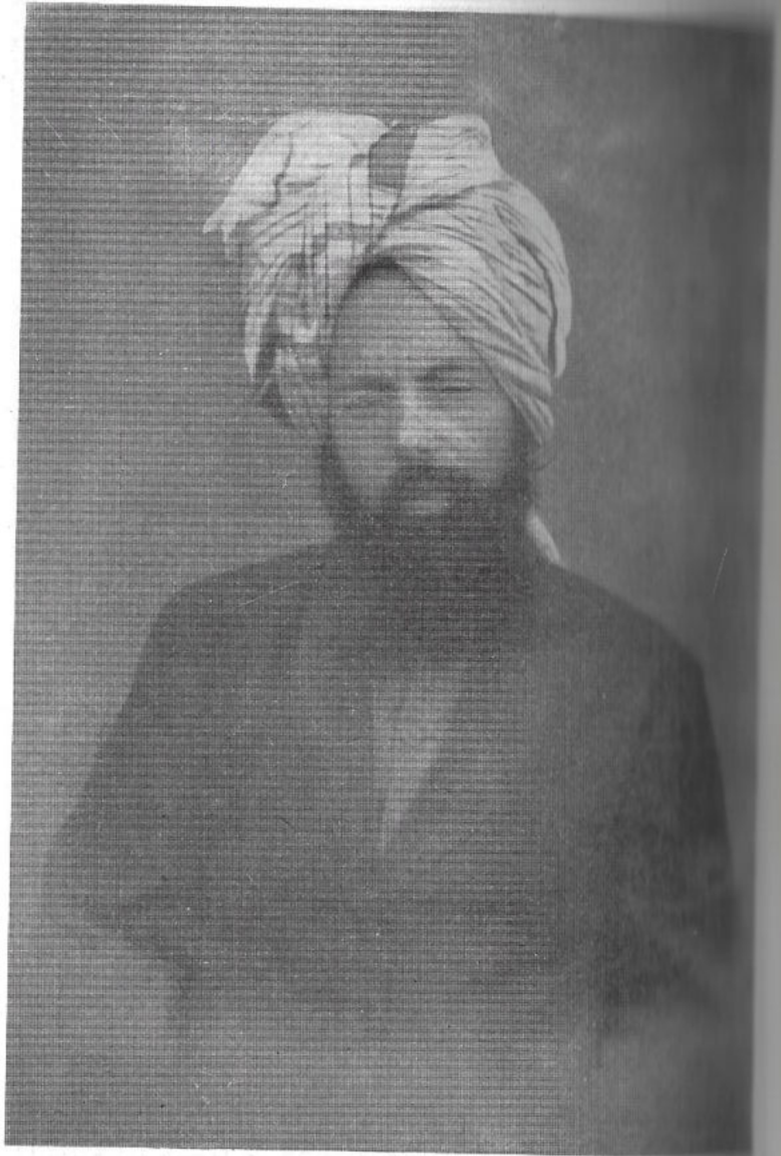

مرزا غلام احمد رئیسِ قادیان

Mirza Ghulam Ahmad of Kadian

مرزا عزیز احمد رئیس قادیان

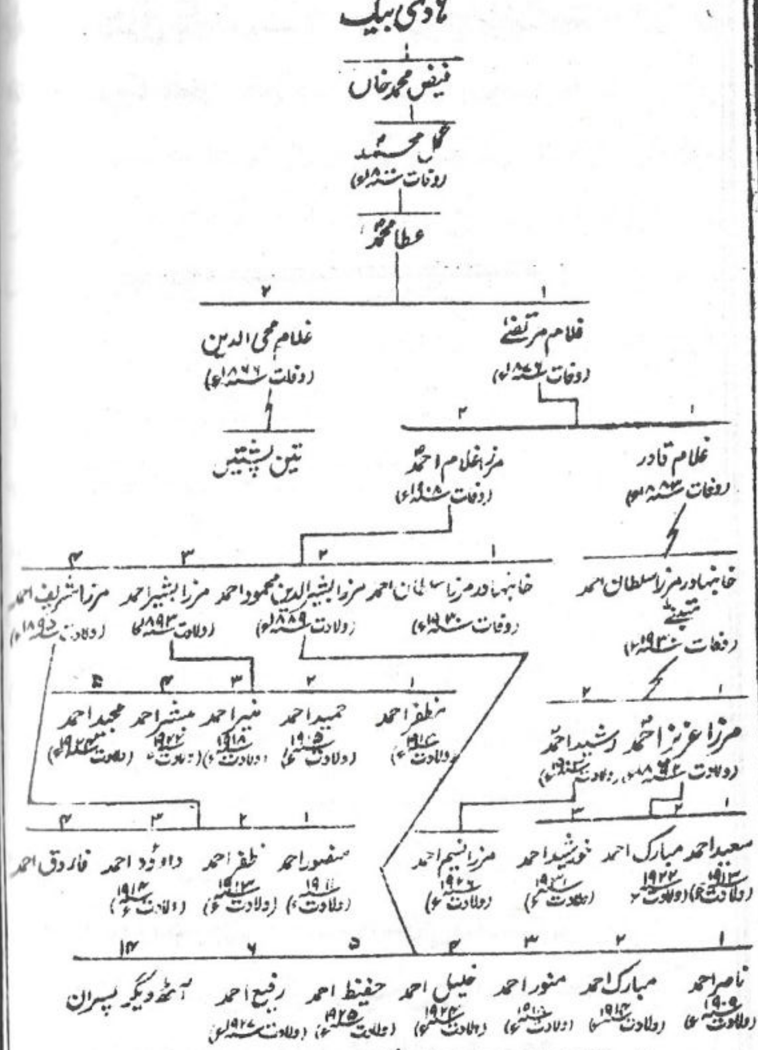

شہنشاہ بابر کی عہد حکومت کے آخری سال یعنے ۱۵۳۰ء میں ایک مغل مسمی ہادی بیگ باشندہ سمرقند اپنے وطن کو چھوڑ کر پنجاب میں آیا اور ضلع گورداسپور میں بود و باش اختیار کی۔ یہ کسی قدر لکھا پڑھا آدمی تھا اور قادیان کے

کے۔ بمواضعات کا قاضی یا مجسٹریٹ مقرر کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ قادیان اس نے
آباد کیا اور اس کا نام اسلام پور قاضی رکھا جو بدلتے بدلتے قادیان ہو گیا۔[1]
تک یہ خاندان شاہی عہد حکومت میں معزز عہدوں پر ممتاز
رہا۔ اور بعض سکھوں کے عروج کے زمانہ میں یہ افلاس کی حالت میں ہوگیا
گل محمد اور اس کا بیٹا عطا محمد رام گڑھیہ اور کنھیا مسلوں سے جن کے
قبضہ میں قادیان کے گردونواح کا علاقہ تھا ہمیشہ لڑتے رہے اور آخرکار
اپنی تمام جاگیر کو کھو کر عطا محمد بیگووال میں سردار فتح سنگھ اہلووالیا کی پناہ میں
چلا گیا۔ اور ۱۲ سال تک امن وامان سے زندگی بسر کی۔ اس کی وفات
پر رنجیت سنگھ نے جو رام گڑھیہ مسل کی تمام جاگیر پر قابض ہو گیا تھا غلام مرتضےٰ
کو قادیان واپس بلالیا اور اس کی جدی جاگیر کا ایک بہت بڑا حصہ اسے
واپس دیدیا۔ اسپر غلام مرتضےٰ اپنے بھائیوں سمیت مہاراجہ کی فوج میں
داخل ہوا اور کشمیر کی سرحد اور دوسرے مقامات پر قابل قدر خدمات انجام دیں۔
نونہال سنگھ شیر سنگھ اور دربار لاہور کے دور دورے میں غلام مرتضےٰ
ہمیشہ فوجی خدمت پر مامور رہا۔ ۱۸۴۱ء میں یہ جرنیل ونچورا کے ساتھ منڈی
اور کلو کی طرف بھیجا گیا۔ اور ۱۸۴۳ء میں ایک پیادہ فوج کا کمیدان بنا کر
پشاور روانہ کیا گیا۔ ہزارہ کے مفسدے میں اس نے کارہائے نمایاں کئے
اور جب ۱۸۴۸ء کی بغاوت ہوئی تو یہ اپنی سرکار کا نمک حلال رہا اور اسکی
طرف سے لڑا۔ اس موقع پر اس کے بھائی غلام محی الدین نے بھی اچھی خدمات
کیں۔ جب بھائی مہاراج سنگھ اپنی فوج لئے دیوان مولراج کی امداد کے

[1] پنجابی زبان میں جسے ضاد بولتے ہیں اکثر عربی زبان میں د سے بدل جاتا ہے۔ چنانچہ
گنبد ۔ اُستاد - اُستاض ۔

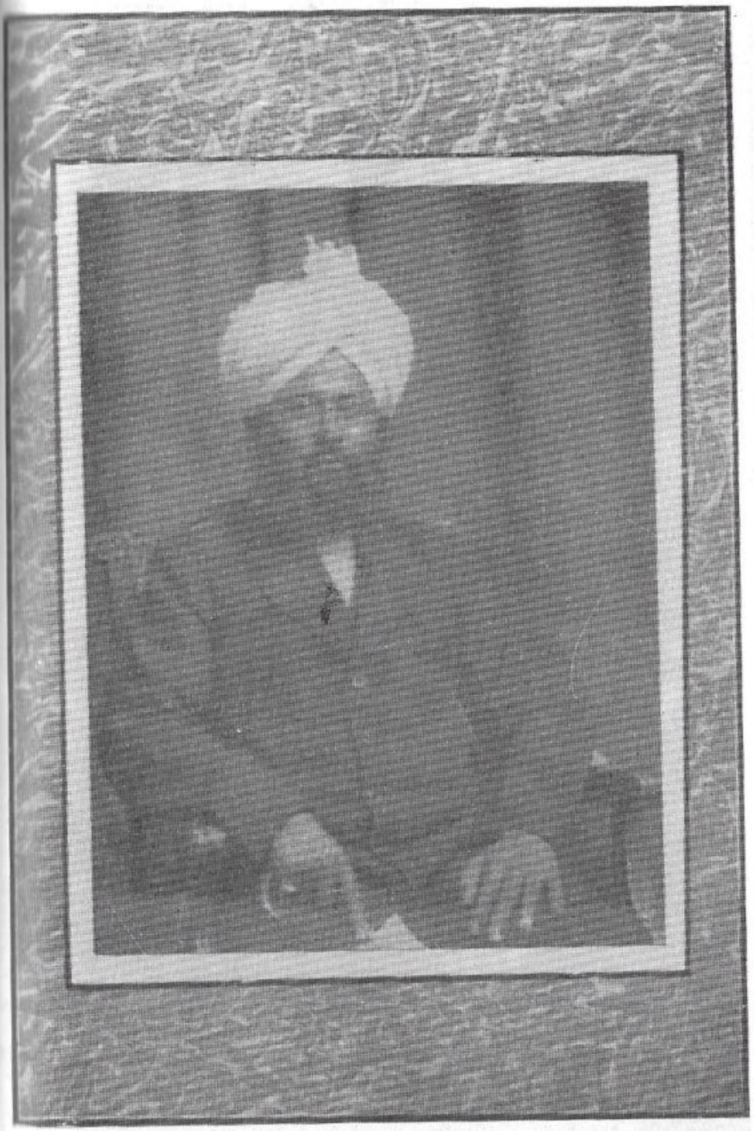

مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح موعود رئیس اعظم قادیان

Mirza Bashir-ud-Din Mahmud Ahmad of Kadian.

لئے ملتان کی طرف جا رہا تھا تو غلام محی الدین اور دوسرے جاگیرداران لنگریال
ساہیوال اور صاحب خاں ٹوانہ نے مسلمانوں کو بھڑکایا اور مصر صاحب دیال
کی فوج کے ساتھ باغیوں سے مقابلہ کیا اور اُن کو شکستِ فاش دی۔
اُن کو سوائے دریائے چناب کے کسی اَور طرف بھاگنے کا راستہ نہ تھا جہاں
چھ سَو سے زیادہ آدمی ڈوب کر مر گئے ♦

الحاق کے موقع پر اس خاندان کی جاگیر ضبط ہو گئی مگر ۷۰۰ روپیہ کی
ایک پنشن غلام مرتضٰی اور اُس کے بھائیوں کو عطا کی گئی اور قادیان اور
اُس کے گرد و نواح کے مواضعات پر ان کے حقوق مالکانہ رہے۔ اس خاندان
نے غدر ۱۸۵۷ء کے دوران میں بہت اچھی خدمات کیں۔ غلام مرتضٰی نے
بہت سے آدمی بھرتی کئے اور اس کا بیٹا غلام قادر جنرل نکلسن صاحب بہادر
کی فوج میں اُس وقت تھا جبکہ افسر موصوف نے تریمو گھاٹ پر نمبر ۴۶
نیٹو انفنٹری کے باغیوں کو جو سیالکوٹ سے بھاگے تھے تہ تیغ کیا۔ جنرل نکلسن
صاحب بہادر نے غلام قادر کو ایک سند دی جس میں یہ لکھا ہے کہ ۱۸۵۷ء
میں خاندان قادیان ضلع گورداسپور کے تمام دوسرے خاندانوں سے
زیادہ نمک حلال رہا ♦

غلام مرتضٰی جو ایک لائق حکیم تھا ۱۸۷۶ء میں فوت ہوا اور اس کا بیٹا
غلام قادر اس کا جانشین ہوا۔ غلام قادر حکام مقامی کی امداد کے لئے ہمیشہ
تیار رہتا تھا اور اس کے پاس اُن افسران کے جن کا انتظامی امور سے تعلق
تھا بہت سے سرٹیفکیٹ تھے۔ یہ کچھ عرصے تک گورداسپور میں دفتر ضلع کا
سپرنٹنڈنٹ رہا۔ اس کا اکلوتا بیٹا کم سنی میں فوت ہو گیا اور اس نے اپنے
بھتیجے سلطان احمد کو متبنّٰی کر لیا جو غلام قادر کی وفات یعنی ۱۸۸۳ء سے خاندان

... کیا جاتا تھا۔ مرزا سلطان احمد نے نائب تحصیلداری سے گورنمنٹ کی
... شروع کی اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے عہدہ تک ترقی پائی۔ یہ قادیان کا نمبردار
... اس نمبرداری کا کام بجائے اس کے اس کا چچا نظام الدین کرتا تھا جو غلام
... کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔ مرزا سلطان احمد کو خان بہادر کا خطاب اور ضلع
... میں ۵ مربعہ جات اراضی عطا ہوئے اور ۱۹۳۰ء میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کا
... بڑا لڑکا مرزا عزیز احمد ایم۔ اے اب خاندان کا سر کردہ اور پنجاب میں
... اسسٹنٹ کمشنر ہے۔ خان بہادر مرزا سلطان احمد کا چھوٹا بیٹا رشید احمد ایک
... زمیندار ہے اور اس نے سندھ میں اراضی کا بہت بڑا رقبہ لے لیا ہے
... الدین کا بھائی امام الدین جس کا انتقال ۱۹۰۴ء میں ہوا دہلی کے محاصرہ کے
... صاحب کے رسالہ میں رسالدار تھا اور اس کا باپ غلام محی الدین
... دار تھا ♦

غلام مرتضٰی کا چھوٹا بیٹا مرزا غلام احمد ایک مشہور و معروف مذہبی فرقہ "احمدیہ"
... ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوا۔ اوائل عمر ہی میں اس کو نہایت اعلیٰ درجہ کی تعلیم
... ۱۸۹۱ء میں اس نے مذہب اسلام کے بموجب مہدی یا مسیح موعود ہونے کا
... کیا۔ چونکہ یہ ایک بڑا ماہر الٰہیات اور منطقی تھا اس لئے دیکھتے ہی دیکھتے بہت
... لوگ اس کے معتقد ہو گئے۔ مرزا موصوف عربی، فارسی اور اردو کی بہت سی کتابوں
... کا مصنف تھا جن میں اس نے جہاد کے مسئلہ کی تردید کی اور ان کتابوں نے مسلمانوں
... پر بہت اچھا اثر کیا۔ کئی سال تک اس کی زندگی ہنگاموں سے پُر رہی کیونکہ اس کے
... کے مخالفین کے ساتھ اسکے اکثر مباحثے اور مقدمے رہتے تھے لیکن اپنی وفات
... سے پہلے جو ۱۹۰۸ء میں واقع ہوئی اس نے ایک ایسا رتبہ حاصل کر لیا تھا کہ اس
... کے مخالف لوگ بھی اس کی عزت کرنے لگے تھے۔ وہ اپنی زندگی بھر گورنمنٹ کا بہی
... خواہ رہا اور اپنے معتقدین کو بھی گورنمنٹ کی پوری وفاداری کرنے کی تلقین کرتا رہا ♦
مرزا غلام احمد کا خلیفہ یا جانشین مولوی نور الدین ہوا جو ایک مشہور و معروف
... حکیم تھا اور جو مہاراجہ کشمیر کی ملازمت میں چند سال رہ چکا تھا ♦
فرقہ احمدیہ کا موجودہ خلیفہ یا رہنما مرزا بشیر الدین محمود احمد اس فرقہ
... بانی کا دوسرا لڑکا ہے۔ اس کو اپنی جماعت میں بہت اعلیٰ رتبہ حاصل ہے اور

ریاست لوہارو کا رقبہ	......	۲۲۲ مربع میل
〃 〃 کی آبادی	......	۱۵۲۲۹
〃 〃 کا مالیہ	......	۸۰۱۵۰ روپیہ
〃 〃 کی افواج { مقامی	..	۹۱ جوان
کارآمد توپیں		۲ عدد
نواب صاحب کی سلامی (ذاتی)،	...	۹ ضرب توپ

پنجاب کے جنوب مشرقی کونے اور صاحب کمشنر دہلی کی پولیٹیکل نگرانی میں. لوہارو ایک چھوٹی سی نیم خود مختار ریاست ہے اور اُس سند کی شرائط کے بموجب جو لارڈ لیک بالقابہ نے نوّاب احمد بخش خاں صاحب کو ۱۸۰۶ء میں عطا کی نوّابان لوہارو بطور علی الدّوام اپنی ریاست پر بدیں شرط قابض و مسلط ہیں کہ طلبی پر دوسو سوار مہیّا کریں اور سرکار انگریزی کے پورے جاں نثار اور وفادار رہیں۔ نوّاب صاحب کو اپنی رعایا پر پورے فوجی اور دیوانی اختیارات حاصل ہیں لیکن موت کی سزاؤں کے لئے صاحب کمشنر بہادر قسمت دہلی کی منظوری لینی پڑتی ہے۔ ریاست لوہارو کا زیادہ حصّہ ایک ریتیلا صحرا ہے اور سال بھر کی ایک ہی فصل کا انحصار جولائی اور اگست کی اتفاقی بارشوں پر ہے البتّہ چاہات کے قریب قریب گندم اور بعض سبزیاں چھوٹے چھوٹے قطعوں میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ریاست لوہارو کے چاہات کو بہت گہرائی تک کھودنے کے بعد پانی برآمد ہوتا ہے۔ خود لوہارو بے رونق سا کچا شہر ہے۔ یہاں کے کسان بکھرے ہوئے گھروں میں رہتے ہیں جن کی ساخت بالکل بے ڈھنگی ہوتی ہے

اور جن کے نظارہ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ بالکل مفلس ہیں اور ان کا گزارہ بہت تنگی کے ساتھ ہوتا ہے۔ ریاست میں زیادہ تر جاٹ آباد ہیں اور اس کی ایک چھوٹی سی فوج بھی ہے۔ نواب صاحب کے علاقہ کی ایک طرف تو بیکانیر اور جے پور کی ریاستیں حد بندی کرتی ہیں اور دوسری طرف ریاستہائے پٹیالہ اور جیند کے حصص اور ضلع حصار ہیں ٭

گزشتہ صدی کے وسط میں بخارے کا ایک مغل مرزا عارف جان بیگ ہندوستان میں آیا اور اس نے شہنشاہ احمد شاہ کے ہاں ملازمت اختیار کی۔ بعد ازاں اس کی شادی مرزا محمد بیگ ناظم اٹک کی لڑکی سے ہوئی اور بیان کیا جاتا ہے کہ مرزا کے بعد یہی نظامت اٹک کے عہدے پر متعین ہوا۔ اسی مرزا عارف جان بیگ کے صاحبزادے نواب احمد بخش خاں صاحب ہی خاندان لوہارو کے بانی مبانی ہوئے۔ نواب احمد بخش خاں صاحب نے چند سال تک مرہٹوں کی ملازمت کی اور اس کے بعد راجہ صاحب والی ریاست الور کے ہاں چلے گئے جنہوں نے انہیں لارڈ لیک بالقابہ کی خدمت میں اپنا ایجنٹ مقرر کر دیا۔ نواب صاحب موصوف کمانڈر ان چیف کے ساتھ کئی مہمات میں گئے اور ان کی اچھی خدمات کے صلے میں بالعموم اور راجہ صاحب الور کے ساتھ عہد نامہ کرنے کی کارگزاری کے صلہ میں بالخصوص انہیں ضلع گڑگاؤں کے چھ محال یعنی فیروز پور جھرکہ۔ پناہانہ سنکارا۔ بچھور۔ نگینہ اور لوہارو بطور علی الدوام جاگیر عطا ہوئے۔ اس عطیہ کا سالانہ مالیہ تین لاکھ روپیہ تھا اور گورنمنٹ ہند نے اسے مستقل کر دیا تھا۔ مزید برآں احمد بخش خاں صاحب کو فخر الدولہ دلاور الملک رستم جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ احمد بخش خاں صاحب کا انتقال ۱۸۲۷ء

ہیں ہوا اور نواحِ دہلی میں قطب صاحب کے پاس انہیں مدفون کیا گیا۔ ان کے فرزند اکبر نواب شمس الدین خاں صاحب ان کے جانشین ہوئے جنھوں نے مسٹر ولیم فریزر صاحب بہادر ریزیڈنٹ دہلی کے قتل کے متعلق بہت بدنامی اٹھائی۔ اس جرم میں شرکت کی وجہ سے انہیں ۱۸۳۵ء میں پھانسی دی گئی اور پرگنہ فیروزپور ضبط کر لیا گیا۔ لوہارو خاص جو اصل میں راجہ صاحب الور نے احمد بخش خاں صاحب کو دیا تھا خاندان کے قبضے میں رہنے دیا گیا اور علے النواتر احمد بخش خاں صاحب کے دوسرے اور چوتھے بیٹوں امین الدین احمد خاں صاحب اور ضیاء الدین احمد خاں صاحب کو ملا۔ لیکن فوراً بعد ہی ان دونوں بھائیوں میں تنازعات شروع ہو گئے ضیاء الدین احمد خاں صاحب کو ریاست سے نکلنے کا حکم ہو گیا اور انکے گزارہ کے لئے ۱۸۰۰۰ روپیہ سالانہ وظیفہ مقرر ہوا۔ یہ وظیفہ وہ اپنی وفات تک جو ۱۸۸۵ء میں واقع ہوئی لیتے رہے۔ ضیاء الدین احمد خاں صاحب نے کئی بار کوشش کی کہ ریاست کے انتظام میں انہیں بھی شریک کیا جائے لیکن گورنمنٹ نے ہر موقع پر ان کا دعوےٰ نامنظور کیا۔ ضیاء الدین احمد خاں صاحب کو ان کی علمی قابلیت کی وجہ سے ۱۸۶۶ء میں "نوابؔ" کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا کیا گیا۔ آپ عربی اور فارسی کے اچھے عالم تھے اور دہلی کے سربرآوردہ مسلمانوں میں شمار ہوتے تھے۔ ان کا سب سے بڑا بیٹا مرزا شہاب الدین احمد خاں جس کا انتقال ۱۸۶۸ء میں ہوا چند سال عہدۂ سٹی مجسٹریٹ پر متعین رہا۔ مرزا سعید الدین احمد خاں ڈویژنل درباری اب خاندان کی اس شاخ کا سرکردہ ہے۔ ان وظائف کا معاملہ جو اُسے نواب صاحب لوہارو سے ملتے تھے ۱۸۸۸ء میں طے پا گیا اور یہ وظائف

گھٹا کر ۱۲۰۰۰ روپیہ کردئے گئے اور سعید الدین۔ اُسکے چار بھتیجوں اور سابق نوابؔ کے اہل کی چار خواتین کے مابین تناسب سے تقسیم ہوتے ہیں۔ ریاست لوہارو کی نوابی امین الدین احمد خاں صاحب کے جن کا انتقال ۱۸۶۹ء میں ہوا خاندان میں رہی۔ انکے صاحبزادے علاء الدین احمد خاں صاحب ان کے جانشین ہوئے جن کی علمی قابلیت نہایت اعلےٰ تھی اور جو زبان انگریزی میں اچھی استعداد رکھتے تھے۔ ۱۸۷۴ء میں لارڈ نارتھ بروک بالقابہ نے ان کے نام "نواب" کا خطاب جاری کیا۔ وہ تمام لوگ جن کا نواب صاحب موصوف سے تعارف تھا ان کے بڑے مدّاح تھے کیونکہ یہ مہمان نواز اور سادگی پسند تھے اور ان کے ہاں ہر شخص کو باریابی حاصل ہو جاتی تھی۔ سر چارلس ایچیسن بالقابہ ان کی نسبت یہ تحریر فرماتے ہیں کہ: "نواب صاحب سرکار انگریزی کے ایک وفادار اور سچے دوست۔ ایک جنٹلمین اور عالم تھے"۔ ان کی وفات سے چند سال پہلے ان کے مالی معاملات درہم برہم ہو گئے تھے اور انہوں نے خود ہی ایک مقررہ وظیفہ لیکر دہلی میں رہنا منظور کیا اور ریاست کا انتظام اپنے صاحبزادے امیر الدین احمد خاں صاحب کو جو موجودہ فرمانروائے لوہارو ہیں سونپ دیا۔ صاحبزادہ صاحب ایک قابل منتظم اور ہر اعتبار سے اپنے والد ماجد کے لائق جانشین ثابت ہوئے ہیں۔ آپ ۱۸۶۰ء میں پیدا ہوئے اور آپ نے فارسی۔ عربی اور انگریزی میں پوری تعلیم حاصل کی ہے۔

نواب سر امیر الدین احمد خاں صاحب ۱۸۹۵ء میں امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے اڈیشنل ممبر مقرر ہوئے اور ۱۸۹۷ء میں انہیں کے۔ سی۔ آئی۔ ای کا خطاب عطا ہوا۔ ۱۸۹۹ء سے ۱۹۰۱ء تک وہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل

کے ممبر رہے۔ ۱۸۹۳ء میں آپ ریاست مالیر کوٹلہ کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور دسمبر ۱۹۰۲ء تک اس ریاست کے معاملات قابلیت سے سرانجام دیتے رہے جب کہ انہوں نے ولیعہد صاحبزادہ احمد علی خاں صاحب کو ریاست کا چارج دیا اور اس کے بعد بھی فروری ۱۹۰۵ء تک صاحبزادہ صاحب کے مشیر رہے۔

جب تک نواب امیرالدین احمد خاں صاحب مالیر کوٹلہ میں رہے تو ریاست لوہارو کا انتظام ان کے چھوٹے بھائی صاحب کے سپرد رہا جنہوں نے اُسے کامیابی سے سرانجام دیا۔ بلحاظ مرتبہ لوہارو پنجاب کی ریاستوں میں اٹھارھویں نمبر پر ہے اور نواب صاحب کو وائسرائے بالقابہ کے حضور میں باریاب ہونے کا حق حاصل ہے۔

ریاستِ دوجانہ

نواب محمد خورشید علی خاں والئ ریاستِ دوجانہ

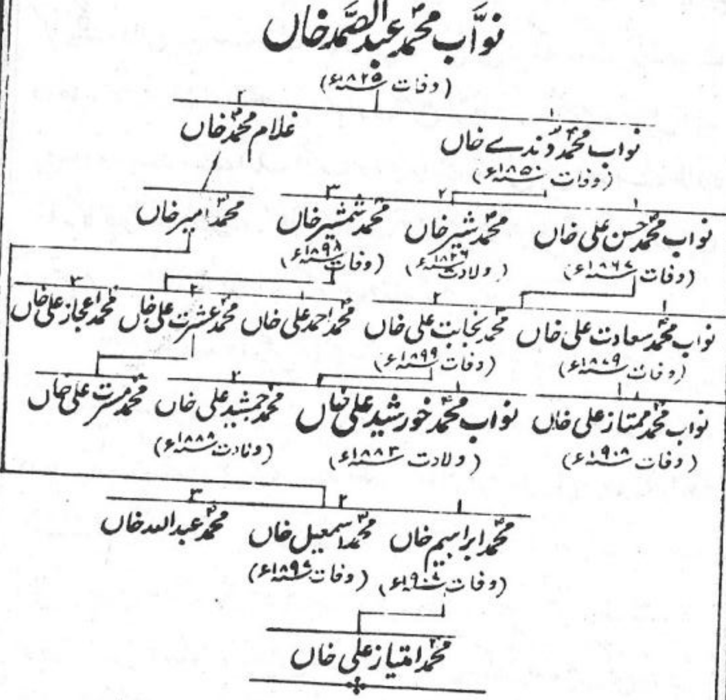

ریاست دوجانہ کا رقبہ	۱۰۰ مربع میل
″ ″ کی آبادی	۲۴۱۷۴
″ ″ کا مالیہ	۷۷۱۷۰
″ ″ کی مقامی فوج	۱۸۳ جوان
″ ″ ″ کار آمد توپیں . . .	۲ عدد
نواب صاحب کی سلامی	کوئی نہیں

ریاست دوجانہ ضلع رہتک کے عین وسط میں واقع ہے یہ ضلع اسے سب طرف سے گھیرے ہوئے ہے اور دہلی سے یہ ریاست عین مغرب کی سمت میں تیس میل کے فاصلے پر ہے۔ نواب صاحب چند شرائط کے رو سے ریاست پر قابض ہیں جن کا ملخّص یہ ہے کہ آپ سرکار انگریزی کے وفادار رہینگے اور جب کبھی ضرورت ہو لڑائی کے وقت ۲۰۰ سوار مہیا کرینگے۔ اس ریاست کے علاقہ میں خاص ضلع رہتک کے پرگنہ جات دوجانہ اور مہرانہ اور تحصیل ریواڑی ضلع گڑگاؤں کے چند متفرق اور ایک دوسرے سے الگ الگ مواضعات شامل ہیں اور انکے علاوہ نہار کا چھوٹا سا قطعہ اور جھجّل کا ایک حصہ بھی جو تحصیل جھجر کے تحت میں واقع ہیں ریاست دوجانہ کے مقبوضات ہیں +

ضلع رہتک تواریخی لحاظ سے نہایت دلچسپ خطہ ہے کیونکہ یہ اٹھارھویں صدی کے شروع میں مرہٹوں کی حکومت کے خاتمہ سے پہلے دریائے جمنا کے دائیں کنارے سکھوں اور مرہٹوں کی سرحد بنا ہوا تھا ۱۸۰۳ء میں انجن گاؤں کے عہدنامے پر دستخط ہوئے اور اسکے بموجب دہلی کی پرانی سلطنت مع مہاراجہ سندھیا کے دوسرے مقبوضات کے جو دریائے جمنا کے مغرب میں تھے انگریزوں کے قبضہ میں آگئی۔ اس وقت لارڈ لیک بالقابہ کی یہ پالیسی نہ تھی کہ دُور دُور ہاتھ پھیلاتے جائیں چنانچہ انہوں نے انگریزی سرحد اور سکھ ریاستوں کے درمیان بہت سی خودمختار چوکیوں کا ایک سلسلہ قائم کرکے نیا علاقہ ان فوجی سرگروہوں میں بانٹ دیا جنہوں نے سرکار انگریزی کی اچھی خدمت کی تھی بہادرگڑھ اور جھجر کے خاندانوں کی جو اَب معدوم ہوگئے ہیں بُنیاد اسی

پالیسی سے پڑی تھی اور نیز پٹودی اور دوجانہ کی ریاستوں کی بنیاد بھی جو اَب تک موجود ہیں اسی پالیسی کا نتیجہ تھی +

جنوبی پنجاب سے نوابان دوجانہ کا تعلق چودھویں صدی کے اخیر میں آکر شروع ہوتا ہے۔ اُس وقت ان کے بزرگ مَلک رحمت صاحب جو مُنیر کے ایک پٹھان تھے تیمور کے ساتھ ہندوستان آئے اور بعد ازاں جھجر کے پاس ایک گاؤں میں آباد ہوگئے جس کو اُس وقت اس کے بانی راجا جھجر کے نام پر مبارک آباد جھج کہتے تھے۔ اس کے ایک سو سال بعد دوجانہ کے موجودہ قصبہ کی جو جھجر سے بہت دُور نہیں ہے بنیاد بابا درجن شاہ نامی ایک فقیر نے ڈالی اور اس فقیر کے بُلانے پر مَلِک رحمت صاحب کے لڑکے بالے اس نئی بستی میں سکونت پذیر ہوئے۔ شاہان دہلی کی فوجی ملازمت سے ان کی بسر اوقات تھی اور اگرچہ یوں وہ عموماً خوشحال رہے تاہم عبدالصمد خاں کے زمانے تک جو دوجانہ کے پہلے نواب تھے ان میں سے کوئی شخص بھی معمولی پایہ سے آگے نہ بڑھ سکا۔ عبدالصمد خاں صاحب کے والد ماجد دہلی میں ایک چھوٹے سے رسالہ کی کمان پر مامور اور اپنے وطن کے پاس ہی چار مواضعات کے جاگیردار تھے + عبدالصمد خاں ۱۷۶۴ء میں پیدا ہوئے اور ابھی لڑکے ہی تھے کہ یہ باجی راؤ پیشوا کی فوج میں بحیثیت رسالدار ملازم ہوگئے۔ جب مرہٹہ فوج نے سندھیا کے خلاف مہم میں لارڈ لیک بالقابہ کی امداد کی تھی اُس میں یہ ایک اعلےٰ کمان افسر تھے اور آخرکار یہ بحیثیت ششصدی* کے لارڈ لیک کی فوج میں داخل ہوئے اور بھرتپور پر بہادری سے لڑکر اور ۱۸۰۶ء

*. چھ سو سپاہیوں کا کمان افسر +

میں جسونت راؤ ہلکر کا دریائے ستلج تک تعاقب کر کے نام پایا۔ اسکے صلے میں انہیں دو بڑے قطعات اراضی عطا ہوئے جو موجودہ ضلع رہتک کا کل مغربی حصہ تھے اور علاوہ ازیں ضلع حصار کا وہ سارا علاقہ بھی ان کو عطا کیا گیا جو مشہور و معروف جارج ٹامس کے قبضے میں تھا۔ یہ جارج ٹامس کسی زمانہ میں سردھنہ کی بیگم سمرو کا ایجنٹ رہا اور سترھویں صدی کے اخیر میں اس حصہ ہندوستان کے اندر ایک اہم فوجی سرگروہ تھا۔ عبدالصمد خاں صاحب کو نواب کا خطاب بھی عطا کیا گیا اور انہیں اپنی جاگیر اور ثروت کے قرار و ثبات کی نسبت پورا اطمینان ہو گیا۔ لیکن ان تمام عطیات کے ساتھ یہ شرط بھی لگی ہوئی تھی کہ نواب صاحب اپنے علاقہ کا انتظام بغیر سرکار انگریزی کی مدد کے خود ہی کریں لیکن نواب صاحب سے یہ نہ ہو سکا۔ دیہات کے باشندوں نے اُن کے احکام و اقتدار کو بالکل نہ مانا اور نہ معاملہ کا روپیہ انہیں دیا۔ بلکہ جب ایک مرتبہ نواب صاحب کے صاحبزادے اور داماد نے رعایا سے بزور نواب صاحب کے حقوق حکومت تسلیم کرانے کی کوشش کی تو رعایا نے اُن دونوں کو قتل کر دیا۔ آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ ۱۸۰۹ء میں نواب صاحب نے مجبور ہو کر استعفا دیدیا اور ان مواضعات کی تحویل سے اپنا پیچھا چھڑا لیا۔ اب ان کے عوض میں ان کو مہرانہ اور دوجانہ کے دو چھوٹے قطعات عطا ہوئے اور نواب کا خطاب اور اختیارات اُسی طرح بحال رہے ؛

۱۸۲۶ء میں نواب عبدالصمد خاں صاحب کے بعد انکے بڑے صاحبزادے محمد ڈنڈے خاں مسند نشین ریاست ہوئے اور تیئیس سال تک ریاست پر قابض رہے۔ محمد ڈنڈے خاں صاحب کے چھوٹے بھائی

کا بیٹا محمد امیر خاں اپنے دادا کی جاگیر پر جانشین ہونے کا دعویدار ہوا لیکن بعد میں اس کو ۳۰۰۰ روپیہ سالانہ پنشن مل گئی اور طرفین میں باہم راضی نامہ ہو گیا۔ ۱۸۵۷ء کی بغاوت کے وقت نواب محمد حسن علی خاں صاحب ریاست دوجانہ کے حکمران تھے۔ ان کے پوتے یعنی موجودہ نواب صاحب کا بیان ہے کہ اس نازک وقت میں نواب محمد حسن علی خاں صاحب کا سرکار کی امداد و اعانت سے بے پروائی برتنا اس وجہ سے نہ تھا کہ وہ گورنمنٹ انگلشیہ کے کچھ بدخواہ تھے بلکہ بات یہ ہے کہ وہ اپنے بے حد لحیم و شحیم ہونے کے سبب معذور تھے۔ چنانچہ گو انہوں نے سرکار انگریزی کو امداد دینے میں خود کچھ کوشش نہیں کی اور نہ کسی طرح کی کمک دی لیکن اسی کیساتھ وہ سرکار کے برخلاف بھی کسی کو کوئی امداد وغیرہ دینے کے مرتکب نہیں ہوئے اور اسی وجہ سے ان کی ریاست کا وہ حال نہ ہوا جو جھجر اور بہادر گڑھ کا ہوا ہے۔ نواب محمد حسن علیخاں صاحب کے جانشین نواب محمد سعادت علیخاں صاحب ہوئے اور بارہ سال تک حکمران رہے ؛

نواب محمد سعادت علی خاں ۱۸۷۹ء میں فوت ہوئے۔ اس وقت ان کے صاحبزادے نواب محمد ممتاز علی خاں نابالغ تھے لہذا ان کے عمّ مکرّم محمد نجابت علی خاں صاحب بطور ولی کے تین چار سال تک ریاست کا انتظام کرتے رہے۔ نواب محمد ممتاز علیخاں صاحب ۱۹۰۸ء میں لاولد فوت ہوئے اور ان کے چچیرے بھائی نواب محمد خورشید علی خاں صاحب ان کے جانشین ہوئے ؛

پنجاب کی ریاستوں میں دوجانہ بلحاظ مرتبہ انیسویں نمبر پہ ہے اور نواب صاحب کو وائسرائے کشور ہند کے حضور میں باریاب ہونیکا حق حاصل ہے ؛

راجہ دھیان سنگھ مرحوم و مغفور والیٔ ریاست بھاگل (آرکی)

The late Raja Dhian Singh, Chief of Bhagal (Arki) State.

ریاستِ بھاگل

ہز ہائی نس راجہ سُرندر سنگھ فرمانروائے ریاستِ بھاگل

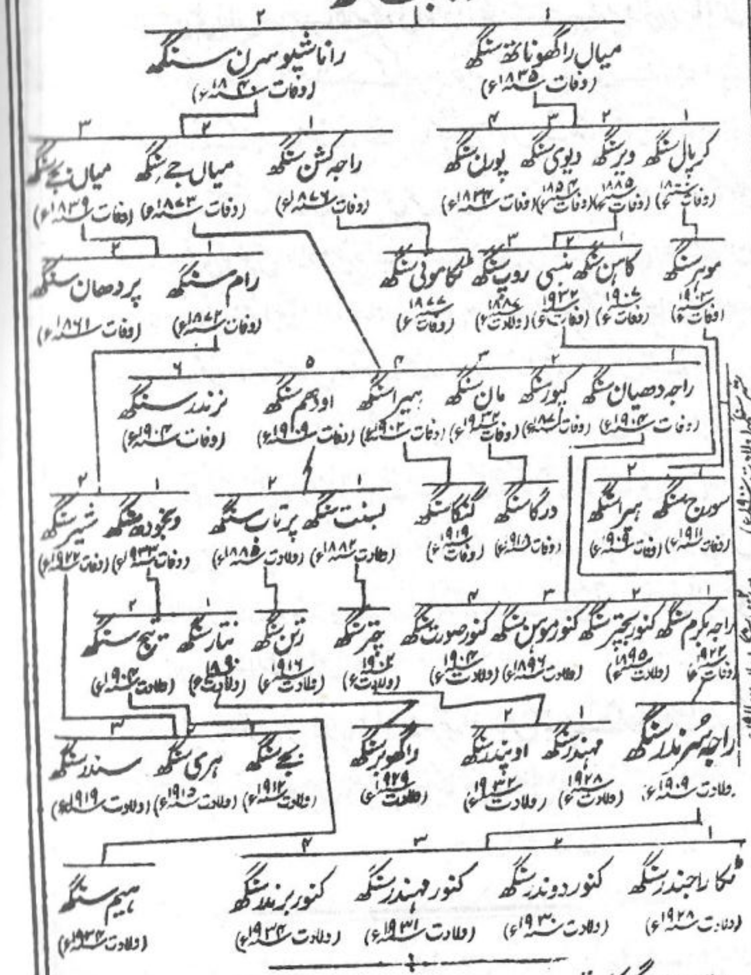

ریاست بھاگل کا رقبہ .... ۱۲۰ مربع میل
" کی آبادی ۲۶۳۵۲
" " کا مالیہ .... ۹۰۰۰۰ روپیہ

روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ریاست کے فرمانروا خاندان کا مورثِ اعلیٰ اجے دیو تھا جو راجہ بکرماد تیا کی اولاد میں پنوار راجپوت تھا۔ یہ اور اس کے دو بھائی دھارانگری (ریاست دھار واقع وسط ہندوستان) سے نقلِ مکان کر کے کوہستانِ شملہ میں آئے تھے۔ اجے دیو نے تو بھاگل کی ریاست فتح کر لی اور اس کے ایک بھائی بجے دیو نے بھگاٹ کی قریبی ریاست کی بنیاد ڈالی اور تیسرے بھائی نے بطور رشی "دیو دھر والہ" شہرت حاصل کی جس کی ابھی تک مقامی طور پر پوجا کی جاتی ہے اٹھارویں صدی کے شروع میں گورکھوں نے کوہِ شملہ کی دوسری ریاستوں کی طرح ریاست بھاگل پر بھی قبضہ کر لیا۔ ۱۸۱۵ء میں سرکار انگریزی نے اس کو گورکھوں کے ہاتھ سے رہائی دلا کر ایک سند کے رُو سے اس کی خود مختاری بھی پھر بحال کر دی۔ اِس سند میں حسبِ معمول یہ شرط لگائی گئی کہ ریاست لڑائی کے موقع پر سرکار کی امداد کرے راجہ صاحب کو کلّی انتظامی اختیارات حاصل ہیں سوائے اس کے کہ سزائے موت صاحب پولیٹیکل ایجنٹ پنجاب ہل سٹیٹس ایجنسی کی منظوری سے دی جاتی ہے۔

غدر کے زمانے میں سری کشن سنگھ جی مہاراج ریاست بھاگل کے رانا تھے انہوں نے پیادوں کی ایک جمعیت مہیا کی تاکہ جالندھر سے جو سڑکیں نکلتی تھیں ان کی حفاظت کریں کیونکہ یہاں سے ڈر تھا کہ تیسری۔ تینتیسویں اور پینتیسویں بنگال رجمنٹوں کے باغی شملہ پر حملہ کریں گے۔ رانا کشن سنگھ جی نے اپنے بھائی سری جے سنگھ جی کے ماتحت ایک فوجی جماعت شملہ کو بھی ارسال کی تھی۔ اس وفاداری کے صلہ میں رانا کشن سنگھ صاحب کو راجہ کا خطاب عطا ہوا اور انکو اور انکے بھائی جے سنگھ جی کو خلعت بھی مرحمت کئے گئے ؛

سری کشن سنگھ جی کی شادی راجہ جسواں ضلع ہوشیار پور کی دختر عصمت پناہ سے ہوئی تھی ؛

سری کشن سنگھ جی کے بھتیجے راجہ دھیان سنگھ جی ایک باخبر اور روشن خیال حاکم

راجہ بکرام سنگھ والئِ ریاست بھاگل (آرکی)

Raja Bikram Singh, Chief of Bhagal (Arki) State.

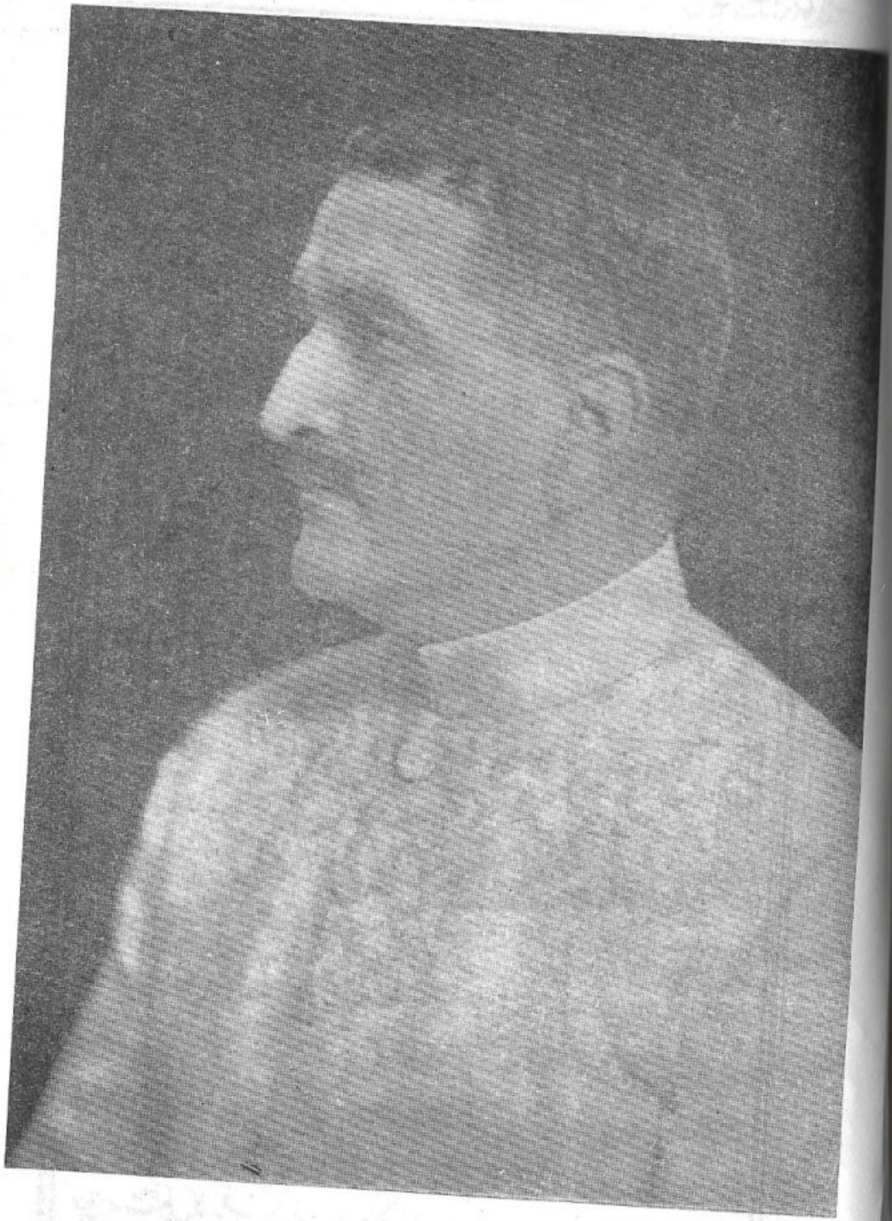

شری راجہ رانا سر بھگت چند را صاحب بہادر کے سی ایس آئی فرمانروائے ریاست جبّل

Shri Raja Rana Sir Bhagat Chandra Sahib Bahadur K. C. S. I.
Ruler of Jubbal State.

ہونے کے علاوہ رعایا کے لوگوں میں نہایت ہر دلعزیز تھے اور کوہ شملہ کی تمام چھوٹی ریاستو کے حکمرانوں میں سب سے زیادہ لائق اور ہوشیار سمجھے جاتے تھے۔ ان کی راجگانِ سکیت مدھان اور بلاسپور سے تعلّقاتِ ازدواجی کے ذریعے قریبی رشتہ داری تھی ؛

سری راجہ دھیان سنگھ جی کا انتقال ۱۹۰۴ء میں ہؤا اور ان کی جگہ ان کے فرزند ارجمند ٹکا بکرم سنگھ جی جو نابالغ تھے جانشین ہوئے انہوں نے ایچیسن کالج لاہور میں تعلیم پائی اور انکی نابالغی کے زمانہ میں ریاست کا بندوبست ہؤا۔ راجہ صاحب موصوف نے پہلے سری رانا صاحب جبل کی دو بہنوں کیساتھ اور بعد میں رانا صاحب مالنوال کی دو دختروں سے شادی کی اور ۱۹۲۲ء میں سرگباش ہو گئے ؛

سری راجہ بکرم سنگھ جی کی جگہ ریاست کے موجودہ فرمانروا سری راجہ سر ندر سنگھ جی مہاراج جانشین ہوئے انہوں نے بھی ایچیسن کالج لاہور میں تعلیم پائی اور انکی شادی سری رائے صاحب سانگڑھی کی دختر عصمت پناہ سے ہوئی۔ راجہ صاحب موصوف کو ۱۹۳۲ء میں پورے اختیاراتِ حکمرانی عطا کئے گئے اور وہ ریاست کے حاکم نشین قصبہ ارکی میں رہتے ہیں جو شملہ سے ۲۲ میل شمال مغرب کی طرف ایک نہایت خوبصورت قصبہ ہے ؛

پہلے پہل ریاست کے سیاسی تعلقات گورنمنٹ عالیہ پنجاب کیساتھ تھے مگر اب یہ تعلقات پنجاب ہل سٹیٹس ایجنسی کے توسل سے براہ راست گورنمنٹ ہند سے ہو گئے ہیں اور ریاست کا درجہ شملہ کی پہاڑی ریاستوں میں آٹھواں ہے ؛

سری راجہ صاحب بہادر ہز ایکسی لنسی حضور وائسرائے سے ملاقات کرنے کے حقدار ہیں ؛

ریاستِ جبل

سری راجہ سر بھگت چند کے سی ایس آئی فرمانروائے ریاست جُبل

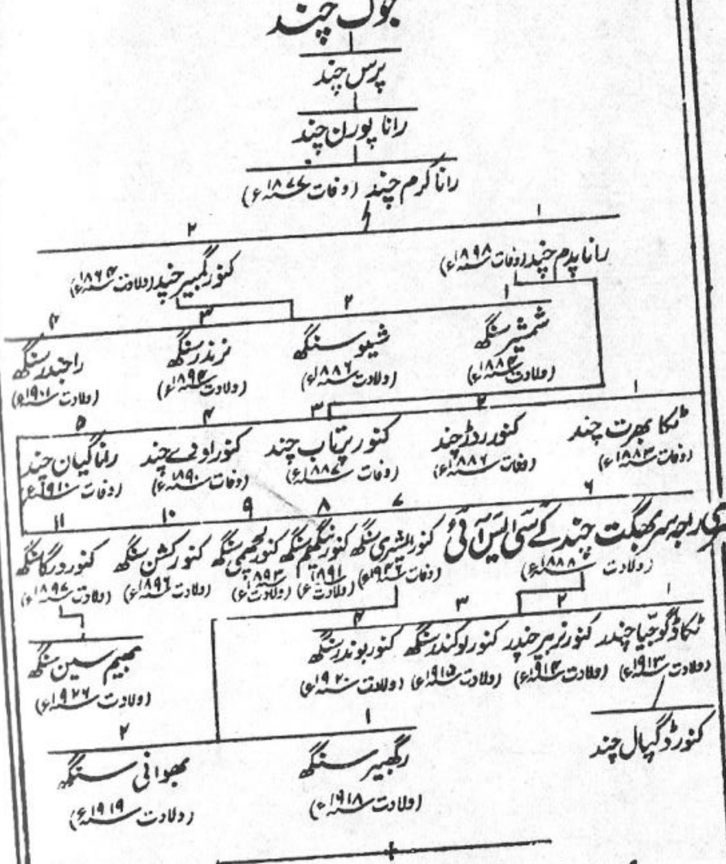

ریاست جُبل کا رقبہ	۲۸۷ مربع میل
" کی آبادی	۲۷۰۰۰
" کا مالیہ	۸۰۰۰۰

ریاست جبل شملہ کے مشرق میں اور ریاستہائے سرمور اور رامپور بشہر کے درمیان واقع ہے۔ یہ نہایت خوبصورت علاقہ ہے جو شاندار جنگلی درختوں سے ڈھکا ہُوا ہے۔ یہاں کے لوگ نہایت سادہ لوح اور پرامن زندگی بسر کرنیوالے ہیں؛

سری راجہ صاحب جبل راجپوت النسل ہیں اور سرمور کے اس قدیم حکمران خاندان کی نسل سے ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں جو پہلے اپنے موقع پر ذکر شدہ حالات میں ریاست سے بیدخل اور محروم ہو گیا تھا۔ روایت ہے کہ سرمور کے ایک بڈھے راجہ نے اپنی ایک بیوی مذہبی فرض سمجھکر ایک برہمن کو نذر کی جو ریاست میں بہت مشہور تھا۔ اس بیوی کے بطن سے برہمن کے گھر میں تین لڑکے پیدا ہوئے جنہوں نے ریاستہائے جبل، راوین اور سیری کی بنیاد ڈالی؛

ریاست جبل دراصل سرمور کی باجگذار تھی لیکن گورکھوں کی لڑائی کے بعد یہ خود مختار بنا دی گئی اور سنہ ۱۸۱۵ء میں لارڈ موایرا بالقابہ نے سری رانا پورن چندجی کو ایک سند عطا کی۔ رانا پورن چندجی اچھے حکمران نہیں ثابت ہوئے۔ ان کی ریاست میں بدامنی پھیل گئی اور سنہ ۱۸۳۲ء میں ان کو حکومت سے دست بردار ہونے پر مجبور کیا گیا اور صرف ۴۴۰۰ روپیہ سالانہ بطور گذارہ کے ملتا رہا۔ بعدازاں رانا صاحب نے درخواست کی کہ انہیں بحال کر دیا جائے اور سنہ ۱۸۴۰ء میں انکی یہ درخواست منظور بھی ہو گئی لیکن وہ بحالی کا حکم عمل میں آنے سے پیشتر ہی سرگباش ہو گئے۔ سنہ ۱۸۵۴ء میں متوفی رانا جی کے صاحبزادے کرم چندجی رانا مقرر ہوئے۔ رانا کرم چندجی بہت سخت گیر تھے اور رعایا کے آدمی ان سے سخت نالاں تھے۔ رانا کرم چند کے بعد رانا پدم چندجی جانشین ہوئے جو پرہیزگار فرمانروا تھے اور جو ریاست میں بہت کچھ اصلاح کرنے کے بعد سنہ ۱۸۹۸ء میں سرگباش ہو گئے۔ انکے عہدِ حکومت میں ریاست کا مالی بندوبست ہُوا۔ اہالیانِ ریاست کو بغیر کسی نذرانہ ادا کرنے کے اراضی کے حقوق مالکانہ دیئے گئے اور بیگار بالکل موقوف کر دی گئی۔ پھر سری گیان چندجی رانا ہوئے لیکن وہ بھی سنہ ۱۹۱۰ء میں سرگباش ہو گئے جنکی جگہ انکے سوتیلے بھائی سری بھگت چندجی موجودہ فرمانروا جانشین ہوئے جنہوں نے ایچیسن کالج لاہور میں تعلیم حاصل کی ہے اور سنہ ۱۹۰۷ء میں وہاں کا ڈپلومہ امتیاز کیساتھ

حاصل کیا ہے؛

گذشتہ ۲۵ سال کے عرصہ میں ریاست جبل میں جو بہت بڑی ترقیات ہوئی ہیں وہ تمام کی تمام موجودہ راجہ صاحب بہادر کی طفیل ہیں۔ محکمۂ جنگلات کی اصلاح کر کے اسے پنجاب کے محکمۂ جنگلات کے ہم پایہ اور ہم رتبہ کر دیا گیا ہے۔ جا بجا پُل دار سڑکیں اور آرام گاہیں بنا دی گئی ہیں۔ تعلیم اور طبی امداد کی بہت سی سہولتیں بہم پہنچائی گئی ہیں اور ٹیکس بہت حد تک کم کر دیئے گئے ہیں۔ بہت سے ٹیکس تو سرے سے موقوف ہی کر دیئے گئے ہیں اور رعایا کے نابالغان اور بیوگان کو مالیۂ اراضی کی ادائگی سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ گذشتہ چھبیس ستائیس سال کے دوران میں قریباً ۳۷ لاکھ روپیہ کی رقم رفاہِ عام کے کاموں پر صرف کی گئی ہے جس میں مبلغ دس لاکھ روپیہ کی وہ رقم بھی شامل ہے جو ریاست میں سکولوں اور ہسپتالوں کی برقراری کے لئے علیحدہ فنڈ کے طور پر جمع رکھی گئی ہے۔ ریاست کے مالیات نہایت اعلیٰ بنیادوں پر قائم کئے گئے ہیں؛

جنگِ عظیم کے دوران میں سری راجہ صاحب بہادر نے اپنی اور اپنے بھائی کی خدمات گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں پیش کیں اور ہندوستانی فوج کے لئے ۱۲۲ رنگروٹ مہیا کئے۔ سری راجہ صاحب بہادر کی ان خدمات کے صلہ میں سنہ ۱۹۱۸ء میں راجہ کا موروثی خطاب عطا کیا گیا اور ان کا درجہ بڑھا کر ریاست بھگاٹ سے اوپر کر دیا گیا۔ سنہ ۱۹۲۹ء میں سری راجہ صاحب بہادر سی ایس آئی بنا دیئے گئے اور سنہ ۱۹۳۶ء میں آپ کو کے سی ایس آئی کا معزز خطاب عطا ہوا۔ پہلے سنہ ۱۹۲۱ء میں اور اسکے بعد سنہ ۱۹۲ء میں سری راجہ صاحب کو چیمبر آف پرنسز میں شملہ کی پہاڑی ریاستوں کا نمائندہ ممبر منتخب کیا گیا۔ سنہ ۱۹۳۲،۳۳ء میں انہوں نے تمام دنیا کا ایک بہت بڑا سفر کیا۔ سنہ ۱۹۳۵ء میں سری راجہ صاحب کی رعایا نے ان کی سلور جوبلی بڑی شان سے منائی اور ان کی خدمت میں ۵۰ ہزار روپیہ کی ایک تھیلی اپنی محبت اور نمک حلالی

کے نشان کے طور پر پیش کی۔ اسکے معاوضہ میں سری راجہ صاحب بہادر نے ایک سال کا مالیہ معاف کر دیا اور اُور بھی بہت سی مراعات دیں؛

جبل کے شاہی خاندان کی رشتہ داریاں بوجہ ازدواج اورچھہ۔ گونڈل۔ نرسنگھ گڑھ۔ بلاسپور۔ جھالاواڑ۔ کیونتھل اور بھاگل کے خانوادوں سے ہیں۔ لارڈ ارون بالقابہ اپنے وائسرائے ہند ہونے کے دوران میں دو دفعہ ریاست جبل میں تشریف لے گئے؛

پہلے ریاست جبل کے سیاسی تعلقات گورنمنٹ پنجاب کیساتھ تھے مگر اب گورنمنٹ ہند کے ساتھ ہو گئے ہیں اور یہ پنجاب ہل سٹیٹس ایجنسی میں شامل ہے جس میں اس کا رتبہ نواں ہے؛

سری راجہ صاحب بہادر ہز ایکسی لنسی وائسرائے کے ساتھ ملاقات کرنے کے حقدار ہیں؛

ریاست جبل کی باجگزار ریاستیں

(اوّل) راوین (رائین گڑھ)

ٹھاکر دیدار سنگھ والئ ریاست راوین (رائین گڑھ)

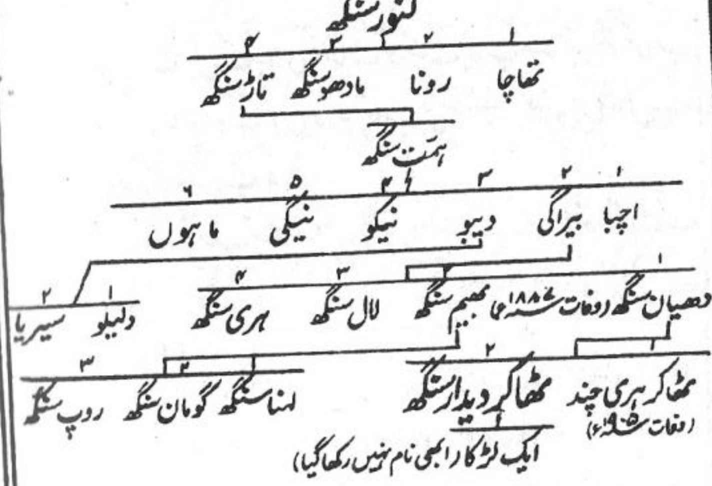

ریاست راوین کا رقبہ	۷ مربع میل
〃 〃 کی آبادی	۸۲۳
〃 〃 کا مالیہ	۳۵۰۰ روپیہ

یہ ریاست اصل میں ٹہڑی کا ماتحت علاقہ تھی مگر گورکھوں کے حملے سے پہلے بشہر والوں نے اس کے مشرقی حصے کو تاخت و تاراج کر کے اپنے قابو میں کر لیا۔ جب سرکار انگریزی نے گورکھوں کو مغلوب کیا تو یہ ریاست دو فاتحین یعنی راجہ گڑھوال اور راوین کے ٹھاکر کے درمیان تقسیم ہوئی۔ سرکار انگریزی نے جو علاقہ

اپنے پاس رکھا تھا وہ سنہ ۱۸۳۰ء میں کیونتھل کو اس زمین کے عوض دیا گیا جو سرکار نے اس سے شملہ آباد کرنے کے لئے لی تھی۔ پڑوس کی وادی برہمنوں کی ایک جماعت کے قبضہ میں ہے اور تبتی طرز عمارت کے دو مندر بھی انہیں کے پاس ہیں۔ موجودہ ٹھاکر صاحب سری کدار ناتھ جو ٹھاکر ہری چند صاحب کے بعد جانشین ہوئے نسلاً ہندو راجپوت اور جبل کے خاندان کے ہم نسل ہیں۔ ان کو حکومت کے پورے اختیارات حاصل ہیں مگر سزائے موت دینے کے لئے صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر ریاستہائے کوہ شملہ کی منظوری لی جاتی ہے ؀

حال میں ریاست کے معاملات بہت گڑبڑ ہو گئے تھے اور ٹھاکر صاحب کی درخواست پر سرکار انگریزی نے ایک اپنا افسر انتظام میں مدد دینے کے لئے بھیجا ہے ؀

ریاست جبل کی باجگزار ریاستیں

(دوم) ڈھاڈی

شری ٹھاکر دھرم سنگھ فرمانروائے ریاست ڈھاڈی

ٹھاکر کیسر سنگھ

ٹھاکر بدری سنگھ

ٹھاکر نرائن سنگھ

ٹھاکر بیر سنگھ — پریم سنگھ — ہیرا سنگھ — مہر سنگھ — جگت سنگھ — شیورام — ہری سنگھ

لال سنگھ — مان داس — رن سنگھ — دیوی دت — مدن سنگھ — راما نند — چھ لڑکے

شری ٹھاکر دھرم سنگھ (ولادت سنہ ۱۸۸۸ء) — پانچ لڑکے — بہادر سنگھ — دو لڑکے

کنور نند سنگھ (ولادت سنہ ۱۹۳۱ء) — ٹکا جے سنگھ (ولادت سنہ ۱۹۰۵ء) — کنور گیان سنگھ (متوفی)

ریاست ڈھاڈی کا رقبہ	۲۵ مربع میل
〃 〃 کی آبادی	۲۱۲
〃 〃 کا مالیہ	۲۰۰۰

یہ چھوٹی سی ریاست پہلے ٹروچ کی باجگزار تھی اور بعد ازاں ریاست بشہر کی باجگزار ہوئی۔ گورکھوں کے زمانہ حکومت میں ڈھاڈی۔ راوین کیساتھ ملحق ہوگئی لیکن سنہ ۱۸۹۶ء میں یہ ریاست جبل کی باجگزار بنادی گئی جسکو ایک نافہ کستوری بطور سالانہ خراج ادا کرتی ہے ؂

موجودہ ٹھاکر صاحب سری ٹھاکر دھرم سنگھ جی اپنے والد ماجد کی وفات پر جو

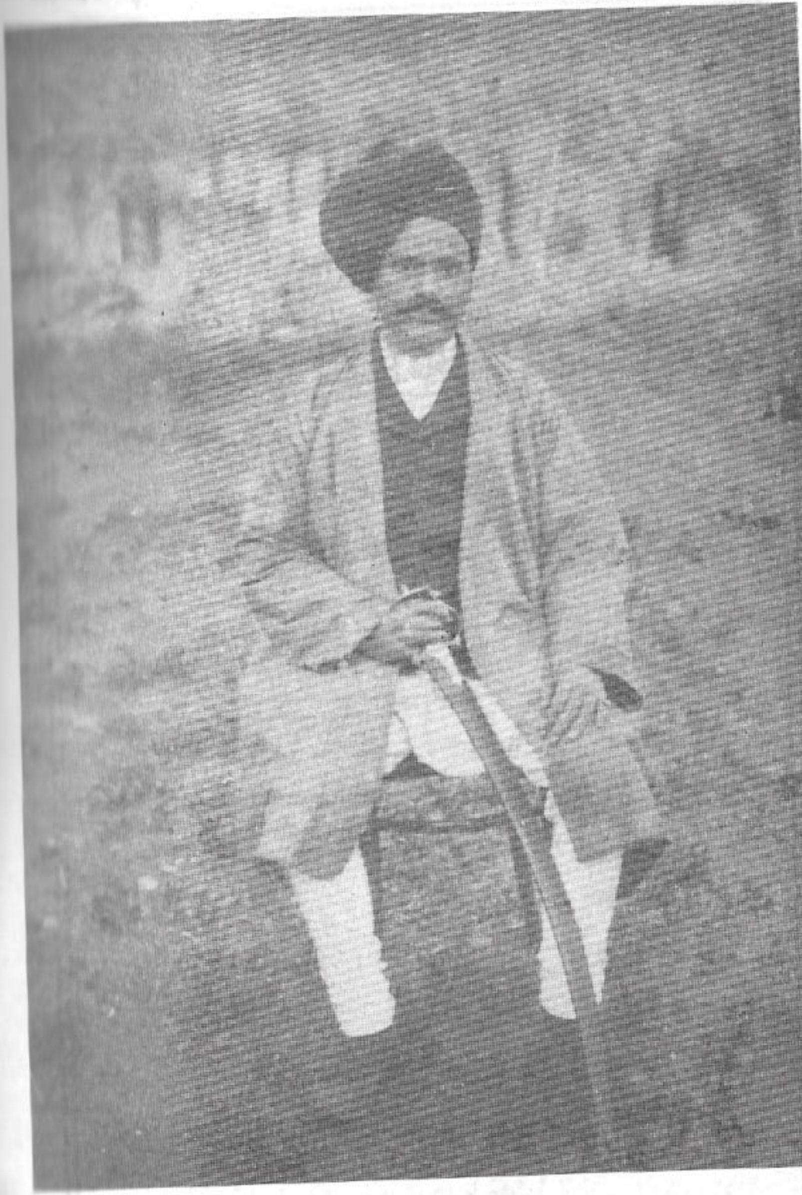

شری ٹھاکر دھرم سنگھ صاحب بہادر فرمانروائے ریاست ڈھاڈی

Shri Thakur Dharam Singh Sahib Bahadur Ruler of Dhadi State.

سنہ ۱۹۰۷ء میں واقع ہوئی بعمر نابالغی گدی نشین ہوئے۔ آپ کی نابالغی کے زمانہ میں ریاست کا انتظام آپ کے ایک رشتہ دار کے سپرد رہا اور آپ کو سنہ ۱۹۱۴ء میں پورے اختیارات حاصل ہوئے۔ اس خاندان کو اپنے راجپوت الاصل ہونے اور سوم ونشیا راجپوتوں کی نسل ہونے پر فخر ہے۔ موجودہ راجہ صاحب کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی سری راجہ صاحب بہادر والیٔ ریاست بشہر سے بیاہی ہوئی ہے اور دوسری صاحبزادی کی شادی ٹھاکر صاحب مدھان سے ہوئی ہوئی ہے ؛

ریاست ڈھاڈی کے جنگلات کا ٹھیکہ سنہ ۱۸۷۹ء سے ۵۰ سال کے لئے ۱۶۰۰ روپیہ سالانہ کے عوض سلطنتِ برطانیہ کے ہاتھ میں تھا جو سنہ ۱۹۲۹ء تک قائم رہا اور سنہ ۱۹۳۰ء تک یہ ٹھیکہ بڑھا کر ۴۸۰۰ روپیہ کر دیا گیا۔ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء سے یہ جنگلات اب ٹھاکر صاحب کو واپس مل گئے ہیں ؛

اب یہ ریاست پنجاب ہل سٹیٹس ایجنسی میں شامل کر دی گئی ہے ؛

ریاستِ بھگاٹ

رانا دلیپ سنگھ سی آئی ای فرمانروائے ریاست بھگاٹ

فتح پال

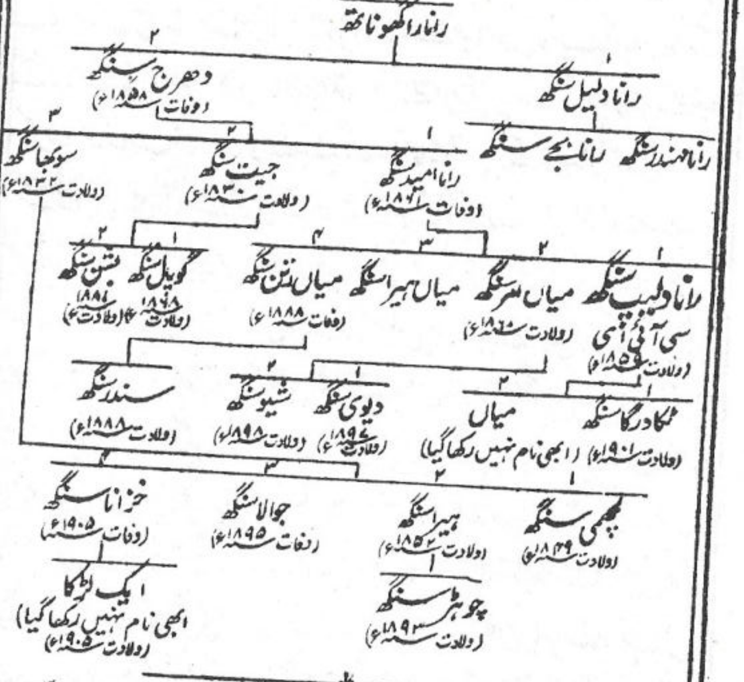

ریاست بھگاٹ کا رقبہ	۳۶ مربع میل
" " کی آبادی	۹۴۹۰
" " کا مالیہ	۴۰۰۰ روپیہ
" " کی مقامی فوج	۳۲ جوان
" " کی کارآمد توپیں	ایک عدد

ریاست بھگاٹ شملہ سے جنوب اور مغرب کیطرف چند میل کے فاصلے پر واقع ہے اور سولن سے لیکر سباتھو اور کسولی تک پھیلی ہوئی ہے ؛

کئی صدیاں ہوئیں کہ رانا صاحب کے آباؤ و اجداد ان پہاڑیوں میں آکر آباد ہوئے وہ ڈیرہ ناگری واقع دکھن سے آئے اور یہاں آکر بزور بازو اپنا قبضہ جمایا۔ گورکھوں کے بارہ سالہ زمانۂ حکومت میں سری رانا مہندر سنگھ جی بلا کھٹکے اپنی ریاست پر قابض رہے اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ راجہ بلاسپور کے معاون اور رفیق تھے جس کے بلانے سے گورکھوں نے جمنا کے پار کا ملک فتح کیا۔ جب جرنیل اختر لونی بالقابہ نے نیپالیوں کو پسپا کیا تو رانا صاحب نے اپنے پرانے دوستوں کا ہی ساتھ دیا تھا اس لئے ان کی ریاست کے پانچ پرگنے ضبط ہو کر مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے حوالے کئے گئے۔ باقیماندہ تین پرگنے (لبسال پھچولی اور باسل) سنہ ۱۸۳۹ء میں سری رانا مہندر سنگھ جی کے لاولد فوت ہونے پر سرکار نے لے لئے۔ اور سنہ ۱۸۴۲ء میں متوفی رانا کے سب سے بڑے چچازاد بھائی امید سنگھ جی نے یہ درخواست پیش کی کہ ریاست حقدار کے نام واگزار ہونی چاہئے۔ اس وقت لارڈ ایلنبرا بالقابہ نے متوفی رانا کے بھائی سری بجے سنگھ جی کو ریاست پھر عنایت کردی۔ مگر سنہ ۱۸۴۹ء میں سری بجے سنگھ جی کی وفات پر گورنمنٹ عالیہ نے دوبارہ ریاست کو لے لیا اور اب سری امید سنگھ جی نے خود اپنے نام ریاست واگزار ہونیکا دعویٰ دائر کیا چنانچہ اپنا ایک وکیل ولایت بھیجا اور ایک نامور بیرسٹر مسٹر ائیزک بٹ کو اپنی طرف سے کورٹ آف ڈائرکٹرز کے روبرو پیروکار مقرر کیا۔ آخرکار سنہ ۱۸۶۰ء میں لارڈ کیننگ بالقابہ نے سفارش کی کہ امید سنگھ صاحب کے دعویٰ کو مان لیا جائے اور ایک سال کے بعد یہ دعویٰ تسلیم کیا گیا لیکن امید سنگھ جی اس وقت بستر مرگ پر پڑے تھے اور تیرہ سال انتظار کرنے کے بعد جب خدا خدا کر کے یہ خوشخبری پہنچی تو ان کی زندگی کے صرف چند گھنٹے باقی رہ گئے تھے۔ امید سنگھ تو حکومت کرنے کی یہ حسرت دل میں لیکر چل بسے لیکن ان کے دو سالہ صاحبزادے سری دلیپ سنگھ جی ان کے بعد گدی نشین کئے گئے جو اس زمانہ سے اب تک ریاست پر حکمران ہیں ؛

سنہ ۱۸۴۲ء میں رانا صاحب بھگاٹ سے ۵۰۰۰ روپیہ نقد ادا کر کے اور ۵۰۰ روپیہ سالانہ خرچ کے معاوضہ میں پرگنہ کسولی سرکار نے لے لیا اور اسجگہ وہاں سرکاری فوج کی چھاؤنی ہے مگر جب سنہ ۱۸۶۱ء میں رانا صاحب کو ریاست واپس کردی گئی تو پھر ۵۰۰ روپیہ کا خرچ دوبارہ نہیں لیا گیا۔ سنہ ۱۸۶۳ء میں سولن کی موجودہ چھاؤنی کی زمین ۵۰۰ روپیہ سالانہ کی ادائگی پر لی گئی اور اسی کیساتھ ہی رانا صاحب کا خراج گھٹا کر ۲۰۰۰ سے ۶۰۳ روپیہ سالانہ کر دیا گیا۔ جس زمانے میں یہ ریاست سرکار انگریزی کے علاقہ میں ضلع شملہ کیساتھ شامل رہی تھی اسوقت سرکار انگریزی کے ایک افسر جنرل انز صاحب بہادر نے اس میں بہت سے مالکانہ حقوق حاصل کر لئے تھے جو بعد ازاں رانا صاحب نے جنرل انز کے ورثاء سے ۳۵۰۰۰ روپیہ دیکر خرید لئے ؛

رانا صاحب کے انتظامی اختیارات شملہ کی دوسری ریاستوں کے حکمرانوں کے ان اختیارات سے ملتے جلتے ہیں جن کا پہلے ذکر آچکا ہے۔ ریاست کے موجودہ حکمران اچھے تعلیمیافتہ ہر دلعزیز اور عوام رعایا کے خیر خواہ ہیں۔ ریاست کا انتظام بہت اچھا ہے اور اس کا اکثر حصہ رانا صاحب کے بھائی میاں امر سنگھ صاحب کے ہاتھ میں ہے جو ایک مدت تک گدی کے ولی عہد بھی رہے تھے۔ سنہ ۱۸۹۶ء میں رانا صاحب کو سی آئی ای کا خطاب عطا ہوا۔ سنہ ۱۹۰۴ء میں انہوں نے تبت مشن کیساتھ جانے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ رانا صاحب کی پہلی رانی جو رانا صاحب دھمی کی صاحبزادی تھیں اب فوت ہو چکی ہیں۔ سنہ ۱۸۸۸ء میں انہوں نے ریاست منگل کے رانا صاحب کی دو پوتیوں سے شادی کی۔ ریاست منگل بلاسپور کے نزدیک واقع ہے ؛

رانا صاحب وائسرائے کشور ہند بالقابہ کے حضور میں باقاعدہ باریاب ہونیکا حق نہیں رکھتے مگر ان کو مستثنیٰ طور پر حضور وائسرائے کی میعاد عہدہ میں ایک دفعہ انکی خدمت میں معمولی طور پر باریاب ہونے کی اجازت دی جاتی ہے ؛

شری راناودیادھر سنگھ صاحب بہادر فرمانروائے ریاست کمارسین

…ari Rana Vidiya Dhar Singh Sahib Bahadur Ruler of Kumarsen State.

ریاست کمہارسین

شری راناودھیادھر سنگھ فرمانروائے ریاست کمہارسین

گوراسنگھ المعروف جسونت سنگھ

رانا پریتم سنگھ (وفات سنہ ۱۸۵۸ء)

رانا کھوانی سنگھ (وفات سنہ ۱۸۷۴ء)

(۱) رانا ہیرا سنگھ (وفات سنہ ۱۹۱۴ء) — (۲) کنور اندر سنگھ (وفات سنہ ۱۹۰۷ء)

(۱) شری راناودھیادھر سنگھ (ولادت سنہ ۱۸۹۵ء) — (۲) ٹکا بید سنگھ (متوفی)

بلدیو سنگھ (ولادت سنہ ۱۹۰۱ء)

ٹکا سومیشور سنگھ (ولادت سنہ ۱۹۳۰ء)

ریاست کمہارسین کا رقبہ	۱۰۰ مربع میل
" " کی آبادی	۱۲۷۸۱
" " کا مالیہ	۷۵۰۰۰ روپیہ

علاقہ کمہارسین ستلج کے بائیں کنارے پر کوٹ گڑھ کے عین نیچے اور نارکنڈہ کے شمال میں واقع ہے۔ ریاست کمہارسین پہلے ریاست بشہر کی باجگزار تھی مگر جنگِ گورکھا کے بعد سری رانا کمہار سنگھ جی کو اس شرط پر خودمختاری کی سند عطا ہوئی کہ وہ سرکار انگریزی کی فوجی خدمت ادا کرینگے بلسان ۔ برولی اور مدھان کے ٹھاکر صاحبان کسی زمانہ میں کمہارسین کے

باجگزار تھے لیکن ۱۸۱۵ء میں جرنیل اختر لونی بالقابہ نے ان کو خود مختار کر دیا۔ رانا کمہار سنگھ جی کے اکلوتے صاحبزادے ان کی حیات ہی میں فوت ہو گئے تھے اس لئے ۱۸۳۹ء میں کمہار سنگھ صاحب کی وفات پر ان کے علاقہ جات سرکار انگریزی نے لے لئے لیکن بعد میں یہ علاقہ جات اور حقوق رانا کمہار سنگھ صاحب کے یک جدّی وارث یعنی موجودہ رانا صاحب کے پڑدادا سری پرتیم سنگھ جی کے نام پھر بحال ہو گئے۔ سکھوں کی پہلی لڑائی میں سری رانا پرتیم سنگھ کا برتاؤ وفادارانہ رہا۔ انہوں نے تین سَو توڑے دار بندوقوں سے مسلّح آدمی اپنے ساتھ لے کر ستلج عبور کیا اور سری گڑھ کے قلعہ کلو کا بڑی کامیابی سے محاصرہ کیا؛

رانا صاحب سری ہیرا سنگھ جی کچھ بڑے دانا آدمی نہیں تھے ریاست کا انتظام چند سال تک تین اہلکاروں کی ایک کونسل سرانجام دیتی رہی۔ مگر یہ انتظام ایسا ناقابلِ اطمینان رہا کہ گورنمنٹ کو ایک منیجر مقرر کر کے بھیجنا پڑا۔ پہلے پہل تو ایک کونسل انتظام میں اس منیجر کی امداد کرتی رہی مگر جب اس طرح بھی کام نہ چلا تو کونسل ہٹا دی گئی اور صرف منیجر اکیلا ہی انتظام کرتا رہا؛

موجودہ رانا صاحب سری رانا ودھیا دھر سنگھ جی مہاراج نے ایچیسن کالج لاہور میں تعلیم پائی اور ۱۹۱۴ء میں گدی نشین ہوئے ۱۹۱۷ء میں آپ کو ریاست کے منیجر کے اختیارات اور ۱۹۲۰ء میں پورے اختیارات دیئے گئے۔ آپ کی شادیاں والیانِ ریاست ہائے مجی۔ بھاگل اور نسبت پور کے

گھرانوں میں ہوئی ہوئی ہیں؛

دستور کے مطابق رانا صاحب بہادر کو والسرائے بالقابہ کے حضور میں باقاعدہ باریاب ہونے کا حق نہیں مگر ہز ایکسی لنسی کے میعاد عہدہ کے دوران میں ایک دفعہ ان کو غیر رسمی ملاقات کی اجازت دیدی جاتی ہے؛

ریاست بھجی

رانا درگا سنگھ والیِٔ ریاستِ بھجی

رانا امرت پال

رانا رُودڑ پال (وفات ۱۸۵۹ء)

رانا رن بہادر سنگھ (وفات ۱۸۷۵ء)

رانا درگا سنگھ (ولادت ۱۸۴۲ء) — میاں پرمانم سنگھ (ولادت ۱۸۴۴ء) — میاں بجے سنگھ (ولادت ۱۸۶۰ء)

ٹکا اندر سنگھ (ولادت ۱۸۹۱ء) — میاں پرجا پال (ولادت ۱۸۹۳ء) — میاں بیر پال (ولادت ۱۹۰۶ء) — لچھمی سنگھ (ولادت ۱۸۸۹ء)

ہیم سنگھ (ولادت [illegible]) — مہیشر سنگھ (ولادت ۱۸۹۲ء) — بھیروی سنگھ (ولادت ۱۸۹۳ء) — لچھمی سنگھ (ولادت ۱۸۹۵ء) — جوالا سنگھ (ولادت ۱۹۰۳ء) — رتوراج سنگھ (ولادت ۱۹۰۵ء)

ریاست بھجی کا رقبہ	۹۶ مربع میل
” ” کی آبادی	۱۳۳۰۹
” ” کا مالیہ	۲۵۰۰۰ روپیہ
” ” کا خراج	۱۴۴۰ ”
” ” کی مقامی فوج	۳۲ جوان
” ” کی کارآمد توپیں ...	۲ عدد

اس خاندان کا بانی کانگرہ سے آیا تھا اور یہاں آکر اس نے بزور شمشیر ریاست پر قبضہ کیا۔ جب ۱۸۰۳ء اور ۱۸۱۵ء کے درمیان گورکھوں نے ملک پر یورش کی اور سرکار انگریزی نے ان کو مار ہٹایا تو موجودہ رانا صاحب کے دادا سری رانا رُدڑ پال جی کو ایک سند کی روسے ریاست پر مستقل قبضہ بدیں شرط دیا گیا کہ وہ جنگ کے موقع پر سرکار انگریزی کو حسب معمول مدد دیا کریں۔ اسی سند کی روسے رانا صاحب ابھی تک ریاست پر قابض ہیں اور ان کے انتظامی اختیارات بھی اسی طرح ہیں جس طرح کہ کوہ شملہ کے دوسرے حکمرانوں کو حاصل ہیں ÷

موجودہ رانا صاحب کے دادا سری رانا روڑ پال جی نے اپنی وفات سے چودہ سال پہلے ہی ریاست اپنے صاحبزادے سری رن بہادر جی کو دے دی تھی اور خود ہردوار میں تارک الدنیا ہو گئے تھے۔ موجودہ رانا صاحب ۱۸۷۵ء میں سری رن بہادر جی کی وفات پر مسند نشین ہوئے تھے ÷

رانا صاحب کا علاقہ شملہ کے عین شمال میں ستلج کے بائیں کنارے پر واقع ہے۔ یہاں کی افیون خالص ہونے کی وجہ سے بہت مشہور ہے اور ریاست سے باہر بھیجی جاتی ہے۔ سُنی ریاست کا صدر مقام ہے اور گندھک کے چشموں کی وجہ سے مشہور ہے جن کا پانی بعض بیماریوں کے لئے شفابخش ہے ÷

بھجی مرتبہ کے لحاظ سے ریاستہائے کوہ شملہ میں نویں نمبر پر ہے دستور کے مطابق رانا صاحب کو حضور وائسرائے بالقابہ کے حضور میں باریاب ہونے کا حق حاصل نہیں مگر ہز ایکسلنسی کے میعاد عہدہ میں ایک دفعہ انکو معمولی طور پر باریاب ہونے کی اجازت دیدیجاتی ہے ÷

رانا راگھوناتھ چند صاحب مرحوم ومغفور والئے ریاست میلوگ

The late Rana Raghunath Chand, Chief of Mailog State.

ٹھاکر دلیپ چند صاحب مرحوم ومغفور والئے ریاست میلوگ

The late Thakur Dalip Chand Chief of Mailog State.

ریاست میلوگ

شری ٹھاکر نرندر چند فرمانروائے ریاست میلوگ

ناہر چند

خوشحال چند

ٹھاکر سنسار چند (وفات ۱۸۷۹ء) — فتح سنگھ — چمنا

ٹھاکر دلیپ چند (وفات ۱۸۸۰ء) — میاں گنیش سنگھ (وفات ۱۹۰۰ء) — جیون سنگھ (وفات ۱۸۹۴ء)

رانا رگھوناتھ چند (وفات ۱۹۰۲ء) — ہری سنگھ (وفات ۱۸۹۳ء) — انوپ سنگھ (ولادت ۱۸۶۰ء)

ٹھاکر درگا چند (وفات ۱۹۳۴ء) — کنور شیو سنگھ (ولادت ۱۸۹۸ء)

شری ٹھاکر نرندر چند (ولادت ۱۹۲۱ء) — کنور مہندر سنگھ (ولادت ۱۹۲۸ء) — کنور رویندر سنگھ (ولادت ۱۹۳۰ء)

ریاست میلوگ کا رقبہ .... ۴۷ ۱/۴ مربع میل

〃 〃 کی آبادی ۸۱۵۵

〃 〃 کا مالیہ .... ۴۷۴۰۰ روپیہ

میلوگ کے ٹھاکر راجپوت ہیں اور کئی سو سال سے کوہ شملہ میں آباد ہیں اس خاندان کا بانی اجودھیا سے یہاں آیا اور پٹنا میں سکونت پذیر ہو گیا جو ریاست کا مقر حکومت چلا آتا ہے۔ یہ ریاست زمانہ قدیم میں بلاسپور کی معرفت شاہان

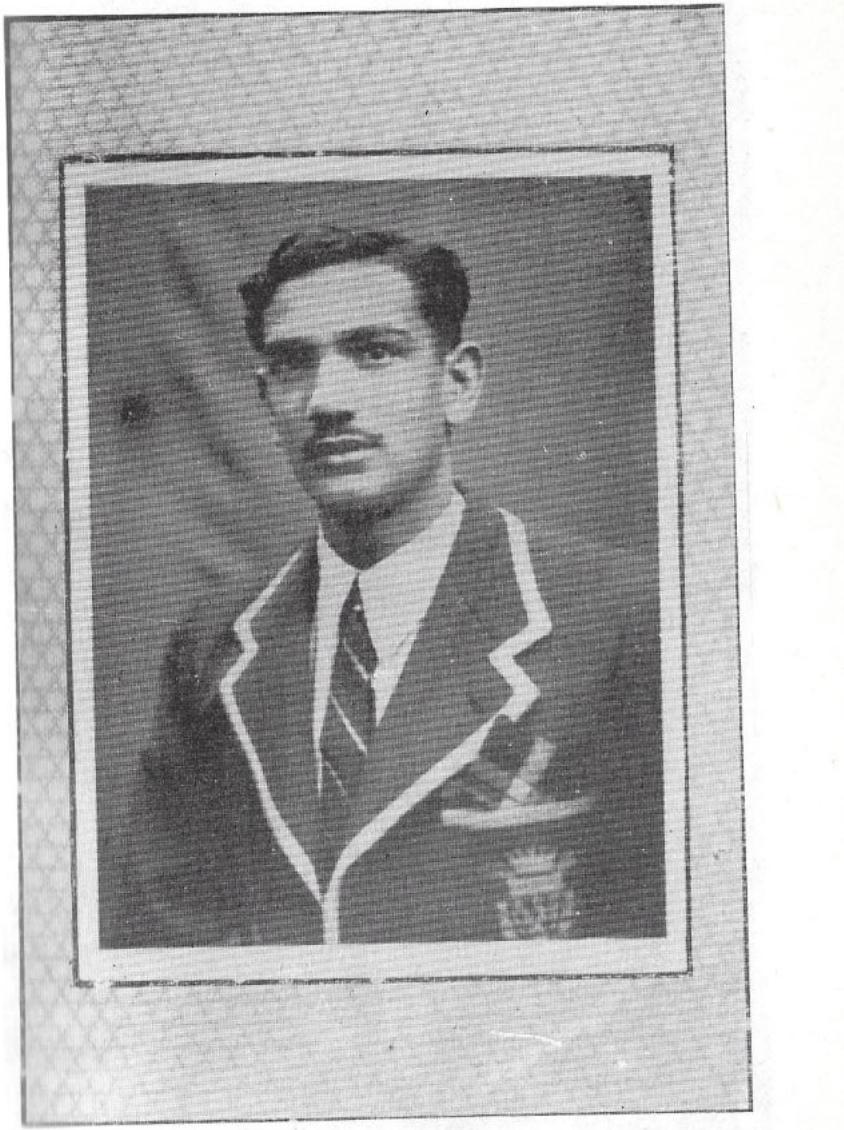

شری ٹھاکر نریندر چند صاحب بہادر فرمانروائے ریاست مہلوگ

Shri Thakur Narindar Chand Sahib Bahadur Ruler of Mahlog State.

منعلیہ کو خراج دیتی رہتی تھی پھر بلاسپور کیساتھ ہی یہ بھی سنہ ۱۸۰۳ء سے ۱۸۱۵ء تک گورکھوں کے قبضہ میں رہی۔ جب گورکھوں نے سری ٹھاکر سنسار چند جی کو ان کے ملک سے نکال دیا تو وہ رانا رام سرن صاحب والئی نالاگڑھ کے پاس پناہ گزین ہوئے جو خود بھی گورکھوں کے ہاتھ سے تنگ آگئے ہوئے تھے۔ آخر سنہ ۱۸۱۵ء میں سری ٹھاکر سنسار چند جی کو بھی ریاستہائے کوہستان شملہ کے دوسرے حکمرانوں کے ساتھ حکومت ریاست پر بحال کیا گیا۔ ان کا خراج ۱۴۴۰ روپیہ مقرر ہوا اور انہیں جنگ کے وقت امداد دینے کی شرط کو بھی تسلیم کرنا پڑا۔

سری ٹھاکر سنسار چند جی جن کو سند ریاست عطا ہوئی تھی سنہ ۱۸۴۹ء میں فوت ہو گئے اور سری ٹھاکر دلیپ چند جی ان کے جانشین ہوئے۔ سری دلیپ چند کے بعد سری ٹھاکر راگھوناتھ جی گدی نشین ہوئے اور ٹھاکر راگھوناتھ جی کو ذاتی اعزاز کے طور پر رانا کا خطاب عطا ہوا۔ وہ سنہ ۱۹۰۲ء میں سرگباش ہو گئے اور ان کے صاحبزادے سری درگا چند جی جو اسوقت نابالغ تھے ان کے جانشین ہوئے۔ ان کے عہد عدمِ بلوغ میں پہلے سنہ ۱۹۰۸ء تک ایک کونسل ریاست کا انتظام کرتی رہی جبکہ وہاں ایک منیجر کا تقرر کر دیا گیا۔

ٹھاکر صاحب موصوف نے ایچیسن کالج لاہور میں تعلیم پائی تھی اور تعلیم حکمرانی حاصل کرنے کے بعد ان کو سنہ ۱۹۲۱ء میں پورے اختیارات دیدیئے گئے تھے۔ ماسوائے اس کے کہ ان کو پھانسی کے حکم کے متعلق صاحب سپرنٹنڈنٹ ہل سٹیٹس کی منظوری لینی پڑتی تھی۔ ان کی شادی سری راجہ بیر شیر جودھ سنگھ جی والی ریاست برپالی ضلع سنبھل پور کی ہمشیرہ سے ہوئی تھی اور وہ سنہ ۱۹۳۴ء میں عین جوانی کے عالم میں سرگباش ہو گئے۔

سری راجہ درگا چند کی جگہ ان کے سب سے بڑے صاحبزادے سری ٹھاکر نرندر چند جی مہاراج جو ابھی سن بلوغ کو نہیں پہنچے اور جو کوئین میری کالج لاہور میں تعلیم

حاصل کر رہے ہیں جانشین ہوئے۔ ریاست کا نظم و نسق ایک منیجر کے ہاتھ میں ہے جسے گورنمنٹ نے مقرر کیا ہوا ہے۔

سری رانا راگھوناتھ چند جی کا دوسرا صاحبزادہ کنور شیو سنگھ جی پنجاب یونیورسٹی کے گریجوایٹ ہیں اور انہوں نے ایچیسن کالج لاہور کا ڈپلومہ بھی حاصل کیا ہوا ہے۔ آپ شملہ ہل سٹیٹس کے خاندانوں کے سب سے پہلے رکن ہیں جو پنجاب سول سروس کی ایگزیکٹو برانچ میں داخل ہوئے اور آپ نزدیک ہی کی کوٹھار ریاست میں جاگیردار ہیں۔

یہ ریاست کوہ شملہ کے جنوب مغرب میں ریاستہائے نالاگڑھ اور کوٹھار کے درمیان کسولی کی پہاڑی کے دامن میں واقع ہے۔ ریاست کا دارالحکومت مقام پاٹلہ ہے جو نالاگڑھ کی حد کے پاس ہی ایک آباد موضع ہے۔

دستور کے مطابق تو ٹھاکر صاحب کو وائسرائے بالقابہ کے حضور میں باقاعدہ باریاب ہونے کا حق نہیں مگر ہز ایکسی لنسی کے میعادِ عہدہ کے دوران میں ایک دفعہ ان کو غیر رسمی ملاقات کی اجازت دیدی جاتی ہے

ریاست بلسان

رانا بیر سنگھ فرمانروائے ریاست بلسان

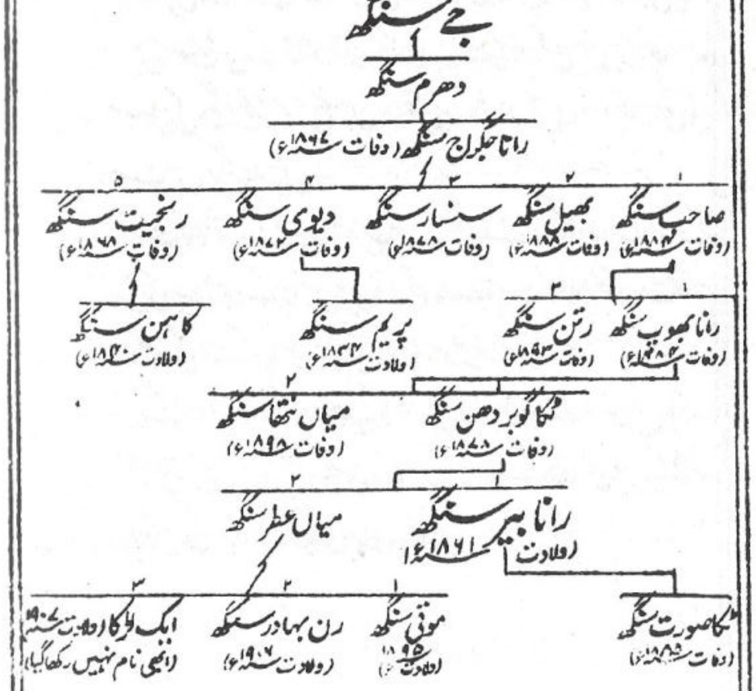

ریاست بلسان کا رقبہ	....	۵۱ مربع میل
" " کی آبادی	....	۶۷۰۴
" " کا مالیہ	....	۱۵۰۰۰
" " کا خراج	....	۱۱۸۰

ریاست بلسان شملہ سے تیس میل مشرق کی طرف دریائے گیری کے جو جمنا کی ایک شاخ ہے پار واقع ہے۔ علاقہ زرخیز ہے اور اس میں دیودار کی لکڑی کے بہت سے خوشنما جنگل ہیں۔ رانا صاحب راجپوت ہیں اور اپنے آپ کو راجہ سرمور کے آباؤ اجداد کی نسل سے بتلاتے ہیں۔ ریاست بلسان بزور شمشیر لی گئی اور ۱۸۰۵ء کے گورکھوں کے حملہ سے پہلے سرمور کی باجگزار تھی۔ گورکھوں کے بے دخل ہونے پر سری ٹھاکر جگراج سنگھ جی کو ایک سند مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۸۱۵ء کے رو سے بلسان کا ٹھاکر مقرر کیا گیا۔ ٹھاکر جگراج سنگھ صاحب ۱۸۶۷ء تک زندہ رہے اور ۸۷ سال کی عمر پا کر فوت ہوئے +

غدر کے موقع پر سری ٹھاکر جگراج سنگھ صاحب نے نمایاں وفاداری دکھلائی اور بہت سے اُن انگریز صاحبان کو پناہ و دیگر خاطر و مدارات کی جو کہ جتوگ کی گورکھا رجمنٹ کے شملہ پر حملہ آور ہونے کی دھمکی سے ڈر کر شملہ سے رانا صاحب کے پاس چلے آئے تھے۔ غدر کے بعد ان خدمات کے شکریہ میں ٹھاکر جگراج سنگھ صاحب کو رانا بنا دیا گیا اور ایک عام دربار میں ان کو بیش بہا خلعت بھی دیا گیا۔ سری ٹھاکر جگراج سنگھ کے پوتے ٹھاکر بھوپ سنگھ جی ان کے بعد جانشین ہوئے۔ اور ٹھاکر بھوپ سنگھ جی کے بعد ۱۸۸۴ء میں ان کے پوتے یعنی موجودہ رانا بیر سنگھ جی جانشین ہوئے +

رانا صاحب کو اپنی ریاست میں اندرونی حکومت کے پورے اختیارات حاصل ہیں سوائے اس کے کہ حسب معمول موت کی سزائیں دینے کے لئے ان کو بھی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر ریاستہائے

شری رانا دلیپ سنگھ صاحب بہادر فرمانروائے ریاست دھامی

Shri Rana Dalip Singh Sahib Bahadur Ruler of Dhami State.

کوہ شملہ کی منظوری لینی پڑتی ہے ۔

کوہ شملہ کی ریاستوں میں بلسان بلحاظ مرتبہ گیارھویں نمبر پر ہے ۔

رانا صاحب دستور کے مطابق وائسرائے بالقابہ کے حضور میں باقاعدہ باریاب نہیں ہو سکتے لیکن ہز ایکسلنسی کے عہدہ کی میعاد میں ایک دفعہ اُن کو غیر رسمی ملاقات کی اجازت دی جاتی ہے ۔

ریاستِ دھامی

سری رانا دلیپ سنگھ فرمانروائے ریاستِ دھامی

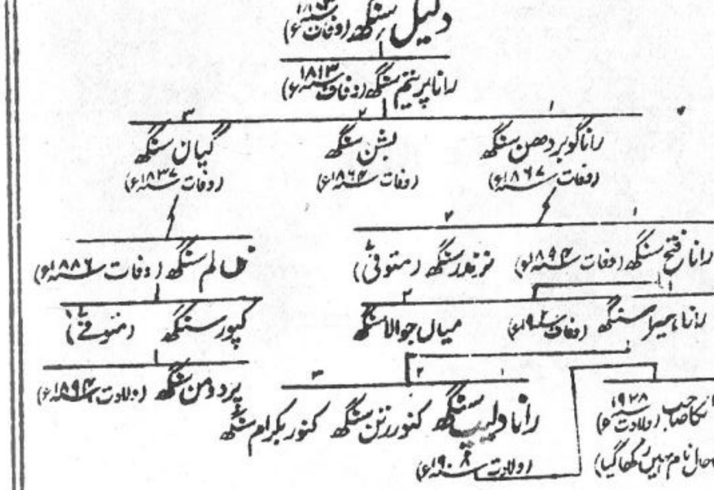

ریاست دھامی کا رقبہ	. . . .	۲۸ مربع میل
" کی آبادی	. . . .	۵۲۳۲
" کا مالیہ	. . . .	۳۰۰۰۰ روپیہ

ریاست دھامی کوہِ شملہ کے مغرب میں جتوگ سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ رانا صاحب چوہان راجپوت ہیں اور ان کا بزرگ چودھویں صدی میں رانی کا رائے پور ضلع انبالہ سے بھاگ کر اس وقت دھامی میں سکونت پذیر ہوا تھا جبکہ شہاب الدین غوری نے ہندوستان پر حملہ کیا ہے۔ یہ ریاست اصل میں بلاسپور کی جاگیر تھی لیکن سنہ ۱۸۱۵ء میں گورکھوں کے نکالے جانے کے بعد خود مختار ہو گئی ؛

خود مختاری کی سند سری رانا گوبردھن سنگھ جی کو عطا ہوئی۔ یہ نامور رانا صاحب صرف ۱۲ سال کی عمر میں جرنیل اختر لونی بالقابہ کے ماتحت ہو کر گورکھوں سے لڑے تھے۔ رانا صاحب کی قدر کی خدمات کے صلہ میں ان کی حینِ حیات کیلئے ریاست کا نصف خراج مبلغ ۷۲۰ روپیہ معاف ہو گیا اور انکو حق دیا گیا کہ یہ ریاست بھجی کے موضع بھڑاڑ کا مالیہ جنس اور نقد کی صورت میں وصول کر لیا کریں چنانچہ ان کے جانشین آج کے دن تک ایسا ہی کر رہے ہیں۔ سنہ ۱۸۶۷ء میں ان کے صاحبزادے سری فتح سنگھ جی جانشین ہوئے اور سنہ ۱۸۸۰ء میں ان کا بھی نصف سالانہ خراج معاف کر دیا گیا ؛

سری رانا فتح سنگھ صاحب کے بعد ان کے فرزند ارجمند سری رانا ہیرا سنگھ جی سنہ ۱۸۹۴ء میں جانشین ہوئے اور یہ اپنی دانشمندانہ حکومت کی وجہ سے مشہور تھے اور انکو اپنی حکومت کا انتظام نہایت اعلیٰ درجہ کا کرنے کی وجہ سے سنہ ۱۹۰۲ء میں سالانہ خراج کی رقم میں نصف کی کمی کر دی گئی اور سی آئی ای کا معزز خطاب عطا کیا گیا۔ یہ سنہ ۱۹۲۰ء میں سرگباش ہوئے اور انکے صاحبزادے سری رانا دلیپ سنگھ جی مہاراج جو اسوقت نابالغ تھے انکے جانشین ہوئے اور انکی نابالغی کے زمانہ میں ریاست کا انتظام ایک کونسل سرانجام دیتی رہی۔ سری رانا دلیپ سنگھ جی مہاراج نے ایچیسن کالج لاہور اور بشپ کاٹن سکول شملہ میں تعلیم پائی اور سنہ ۱۹۲۵ء میں انکی شادی خانہ آبادی سری ٹھاکر صاحب بہادر والئی ریاست تھروچ کی صاحبزادی سے ہوئی۔ سنہ ۱۹۲۷ء میں انکو تعلیم حکمرانی حاصل کرنے کے بعد دھامی کونسل کا پریذیڈنٹ مقرر کیا گیا اور سنہ ۱۹۳۰ء میں انکو حکمرانی کے پورے اختیارات دیدیئے گئے۔ ان اختیارات میں بھی یہ استثنا موجود ہے کہ پھانسی کی سزا کی منظوری پولیٹیکل ایجنٹ شملہ ہل سٹیٹس ایجنسی سے لینی پڑتی ہے ؛

رانا صاحب دستور کے مطابق وائسرائے بالقابہ کے حضور میں باقاعدہ طور پر باریاب نہیں ہو سکتے لیکن ہز ایکسیلنسی کے میعادِ عہدہ کے دوران میں ان کو ایک غیر رسمی ملاقات کرنیکی اجازت دی جاتی ہے ؛

ریاستِ کوٹھار

رانا جگجیت چند فرمانروائے ریاستِ کوٹھار

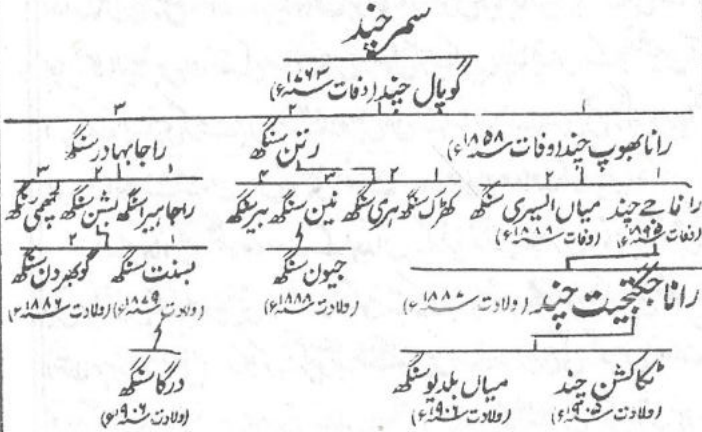

ریاست کوٹھانہ کا رقبہ	۲۰ مربع میل
" " کی آبادی	۴۱۹۵
" " کا مالیہ	۱۶۰۰۰ روپیہ
" " کا خراج	۱۰۰۰ "

کئی صدیاں گذریں کہ خاندان کوٹھار مقام راجوڑی واقع جموں سے شملہ کی پہاڑیوں میں آکر آباد ہوا۔ گورکھوں کے حملہ سے پہلے یہ ریاست کیونتھل کی باجگزار تھی۔

موجودہ رانا سری جگجیت چندجی سنہ ۱۸۹۵ء میں اپنے والد ماجد کے بعد جانشین ہوئے ہیں۔ انہوں نے اچھی تعلیم پائی ہے اور سنہ ۱۹۰۸ء میں بالغ ہوئے۔ والیان کنہار، دھامی، کیونتھل اور کوٹ کھائی سے تعلقات شادی بیاہ کے ذریعہ انکی رشتہ داریاں ہیں۔

ریاست کنیہار

سری ٹھاکر ہردیو سنگھ فرمانروائے ریاست کنیہار

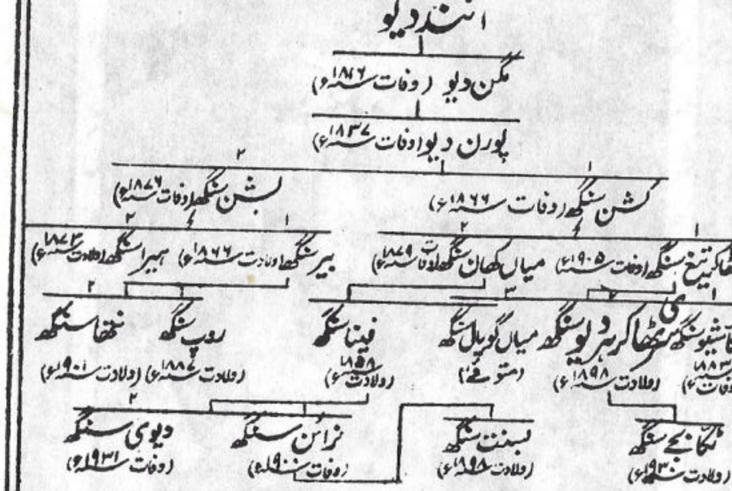

ریاست کنیہار کا رقبہ	۸ مربع میل
" " کی آبادی	۲۱۶۸
" " کا مالیہ	۶۹۰۰ روپیہ

شملہ کی پہاڑیوں میں کنیہار کی چھوٹی سی ریاست پر گرگاہ رگھ بنسی ٹھاکروں کا ایک قدیم خاندان حکمران ہے۔ جس کا دعویٰ ہے کہ وہ اس مشہور چندر بنسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جس کی بنیاد سری رام کے بیٹے لو نے ڈالی تھی۔ ٹھاکر صاحب کو حسب معمول انتظامی اختیارات حکومت حاصل ہیں۔ ان کا صدر مقام ہٹ کوٹ ہے۔

سری ٹھاکر تیغ سنگھ جی سنہ ۱۸۶۶ء میں اپنے والد ماجد کی جگہ جانشین ہوئے
سرمور اور کوٹی کے خاندانوں کیساتھ بوجہ شادی ان کی رشتہ داریاں تھیں وہ سنہ ۱۹۰۵ء
میں سرگباش ہوئے اور ان کی جگہ ان کے فرزند سری ٹھاکر ہردیو سنگھ صاحب جانشین
ہوئے جن کی نابالغی کے زمانہ میں ریاست کا انتظام ایک کونسل کے ہاتھ میں رہا۔ سنہ ۱۹۱۷ء
میں ٹھاکر صاحب کو پورے اختیاراتِ حکومت دیئے گئے اور پھانسی کی سزا دینے پر
صاحب سپرنٹنڈنٹ ہل سٹیٹس (اب پولیٹکل ایجنٹ پنجاب ہل سٹیٹس ایجنسی) کی منظوری
کی شرط لگائی گئی۔ سری ٹھاکر صاحب کی شادی رانا صاحب بھروچ کی صاحبزادی کیساتھ
ہوئی جن کے بطن سے ٹکا بجے سنگھ سنہ ۱۹۳۱ء میں پیدا ہوئے۔ اس ریاست کے خاندان کی
رشتہ داری راجہ صاحب آف عیسی نگر (صوبجات متحدہ) کیساتھ بھی ہے۔ موجودہ
ٹھاکر صاحب کے عہد حکومت میں ریاست کا بندوبست ہوا۔ ایک پرائمری سکول اور ایک
شفاخانہ کھولا گیا اور ایک دھرمسالہ تعمیر کیا گیا۔

شری ٹھاکر ہردیو سنگھ صاحب بہادر فرمانروائے ریاست کنیہار

Shri Thakur Hardeo Singh Sahib Bahadur
Ruler of Kunihar State.

ریاستِ منگل

رانا تلوک سنگھ فرمانروائے ریاست منگل

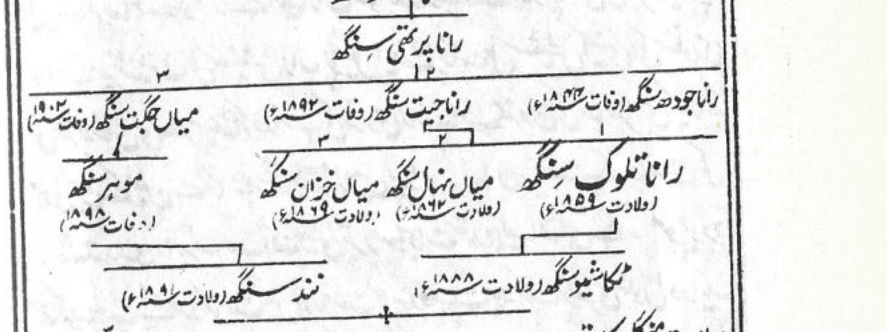

ریاست منگل کا رقبہ	....	۱۲ مربع میل
" " کی آبادی	....	۱۲۲۷
" " کا مالیہ	....	۹۰۰ روپیہ
" " کا خراج	....	۷۲ "

ریاست منگل دریائے ستلج کے کناروں پر بلاسپور کے نزدیک واقع ہے۔ یہ ایک وقت میں بلاسپور کی باجگزار تھی۔ گورکھوں کے نکالے جانیکے بعد ۱۸۱۵ء میں یہاں کے راناصاحب خودمختار بنائے گئے۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر ریاستہائے کوہ شملہ کی معمولی پولٹیکل نگرانی میں یہ اپنے اختیارات حکمرانی عمل میں لاتے رہتے ہیں؛

موجودہ حکمران سری رانا تلوک سنگھ جی ۱۸۹۲ء میں اپنے والد ماجد سری رانا جیت سنگھ جی کی جگہ جانشین ہوئے۔ بلاسپور، میلوگ، دھامی اور بھگاٹ کے حکمران خاندانوں سے ان کی رشتہ داری ہے؛

اس ریاست کے حکمران اتری قوم کے راجپوت ہیں۔ خاندان اصل میں مارواڑ سے یہاں آیا تھا؛

ریاستِ بیجا

ٹھاکر پورن چند والیٔ ریاستِ بیجا

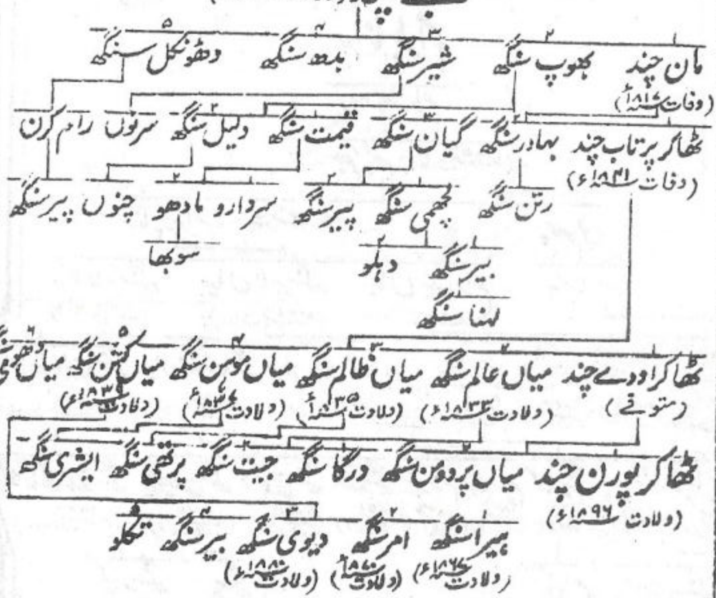

ریاست بیجا کا رقبہ	....	۴ مربع میل
" " کی آبادی	....	۱۱۳۱
" " کا مالیہ	....	۶۰۰۰ روپیہ
" " کا خراج	....	۱۲۴ "

بیجا کے ٹھاکر صاحب کو اپنی ریاست میں فناہی اختیارات حاصل ہیں + موجودہ ٹھاکر صاحب نابالغ ہیں اور ریاست کا انتظام ایک کونسل کر رہی ہے۔ ٹھاکر صاحب کی ہمشیرہ کی شادی ضلع انبالہ میں رائے پور کے راؤ صاحب سے ہوئی ہے +

ریاستِ درکوٹی

رانا رام سرن سنگھ والیِ ریاستِ درکوٹی

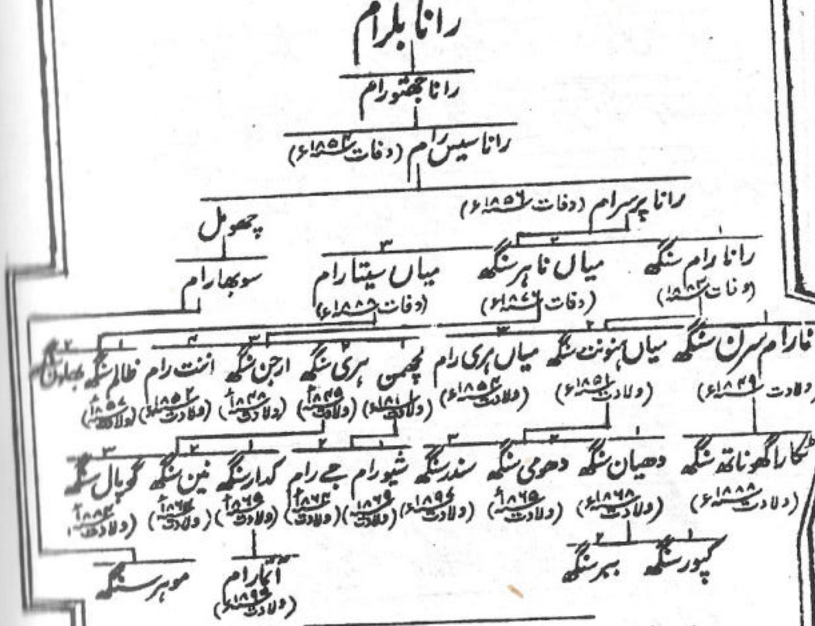

ریاست درکوٹی کا رقبہ	. . . .	۸ مربع میل
″ ″ کی آبادی	. . . .	۵۱۸
″ ″ کا مالیہ	. . . .	۶۰۰ روپیہ
″ ″ کا خراج	. . . .	کوئی نہیں

درکوٹی کا خراج اس وجہ سے معاف ہے کہ یہ بہت چھوٹی ریاست ہے۔ رانا صاحب کو انتظامی اختیارات سوائے موت کی سزا کے بلا روک حاصل ہیں۔ یہ خاندان قدیمی ہے اور اسکو پچیس پشتیں گزری ہیں کہ یارواڑ سے یہاں آیا تھا۔ سری رانا رام سرن سنگھ صاحب ۱۸۶۳ء میں با اختیار ہوئے

ریاستِ تروچ

ٹھاکر صورت سنگھ والیِ ریاست تروچ

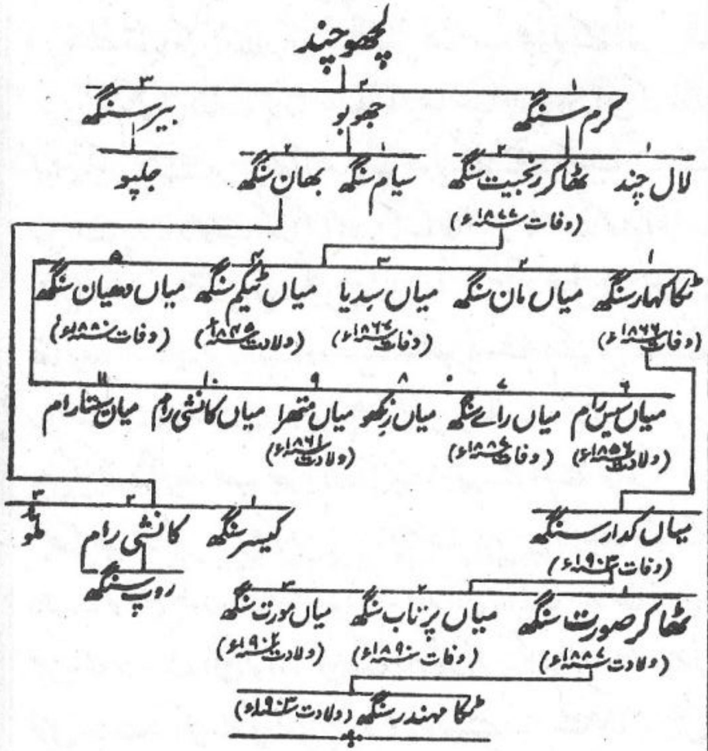

ریاست تروچ کا رقبہ	. . . .	۶۷ مربع میل
″ ″ کی آبادی	. . . . . .	۴۴۱۱
″ ″ کا مالیہ	. . . . .	۵۹۰۰۰ روپیہ
″ ″ کا خراج	. . . . .	۲۸۸

ٹروچ پہلے ریاست سرمور کا ایک حصہ تھی اور اس خاندان کی چوبیس پشتیں ہوگئیں جب یہ ریاست موجودہ ٹھاکر صاحب کے مورث اعلیٰ سری کشن جی کو بطور انعام ملی تھی۔ جس وقت پہاڑی اضلاع سرکار انگریزی کے علاقہ میں شامل ہوئے ہیں اس وقت ٹھاکر کرم سنگھ صاحب ٹروچ کے برائے نام حکمران تھے لیکن چونکہ وہ ضعیف العمر اور دائم المریض تھے اس لئے سارا ملکی انتظام اُن کے بھائی صاحب جھوبو کے ہاتھ میں تھا۔ سری کرم سنگھ کی وفات پر ریاست ٹھاکر صاحب جھوبو اور اُن کے وارثوں کو ملی۔ لیکن ۱۸۳۸ء میں ٹھاکر صاحب جھوبو کے بھتیجے رنجیت سنگھ نے ریاست پر اپنا دعوےٰ کھڑا کیا اور ایک طاقتور جماعت کو اپنا طرفدار بنالیا۔ اس کے متعلق ایک لمبی چوڑی خط و کتابت ہوئی اور آخرکار ٹھاکر صاحب جھوبو کو اپنے دوسرے صاحبزادہ شیام سنگھ جی کے لئے ریاست سے دست بردار ہونا پڑا۔ لیکن یہ حالت دیر تک قائم نہ رہی کیونکہ ٹھاکر صاحب جھوبو اور رنجیت سنگھ نے اپنے فوائد کو ایک سمجھکر پھر سازشیں شروع کردیں۔ چنانچہ ۱۸۴۳ء میں رنجیت سنگھ کے دعوے کو قطعی طور سے تسلیم کیا گیا۔ اور اُن کو ایک سند عطا کی گئی۔ جس کے رو سے اُن کو اور اُن کے وارثوں کو ہنگام ضرورت حسب معمول فوجی خدمت ادا کرنے کی شرط پر دوامی طور سے ریاست عطا کردی گئی۔

ٹروچ کے حکمران پہلے رانا کا خطاب رکھتے تھے لیکن جب یہ ریاست ۱۸۴۲ء میں جبل کے ساتھ شامل کی گئی اُس وقت سے یہ خطاب موقوف ہوگیا۔ یہ ریاست عرصے تک جبل کے ساتھ خاص سرکار انگریزی کے انتظام میں رہی اور ۱۸۴۳ء میں یہ پھر بحال ہوگئی۔ اب

یہاں کے حکمران ٹھاکر کہلاتے ہیں۔ ٹھاکر کدار ناتھ صاحب ۱۸۷۷ء میں اپنے دادا کے بعد جانشین ہوئے۔ وہ اُس وقت کم سن بچے تھے۔ اس لئے ریاست کا انتظام ایک کونسل کے سپرد کیا گیا۔ ۱۸۸۳ء میں اُن کو اختیارات ملے اور اُنہوں نے ریاست بشہر کے خاندان کی دو عورتوں سے شادی کی۔ وہ ۱۹۰۲ء میں فوت ہوگئے اور اُنکے سب سے بڑے صاحبزادہ سری ٹھاکر صورت سنگھ جی موجودہ ٹھاکر انکے جانشین ہوئے۔ ٹھاکر صورت سنگھ جی کو ۱۹۰۰ء میں بالغ ہونے پر اختیاراتِ حکمرانی مل گئے۔

ٹروچ دریائے ٹونز کے کنارے پر واقع ہے۔ یہ ندی جُبل کے اُس طرف اور دریائے جمنا کی ایک شاخ ہے اور ڈیرہ دون کی ہم سرحد ہے۔ ٹھاکر صاحب کے علاقہ میں دیودار کی لکڑی کے کئی بڑے عالی شان جنگل ہیں۔

ریاستِ سانگڑی

رائے ہیرا سنگھ والیٔ ریاستِ سانگڑی

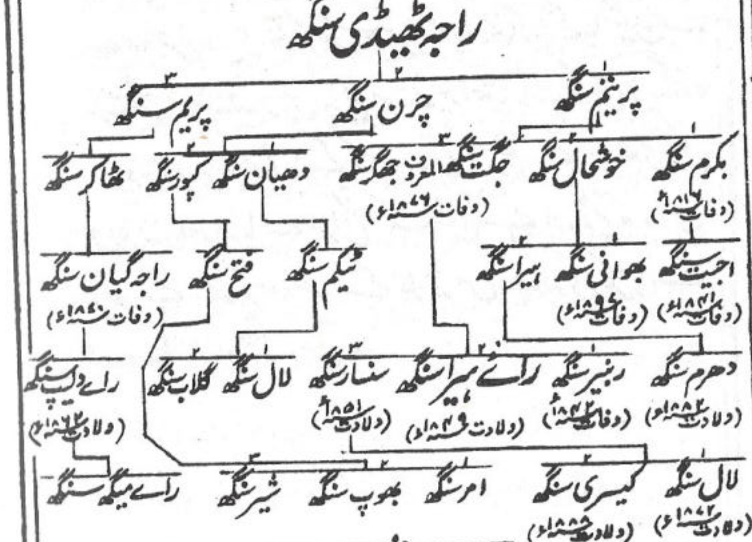

ریاست سانگڑی کا رقبہ	۱۶ مربع میل
” ” کی آبادی	۲۷۷۴
” ” کا مالیہ	۲۰۰۰ روپیہ

سانگڑی کوٹ گورو کے اوپر اور کہمارسین کے نزدیک ستلج کے بائیں کنارے پر واقع ہے ۔ یہ ریاست کلو کا ایک حصہ تھا اور اس وجہ سے سکھوں کی پہلی لڑائی کے خاتمہ پر دوابہ جالندھر کے

الحاق تک سرکار لاہور کے ماتحت رہی ۔ ضلع کانگڑہ کے باب میں کلو کے باشندوں کی اُس بغاوت کا حال درج ہو چکا ہے جو اُنہوں نے سنہ ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے راجہ اجیت سنگھ کو گرفتار کر کے بدسلوکی کرنے کے وقت کی تھی ۔ کلو کے باغیوں نے اجیت سنگھ کو سکھوں کے پنجے سے چھڑا لیا اور تین ہزار سکھ لڑائی میں مارے گئے ۔ اجیت سنگھ نے دشمن کے قبضے سے چھوٹ کر مقام سانگڑی میں پناہ لی جو سرکار انگریزی کے علاقہ میں دریا کے کنارے پر واقع تھا اور اس کے تھوڑی ہی مُدت کے بعد اُس کا وہیں انتقال ہو گیا ۔ راجہ اجیت سنگھ کے چچا جگت سنگھ اُس کے بعد وارث حکومت تھے لیکن چونکہ وہ ضعیف العقل تھے اس لئے ان کی بجائے اُن کے بیٹے سری رنبیر سنگھ جانشین ہوئے ۔ راجہ رنبیر سنگھ کا منڈی میں اس وقت انتقال ہوا جبکہ وہ مہاراجہ شیر سنگھ کے ہاتھوں سے اختیارات حکومت کی سند حاصل کرنے کے لئے لاہور جا رہے تھے ۔ پھر سکھوں نے ٹھاکر سنگھ کو راجہ مقرر کیا اور ان کو مقام وزیر روپی جاگیر میں دیا ۔ سرکار انگریزی نے بھی راجہ ٹھاکر سنگھ کی جانشینی کو تسلیم کیا ۔ راجہ جگت سنگھ جن کے اعضائے جسمانی بہت کمزور تھے سانگڑی کے ٹھاکر مقرر ہوئے جس کو کلو سے علیحدہ کر کے ریاستہائے کوہ شملہ کے ساتھ ملا دیا گیا تھا ۔ اُس وقت تک جگت سنگھ صاحب کے دو چھوٹے لڑکے ہیرا سنگھ صاحب اور سنسار سنگھ صاحب پیدا نہیں ہوئے تھے ۔ ہیرا سنگھ صاحب نے بعد ازاں کلو کی جاگیر پر دعوےٰ کیا لیکن وہ اس کے حاصل کرنے میں ناکام رہے کیونکہ یہ قرار دیا گیا کہ خاندان کی اس شاخ سے جو

ہیرا سنگھ صاحب سے چلی دربار لاہور نے باضابطہ طور پر اس جاگیر کو علیحدہ کر لیا تھا۔ ہیرا سنگھ صاحب کو کلو کی ایک سابق رانی ۱۶۵۰ روپیہ سالانہ وظیفہ دیتی تھی کیونکہ اسی نے ان کو اپنا متبنّے کیا تھا۔

۱۸۸۷ء میں سری ہیرا سنگھ جی کو رائے کا خطاب بطور موروثی اعزاز کے دیا گیا۔ اپنی ریاست کی حدود کے اندر ان کو صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر ریاستہائے کوہ شملہ کی نگرانی میں اختیارات حکومت حاصل ہیں۔ ان سے خراج بالکل نہیں لیا جاتا کیونکہ ریاست کی کل آمدنی صرف ۲۰۰۰ روپیہ ہے۔